بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لمن نصر المجاهدين على المحدين واعطاهم القوة والغلبة بسيف شهره وجلاله على المعاندين وشرف

سب تعریفین اوسیکو ہین جسنے مدد کی غازیونکی بیدینون پر اور دیا اونکو زور اور قوت اپنی تلوار کے غلبہ اور دبدبہ سے مشہور بیدینون پر ف۲ اور بڑائی دی

الغزاة باعلاء كلمة الحق بالقلب واللسان وامطر شآبيب سحابه على الشهداء وصب عليهم سجال رضوانه

فتح پانے والون کو ساتھ بلند کرنے کلمہ حق کے بیچ دلونکے اور زبانونکے اور برسایا پانی اپنی رحمتونکا اوپر شہیدونکے اور چھڑکا انہین پر پانی ڈول اپنے رضوان کے ف

فقال في حقهم ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا بل احياء عند رب الارباب وهو الذي ارسل

پس فرمایا اونکے حق مین مت سمجہو تو اونکو جو مارے گئے اللہ کی راہ مین مردہ بلکہ وہ زندہ ہین نزدیک رب الارباب کے ف۵ اور وہی ایسا ہے جسنے بہیجا

الرسل لهداية الضالين بالصدق والصواب وخص من بينهم سيدنا وشفيعنا وحبيبنا ومولانا محمد فخر

پیغمبرون کو واسطے راہ دکہانے گمراہونکے ساتھ سچائی اور صواب کے ف۶ اور خاص کیا انہین سے ہمارے سردار اور سفارشی اور محبوب اور پیشوا کو جو محمد ہین فخر

العرب والعجم ليس كمثله في الصلب آدم افضل المرسلين والانبياء الذي قال بمقابلة الاشقياء

عرب اور عجم مین نہین ہے کوئی مثل اونکا اولاد آدم مین + افضل ہین رسولون اور نبیون سے + جنہون نے فرمایا مقابلہ مین دشمنون کے

انا النبي لا كذب انا ابن عبد المطلب فهزمهم بنصب اعلام دين الاسلام فاصلي واسلم

مین نبی ہون نہین جہوٹا مین بیٹا ہون عبد المطلب کا + پس شکست دی اونکو ساتھ کہڑا کرنے نشانون دین اسلام کے پہر درود اور سلام

عليه وعلى آله واصحابه الكرام الذين هم اشداء على الكفار رحماء بينهم واتباعه اجمعين الى يوم القرار

بہیجتا ہون اوپر اونکے اور اونکی آل اور اصحاب کرام کے وہ لوگ جو زبردست ہین کافرون پر اور مہربانی رکہتے ہین آپس مین اور اونکے سب فرمانبردارون پر تا روز قیامت

پس ہزاران ہزار شکر پروردگار کو کہ جسنے ذات حمیدہ صفات خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدا کی + کہ ہر ایک طرح کی نشانی

اپنی قدرت کی اسمائی اور صفاتی اوس سے ہویدا کی + اور چمنستان عالم کو بہار ذات محمدی نے سرسبز کیا

اور اس سرو بہار کو تمرخطاب وما ارسلناك الا رحمة للعالمين سے نہال کر دیا مولف

کوئی ایسا نہین نہوئے لگا + خاتم الانبیا ہے نام اوسکا + جو تحفہ درود اور سلام ہو + اوسپر اور اوسکی آل و اصحاب

پر تا قیام ہو + جنکا کیا ذات بابرکات بزرگ و پاک ہے + لقب جناب سید لولاک ہے + تمام عالم پر آپ کی

رحمت ہے + ہر خیر و کل پر طرح طرح احسان اور شفقت ہے اور بلکہ وجود تمام عالم و آدم کا آپ ہی کے باعث عدم سے

مین آیا چنانچہ جناب رسالتمآب صاحب مقام محمود نے خود فرمایا حدیث

عالم کے ۱۲

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِی یعنی سب سے پہلے اللہ تعالی نے میرا نور پیدا کیا پھر اوس سے ہر ایک شی کو پیدا کیا
سبحان اللہ یعنی تمام مخلوقات پر بنی آدم کو کیا کیا بزرگی دی اور پھر اوسمین بھی سب سے اشرف
اور اکرم انبیا اور مرسل کی ذات والاصفات کی اون مین سے بھی خوب انتخاب کر کے جناب افضل
المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عہدہ خاص وزارت اور محبوبیت
کا دیا اور جمیع کمالات نہایت سے مشرف فرما کر سردار تمام عالم کا کیا بعد از خدا بزرگ
توئی قصہ مختصر ۞ اور ازان جملہ اون کمالات کے وہ کمال فو الاجلال جسکو شہادت کہتے ہین وہ
فرزندون جگر بندون کے وسیلے سے آپ تک پہونچی مگر بذات خاص آپنے بہت کچھ چاہا مشیت الہی
سے نہ ملی اور اس شہادت کی بزرگی کا حال جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
چنانچہ احادیث شریف مین منقول آیا ہے حدیث قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ
اَکْرَمَ الشُّهَدَاءَ بِخَمْسِ کَرَامَاتٍ لَمْ یُکْرِمْ بِهَا اَحَدًا وَّاَنَا یعنی ترجمہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خداوند کریم نے
شہیدون کو پانچ بزرگیان عطا کین اور کسیکو نہین دین اور نہ مین اوسمین شریک ہون بلکہ اور لوگون
کی نسبت خدا سے نزدیک ہون اون پانچون باتون کا مذکور ہے نہ مکرر ہے نہ زور ہے شعر
پانچون حدیثون کا یہی بیان ۞ سنو کان رکھکر فرمایا ۞ اَحَدُهَا اَنَّ اَرْوَاحَ جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ یَقْبِضُهَا مَلَكُ
الْمَوْتُ وَاَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ یَقْبِضُهَا اللّٰهُ تَعَالٰی پہلے یہ یعنی پیغمبر ہو خواہ کوئی بشر مرتا ہے
تو ملک الموت اوسکی روح کو قبض کرتا ہے اور جب کسی شہید کا وقت انتقال آتا ہے تو خود جناب
باری اوسکی روح کو عالم فانی سے ملک جاودانی مین لاتا ہے شعر شہیدون نے پایا ہے وہ مرتبہ بدل
حق نے کسیکو ۞ اَلثَّانِیْ اَنَّ جَمِیْعَ الْاَنْبِیَاءِ یُغَسَّلُوْنَ بَعْدَ مَوْتِهِمْ وَاَنَا كَذٰلِكَ وَ
الشُّهَدَاءُ لَا یُغَسَّلُوْنَ دوسرے یہ کہ تحقیق سب نبیونکو غسل دیا گیا ہے بعد موت کے
اسی طرح مجکو بھی اور شہیدونکو غسل دینے کی حاجت نہین ہے بعد فوت کے شعر شہیدون کو حاجت نہین
غسل کی ۞ یہی غسل میت کفایت ہے خون ۞ اَلثَّالِثُ اَنَّ جَمِیْعَ الْاَنْبِیَاءِ یُكَفَّنُوْنَ وَاَنَا كَذٰلِكَ
وَالشُّهَدَاءُ لَا یُكَفَّنُوْنَ تیسرے یہ کہ تحقیق سب نبیون کو کفن دیا گیا ہے بعد مرنے کے اور
مجکو بھی اور شہیدون کو کفن دینے کی کچھ ضرورت نہین بعد دنیا سے گذرنے کے شعر کفن کی شہیدونکو
حاجت نہین ۞ کفایت ہے بس اونکو تن کا لباس ۞ جو لوگ خدا کی راہ مین مرتے ہین اونکو وہی بدن کے
کپڑے کفایت کرتے ہین وَالرَّابِعُ یُسَمُّوْنَ الْاَنْبِیَاءُ بِالْمَوْتٰی وَاَنَا كَذٰلِكَ یُقَالُ مَاتَ
مُحَمَّدٌ وَالشُّهَدَاءُ لَا یُسَمُّوْنَ بِالْمَوْتٰی چوتھے یہ کہ جیسے سب نبیون کو مرنے کے بعد مردہ
نام رکھتے ہین اسیطرح مجکو اور شہیدونکو بعد انتقال کے مردہ نکہو سبحان اللہ کیا خدا کی شان ہے اسکا آگے
خلاصہ بیان ہے شعر شہیدون کو مردہ نہ سمجھو کبھی ۞ نہین مرتے ہم حق پہ مرتے کبھی ۞ اَحْیَاءٌ عِنْد

اَنَّ جَمِیعَ الاَنبِیَاءِ یَشفَعُونَ یَومَ القِیَامَةِ وَاَنَا کَذٰلِکَ وَالشُّهَدَاءُ یَشفَعُونَ کُلَّ یَومٍ وَیَومَ القِیَامَةِ
یا اخوین بتحقیق سب انبیا گنہگارونکی شفاعت کرینگے قیامت مین اسیطرح مین ہی اور سب شہید
شفاعت کرتے ہین ہرروز اور آخرت مین شفیع گنہگار ہین سب شہید بہ ہین مقبول بارگاہ مجیب بیکسین
اس مقام سے سمجھنا چاہیے کہ مرتبۂ کشتگان راہ حق بحب دولت لازوال عظیم الشان ہے کہ شہدا کی
شہادت مین یہ قول مشہور باعلان ہے مَن قَتَلَ نَفسَهٗ فَاَنَا دِیَتُهٗ جب شہدا پر
اسقدر خدا کی عنایت ہو تو نبیون کو کیونکر نہ اسبات پر حسرت ہو نزدیک خداوند تعالی کے کوئی رتبہ
مرتبۂ شہادت سے بزرگ تر نتھا اسی باعث سے یہ درجہ اہلبیت رسالت کو ملا اول حضرت امیر حمزہ سرور شہدا
عم جناب خاتم الانبیا مرتبۂ لازوال کو پہونچے ساتھہ حکم مَا رَمَیتَ اِذ رَمَیتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی
کے جام شہادت سے سیراب ہوے اور خلفاء راشدین جانشین جناب سید المرسلین قاتل الکفرت
والزندیق حضرت ابی بکر بن الصدیق اور صاحب عدل والاحتساب حضرت عمر بن الخطاب اور جامع آیات
القرآن حضرت عثمان بن عفان اور خصوصًا اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب رضی اللہ تعالی عنہم وحشرہم
اللہ تعالی کلہم ہدایت کنندہ راہ شریعت وطریقت وحقیقت وواصلان حقیقت ومعرفت شربت شہادت کے ساقی
رتبهم شرابا طهورا سے سیراب ہوے شریک جلسہ ہوے شعر علی نے پیا جب شہادت کا جام [illegible] ہوئی
سب کیطرف [illegible] گیا اور قیامت تک
حق نبی کی تمام اور اس زمانہ تک دور علی دنیا پر دونکو اپنے فیض سے جاری کیا اور احوال خوش خصال حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فرزندون جگر بندون کا آفتاب سے
زیادہ تر روشن ہے اسبات سے دنیا مین ہرایک واقف مرد وزن ہے کہ جناب امام حسن مجتبی اور
حضرت امام حسین شہید کربلا نے اپنی جانونکو ساتھہ حکم لَن تَنَالُوا البِرَّ حَتّٰی تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ کے
راہ خدا مین صرف کیا اور کس کس قدر اس ارقانی مین دشمنونکے ہاتھ سے صدمہ اوٹھایا رنج سہا اور
جمیع ائمۂ طاہرین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی وہی طریقہ اختیار کیا نیک چلن اپنے بزرگونکا نچھوڑا
خدا کی راہ مین مارے گئے اوسکی محبت مین اپنے اپنے سر کٹوائے اور جناب بوتراب حیدر کرار حامل
ذوالفقار یعنی شیر خدا صاحب ہل اتی اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کے
اٹھارہ بیٹے تھے سب کے سب خدا کی راہ مین فدا ہوئے تھے سبحان اللہ کیا شان وشوکت ہے
اونکی بہادری کی تمام عالم مین آجتک شہرت ہے سبھونکا آپس مین کمال درجہ اتفاق تھا دشمنون کے
دلیر نہایت شاق تھا خصوصًا حضرت محمد حنفیہ اور جناب عباس علی علمبردار حسین بن علی کہ جان نثار
تھے چمنستان حیدری کے گلعذار تھے مگر معرکہ کربلا مین محمد حنفیہ کسی سبب سے نہ پاس تھے وہان
ہمراہی مین حضرت عباس تھے ع بلبل کیطرح سے گل زہرا کے یہ فدا تھے لکہا ہے کہ جبتک حضرت
عباس علمبردار کے تن مین جان باقی رہی کسیکو جناب امام علیہ السلام کی طرف بنگاہ دیکھنے کی بھی جرأت

نہ پڑی شعر ایک جانباز کو دو لاکھ سے ٹوکا نگیا ٭ وار شمشیر ید اللہ کا روکا نگیا ٭ ہزاروں ہی مردودونکو
مارا جہنم واصل کیا لاکھوں کشتے کے کشتے بندھے جو کافر باقی رہے ہتھیار پھینک پھینک کر بھاگ گئے آخر آپ
بھی شہید ہوئے کشتہ دست فوج یزید ہوئے شعر لیکن کسی عنوان قضا سے نہیں چارا ٭ آپشت ٭
نیزہ کسی نامرد نے مارا ٭ جب حضرت عباس علمدار جنت کو سدھارے جناب امام علیہ السلام ایک
پاس سے پکارے کہ اب ہماری کمر ٹوٹ گئی بھائی عباس کی سنگت چھوٹ گئی اب ہماری بھی زندگی کا
کچھ سہارا نہیں جب عباس سا قوت بازو ہمارا نہیں اس حال پر ملال کی تفصیل کتاب روضۃ الشہدا میں مفصل
بیان ہے اس مقام پر اسکا ذکر بالتصریح باہر از امکان ہے خلاصہ یہ کہ بعد شہادت جناب امام علیہ السلام کے
مختار نے پسر حیدر کرار یعنی محمد حنفیہ غازی کی نیابت میں کس قدر جانبازی کی جیسا حق چاہیے تھا ویسا
کارسازی کی تمام عالم پر ظاہر ہے اس سے ایک مانند ماہر ہے کیونکہ طول داستان ہے کہاں تک اسکی شرح
بیان کیجیے شعر انکی بہادری کا یہ عالم میں شور ہے ٭ رستم کی نعش زلزلے میں زیر گور ہے ٭ آخر انمیں
جان نثاریکا یہ ثمرہ حاصل ہوا بفضل ایزدی یہ انکے حال کے شامل ہوا کہ حضرت سید سالار مسعود غازی
سلالہ خاندان شاہان ترک و تازی انکے صلب سے مثل آفتاب جہانتاب کے پیدا ہوئے تمام عالم میں
وہ صاحب ولایت باکرامت ہویدا ہوئے تمام دنیا میں آپکے خوارق مشہور ہیں واقف ہر ایک
نزدیک و دور ہیں اور اسبابت کی بھی خبر عام ہے نہ غور کرنے کا مقام ہے کہ محمد حنفیہ غازی کو انکے
پدر بزرگوار حیدر کرار جناب بوتراب امام المشارق والمغارب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے علم
ظاہری اور باطنی طریقہ جوانمردی اور سپہگری خود تعلیم و تلقین کیے اور ایک ملبوس خاص بابرکت اپنے سے اور
تلوار اس جرار کو اور اسباب اور ہتھیار دیے چنانچہ فضائل اور کرامات کا حال حضرت محمد حنفیہ غازی
تواریخ کی کتابوں میں اکثر بیان ہے اس بات سے بھی مشرق سے لیکر مغرب تک آگاہ تمام جہان ہے
اور یہی بات مشہور ہے راویوں سے مذکور ہے کہ پیشوای کونین جناب امام حسین علیہ السلام نے
بھی منصب خلافت وقت [illegible] نے محمد حنفیہ کو دیا اور نہایت خوشی سے انکو اپنا جانشین کیا
الغرض محمد حنفیہ غازی کے دو بیٹے تھے شجاعت میں نرالے تھے بڑے بیٹے کا نام عبد المنان چھوٹے کا
نام عبد الفتاح والا شان اور حضرت سید سالار مسعود غازی ولایت ہندوستان عبد المنان ابن سلطان حجازی ہیں
معلوم ہے پیاکن نزدیک و دور کو ٭ عالی نسب کیا ہی خدا نے حضور کو ٭ اور خواجہ احمد گیسو دراز پیر و مرشد
اہل ترک و تاز نبیرہ عبد الفتاح تھے چنانچہ اس نسب نامہ میں نام انکے باپ دادونکے لکھے یہاں نسب
نسب نامہ کا بیان ہے اجداد شریف کے نامونکا اعلان ہے شعر بیان نسب پاک مسعود ہے ٭ کہ جو بندہ خاص
معبود ہے ٭ **نسب نامہ مسعودی بخش خاص معبودی** یعنی سالار مسعود غازی
بن سالار ساہو غازی بن عطاء اللہ غازی بن طاہر غازی بن طیب غازی بن شاہ محمد غازی بن محمد غازی

بن ملک آصف غازی بن بطل غازی بن عبد المنان غازی بن محمد حنفیہ غازی بن اسد اللہ الغالب علی بن
ابیطالب کرم اللہ وجہہ و رضی اللہ عنہ حضرت سالار مسعود غازی کو خرقہ ارادت و خلافت اپنے باپ دادو سے
پہونچا ہے سارا طریقہ انھین بزرگونکا سیکھا ہے اور جناب سید سالار مسعود غازی کے ماں کا ستر معلی
نام تھا اونکا بھائی سلطان محمود غزنوی بن سبکتگین عم الامقام تھا جب سبکتگین کو بسبب انقلاب زمانہ کے
ایک کین بین غلامون سے نے قید کیا تھا تب الپتگین نے کہ والی سلاطین آل سامان تھا انہونے
اوسکو مول لیا تھا اسی سبب سے بعضے مورخ اونکی نسبت مین کلمہ ناسزا کہتے ہین ناحق کو بیوقوف بلکہ
زحمت سہتے ہین شعر جو خاص بندے ہین وہ بندہ عوام نہین ہیں ہزار بار جو یوسف بکے غلام نہین مصنف
تاریخ جہان آرا نے اونکے سلسلہ نسب کو ساتھ نام نامی یزدجرد شہریار بن خسرو بن ہرمز بن نوشیروان
کسری با وقار کے پہونچایا ہے خوب کما حقہ تحقیقات کر کے سچے راویون کا قول معرض بیان مین
لایا ہے اور صاحب کتاب باہبوب روضۃ الشہدا نے اخیر کتاب مین جس جگہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی
اولاد کا نام لکھدیا ہے اوسی مقام سلطان محمود سبکتگین کو بھی اولاد امام حسین علیہ السلام ابن المرتضی
امام العالمین اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ مین شمار کیا ہے الحاصل حضرت سید سالار مسعود
خدا تعالی کے مقبول بندے ہین تو یہ ہے کہ بیشک اونکے نسب آل رسول ثابت ہے شعر ہم آل نبی کا سمجھا جانتے
ہین ہم پر آل نبی حبیب خدا جانتے ہین ہم سبحان اللہ وہ کیسی شجاعت تھی اور شجاعت اور عشق خدا مین
جانبازی جو کچھ کہ جناب سید سالار مسعود غازی سے ہوئی سوا اولاد اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب کے
کسی کے سننے مین بہلا یہ بات کسی اور سے بھی ممکن کہیں ہے ائمہ معصومین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر نہین ہے
الغرض وہ ہمت و جانبازی خاصۂ عطائی سبحانی کہ مطلوب جمیع طالبان و واصلان حق کے تھے جناب
سالار مسعود غازی پر جلال تمام ظاہر ہوئے اور آجتک اونکی کرامات کا اہل ایمان خاص عام مین فیض
پہونچتا ہے اور تمام ولایت مین اونکی ولایت وشہادت کا شہرہ ہے واہ کیا خوب ولایت ہے اظہر من
الشمس ہے قولہ تعالی ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن
لا تشعرون یعنی جو شخص خدا کی راہ مین مارا جاتا ہے تیغ سے شہید ہوا اور مارا جاتا ہے اوسکو مردہ نکہو بلکہ زندہ
ہی سمجھو ہمکو شہادت کی اصل حال سمجھنے کی لیاقت نہین ہے پس اشارہ کفایت ہے تفصیل بیان کرنے کی حاجت
نہین بیت زندہ آنست کہ جانی در دوست ٭ آن است کہ از عشق نشانی در دوست ٭ پس نہین جوان
مردونکا جان دینا کام ہے آگے فقیر کو اسمین کیا کلام ہے شعر ستمے ذرا کہے سر تیغ تلے
دھر دیجے یہ کام نہین ہے ہوسکا ہے ہر مرد سے ٭ ابدا اسکے فقیر حقیر عبد الرحمن چشتی
خاندانی کے مشتہرین معتقدان محبوب رب العالمین فیضرسان و حلقہ واصلان اہل یقین برگزیدہ جناب
رب الجلیل سلطان الشہدا حضرت سید سالار مسعود قدس سرہ کا عرض کرتا ہے کہ یہ فقیر پر تقصیر محض

ناکام ہے ابتدای حال سے آستانہ متبرکہ حضرت سالار مسعود کا غلام ہون اسوجہ سی اپنی سعادت سمجھ کر
اسبات کا ارادہ کیا ہر طرح پر خوشی دل سے منسوب ٹھہرایا ہی کہ احوال پیدایش اور تشریف آوری اوس
جناب فیضمآب کی ملک ہندوستان مین اور واقعہ شہادت باسعادت میدان مین جو اکثر لوگون سے
سنا ہی مختلف بیان پایا ہی کوئی صورت ہو لیکن کوئین کی اس بیان سے حال سعادت ہو مگر جو کچھ احوال لوگونکی
زبان سے سنا کتب تواریخ مین اوسکے خلاف دیکھا ہمیشہ سے اس بات کا تجسس رہا کہ بیان انکی معلوم
ہو کہین نپایا آخر جب اسبات کی جستجو بہت کی ایک کتاب تواریخ کہنہ تصنیف ملا محمد غزنوی سے بہم پہونچی ملا
مذکور سلطان محمود سبکتگین کے ملازم تھے لیکن آخر عمر تک خدمت سالار ساہو اور جناب سالار مسعود مین
رہے گویا آبائی خادم تھے جب حضرت سید سالار مسعود غازی بہرایچ مین شہید بظلم و ستم ہوئے اور بعد انکی
ملا صاحب بھی آپکے صدمۂ فراق سے روانہ ملک عدم ہوئے الغرض جب تواریخ مذکورہ کو اول سے
آخر تک دیکھا حرف بحرف مطالعہ کیا ہر ایک طرحکا شبہ طبیعت سی دور ہوا دل نہایت مسرور ہوا لیکن حجم
کتاب کا کمال درجہ نہایت بڑا تھا اکثر سلطان محمود اور سالار ساہو کی لڑائیونکا حال اوسمین بھرا تھا اور
تقریباً ذکر حضرت سید سالار مسعود غازی کا لکھا تھا واقعہ شہادت جناب ممدوح پر کتاب کو ختم کیا تھا
جو کچھ کہ معرکہ گذرا تھا سب سرا لکھا تھا جو لوگ کہ غلامان جان نثار تھے جناب سید سالار مسعود غازی
کے دوستدار تھے اس فقیر سے نہایت بجد ہو کر فرمانے لگے اس بابمین ہر روز گفتگو آکر کرنے
لگے کہ سلطان محمود غزنوی کے قصے لکھنے کیطرحکا مطلب نہین چندان اسکی ضرورت انہین بہتر یہی ہے
کہ انتخاب کرکے جناب سید سالار مسعود غازی کا حال جدا لکھا جائے وہ غلامان بارگاہ کے کام آئے
پس بندے کا بھی یہی اصل مطلب تھا لیکر ساتھ اوسکے اسبات کا دل مین رنج و قلق تھا تسوئیج آیا کہ
جبتک فیض باطن اوس طرفکا نہو اسکا لکھنا محال ہے صحت و مقبولیت مین لامحالہ احتمال ہے آخر
جب اس کتاب کے لکھنے کا قصد ہوا جناب فیضمآب حضرت سید سالار مسعود کی طرف استخارہ کیا تین
راتین برابر جناب کو اس معاملے مین دیکھا نہایت درجہ استحکا ساتھ لطف و کرم فرمایا خود بدولت کمال
راہ مہربانی سے بزبان فصاحت بیان سے حکم دیا بعد اجازت کے اس فقیر نے عرض کیا کہ بموجب
ارشاد کے اس کتاب کا لکھنا شروع کرتا ہون گو بہ تصدق سے دامن کو بھرتا ہون جس مقام پر بیان
واقعی مین کمی بیشی ہو کشف سے بتلا دیجیے ہو کہ موافق حکم حضور کے حوالہ قلم کرون جو معاملہ سچ گذرا
ہے رقم کرون یہ التماس سنکر ارشاد ہوا دل تیری باتون سے شاد ہوا الحمد ہم خبردار ہین تیرے
محرم اسرار ہین الغرض جب حکم باطن اوس جناب پاک کا پایا بیان واقعی کو حرف بحرف عالم ظہور مین
لایا اور اس بیان روح افزا کا مرأت مسعودی نام رکھا سراسر راست بازی کا اس کتاب مین
اہتمام رکھا خداوند کریم غفور الرحیم پڑھنے والے کو بھی مسعود کرے اپنا مقبول وہ مقصود کرے

درگاہ باری مین یہ مناجات فقیر ہے قابل رحم وعطا یہ پر تقصیر ہے بحق کاشف اسرار مردان
الٰہی عاقبت مسعود گردان بہ الغرض احوال صدق مقال جناب سالار مسعود غازی کا تواریخ مذکورہ
سے منتخب کیا اور پانچ داستانون مین بزبان فارسی لکھا احوال اور خوارق جو جناب موصوف کے
معتبر کتابون مین دیکھے یا حضرات اہل باطن سے خود سنے اونمین سے بھی چن چن کر عالم معنوی مین
جناب فیضماب سے تحقیق کر کے اس کتاب مین لکھے سوچ سوچ کر خوب تحقیق کیے خداوند تعالی
سہو و خطا سے بچاے جو بات سچ ہو وہی زبان قلم پر آئے لہذا اسکے فقیر پر تقصیر محمد عبد الغنی عفی
شاہ لقب قادری مشرب حنفی مذہب صدیقی نسب ابن برگزیدہ احد شیخ عبد الصمد یغفر اللہ
ذنوبہما و ستر عیوبہما نبیرہ میر جگن چودہری شاعر بے نظیر صاحب کلام باتاثیر در زبان خود اوستاد متخلص آزاد
ساکن بیت السلطنت لکہنؤ از زمان قدیم فی الحال در شہر کانپور مقیم کہ شاگردان جناب فیضماب ہادی دین
پیشواے عارفین اکمل الکملا افصح الفصحا طرۂ دستار بلغاے عالی وقار مقبول بارگاہ الٰہی جنت آرام گاہ والا
مناقب حضرت منشی مولوی محمد ہادی علی صاحب لکہنوی متخلص بہ اشک و
ہادی ماہر فن اوستادی کا او دست گرفتہ تربیت یافتہ صحبت برداشتہ جناب ہدایت مآب عالی درجت
والا منقبت معصوم صفت فرشتہ صورت آفتاب جہانتاب مین زبان نور ظہور راہ ایمان سلطان
المحققین نائب مناب ختم المرسلین النبیین جانشین مسند امامت واعظ طریق شریعت افصح الفصحا
ابلغ البلغا و تاج الاولیا نور الاصفیا سرتاج فضلا شہنشاہ العلما حضرت پیر دستگیر رہنماے مولانا
ہادینا رہنماے خلائق مرشد برحق حقیقت آگاہ طریقت پناہ حضرت مولوی محمد شاہ سلامت اللہ
قدس سرہ و القباد برکاتہ کا ہے اس سے چند احباب محبت نصاب خصوصا صاحب شفیق دوست
رفیق در انتظامی امور صوری و معنوی آگاہ علوم دینی و دنیوی فضیلت پناہ حقیقت دستگاہ مہربان
مخلصان سخندان دیگر حامی مولوی سید معشوق علی صاحب منعم و مجمع مطلع علوم و حضرت مہربان خان والا
شان مظہر ... نقشبندیہ خاندان فقیر دوست غریب پرور قدردان اہل علم و ہنر عالی ہمت نیک
سیرت صاحب باطن بلند ہمت ہادی دین پیشواے سالکین عنایت فرماے فقیر شفیق ازلی جناب
مہرمآب محمد علی بخش خان صاحب مالک مطبع علوی ادام اللہ فیوضہما و افاض اللہ برکاتہما
نے فرمایش کی کہ اگر تو اس کتاب کو فارسی سے اردو مین لکھے تو ہر ایک شخص کا مطلب نکلے تمام خاص
و عوام کے کام آئے ہر فرد بشر کی زبان پر ساتھ خیر کے تیرا بھی نام آئے ان اسباب کا مین نے اون
سے عذر کیا کہ مین محض جاہل ہون مجھے اتنی ہنر نہین ورنہ تکلیف اوٹھانے مین تو آپ ایسا ہی خان بھی ہنر دیتا
نہین چند بسبب اپنی بے استعدادی کے انکار کیا اونہون نے نمانا یہ بوجہ میرے سر پر رکھا
واللہ مجکو نظم و نثر کا کچھ شعور نہین کسی بات کا دعوا نہین غرور نہین نہایت عدیم الفرصتی مین قلم بردا شتہ

اسکو لکہا ہی ربط کلام سیاق و سباق دیکہنے کا بہی اتفاق نہین پڑا ہی + ناظرین بنظر اصلاح بغور ملاحظہ
فرمایئین + جو سقم و غلطی عمداً و سہواً واقع ہوئی ہو اوسے وہین اصلاح مین چہپائین + مطعون خلایق
نکرین خطا و نسیان کا کسی کو شاکی نکرین + کیونکہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان صاف آیا ہی
پہر اس پتلۂ خاک نے شعور کامل کہان سے پایا ہی + شعر ایسا کوئی جہان مین پیش نظر نہین + ہرگز خطا ہو
جس سے خالی بشر نہین + غرض بسیر مطلب بر آمدم آنچہ در دل ارم بگفتم الحاصل مدوحین کی فرمانسے اردو زبان
مین لفظ بلفظ اس کتاب کا ترجمہ کیا اور نام اس کتاب کا صولت مسعودی رکہا اسمین پانچ
داستان ہین سبکے جدا جدا بیان ہین + جو پہلی داستان ہی اوسمین سالار ساہو کا ہندوستان
کی طرف معہ لشکر جانیکا بیان ہی + سلطان محمود غزنوی کے حکم سے مظفر خان کی مدد کیواسطے اور سید
سالار کا اجمیر شریف مین پیدا ہونا + تائید غیبی کا ہویدا ہونا + دوسری داستان مین سالار مسعود
غازی کے غزنین مین آنیکا بیان ہے + اور حسن میمندی کے دل مین آپ کی طرف سے عداوت پڑنی کا سبب
سومنات بت توڑنیکے اعلان ہی + تیسری داستان رخصت ہونا حضرت سید سالار غازی کا
سلطان محمود غزنوی سے + اور تشریف لانا اسطرف کا علو ہمتی سے + اور پہنچنا
ملتان کا اور دہلی فتح کرنا اور بارہ برس پہنا سیاہ لشکر کا اور دریای گنگ سے گذرنا قنوج کی طرف سے پار اوترنا
اور ستر کہ مین پہنچ کر مقام کرنا + اور فوج کا بحکم حضور گرد و نواح اور اطراف و جوانب مین قیام کرنا + چوتھی
داستان سالار ساہو کا ستر کہ مین آنا + اور بعد جہاد کے قضای الٰہی سے دار البقا کو جانا +
اور سالار مسعود غازی کا بہرایچ مین کافرون سے بڑی بڑی لڑائیون کا واقع ہونا + اور شربت شہادت
پینیکے راہ خدا مین اپنی ملنے کا تہ دہونا + پانچوین داستان حضرت سید سالار مسعود غازی کا بیان
بعد شہادت اور اظہار کرامات کا + اور بنای عمارت روضہ مطہرہ اور لوگونکے اعتقادات کا + اور بعضے
احوال اور خوارق عادات اوس محبوب رب العالمین کا اعلان ہی + اب پہلے شروع داستان سے

پہلی داستان سالار ساہو پہلوان کے لشکر کا سلطان محمود غزنوی کے حکم سے مظفر خان کی مدد
کے واسطے جانا + اور سالار مسعود غازی کا اجمیر شریف مین پیدا ہونا اور فقیر سے پہل پانا +

مثنوی
پلا ساقیا وہ مئے تند تیز
لگا کہی ہے کیسی لپیٹ و لال
اسی جوش مستی مین کہولون زبان

کہان تک لکہدی تجکو مجہی گریز
کہ لکہنا ہی مسعود غازیکا حال
بیان پہر ہو کیفیت داستان

مدد آگے رکہدی تو پہر کیا ہو
ابھی ہے قدر رہ نشی کا سرور

میون خوب جی بہر کر کہو کو
کہ سب سے پڑا تلکہو ہیو

الحاصل سلطان محمود غزنوی روشن کرے اللہ
قبر اوسکی جب ملک زنگیون اور رومیون پر اپنا قبضہ پا چکے اور تمام ملک ایران اور توران اپنے زیر تحت
فرمان مین لا چکے + اور سب جگہ شریعت محمدی کو جاری کیا ساتہہ حکم جاہدوا فی سبیل اللہ کے اور اعظم جناب
باری کیا ایکدن تخت سلطنت پر بیٹہے تہے کہ ناگاہ چار شخص شتر سوار سینہ کوبی الغیاث الغیاث کرتے ہوے

ہندوستان کی طرف سے ظاہر ہوے ارکان دولت نے اوسیوقت یہ خبر وحشت اثر سلطان محمود کے پایۂ
جب یہ صدا آیہ دردا اونکے کان مین آئی سلطان نے اون فریادیون کو اپنے سامنے بلوایا خدام عالی مقام
اونکا حال بیان سمجھایا کہ تمہارا کہانسے آنا ہوا تمکو کسنے بھیجا ہے یہان کسواسطے آئے ہو کیا ارادہ ہے کشتہ
بیان تم کرو اپنا حال۔ یہ کہہ کیا تم سب ہو کے ہے دل پر ملال۔ اونہون نے پایۂ تخت چوم کر اپنا سارا حال عرض کیا
کہ اے عالی جاہ اسطرح ماجرا گذرا کہ مظفر خان صاحب ہرمز کی جگہ پر مقرر تھے ہماری لشکر کے افسر تھے
سلطان ابو الحسن ایک لشکر چار ہاتھی سوار لیکر آیا فوج کو میدان مین ہرمز کیطرف بڑہایا ہرمز پر چڑہائی کی قصہ
مختصر بہت سخت لڑائی کی آخر کو ابو الحسن کے لشکر نے فوج پر دباوا کیا ہرمز کو پکڑ پایا مار ڈالا مظفر خان
قائم مقام ہوے ہرمز کی جگہ یہ نیک انجام ہوئے پہر سلطان ابو الحسن کے لشکر کے جوان مظفر خان کے
پیچھے پڑے یہ وہان سے شکست پاکے ناچار ایک جنگل کی طرف بھاگے قریب تھا کہ مظفر خان کو بھی پکڑ کر لشکر ابو الحسن
ہمراہیون کے ہلاک کرتے قضا سے کسی پہاڑ کی گھاٹی مین چھپ کر مع آل اطفال کے بچ گئے اسکے سوا
پہر کیا کوئی غمناک کرے اب کئی برس سے اجمیر شریف مین قیام پذیر ہین لیکن مظفر خان دشمنونکے ہاتھ سے
بہت دلگیر ہین شعر یہی رنج ہر دم ہی ہے خیال۔ اونہین زندگی تلخ ہے اپنا وبال۔ اب اس سال مین ہے [illegible]
آور ہے ستم اور اونکے ساتھ چوالیس راجہ اودہر اودہر طرف کی جمع کر مظفر خان پر چڑہائی کر رہے ہین مسلمانونکے
جانی دشمن ہین رات دن قتل کی تدبیر ہے لڑائی کر رہے ہین چارون طرف ہندوستان مین کفرستان پہیل رہا ہے
سوائے ذات عالم پناہ حضور کے کہین ٹہکانا نظر نہین آتا ہے خدا کیواسطے جلد جلد غور بفریاد کیجیے اہل اسلام کی امداد
کیجیے شعر فریاد ہے کہ شہنشاہ جہان کریا۔ دین نبی کی سعی کر وحق کو مان کر۔ سلطان محمود نے اس حال پر ملال کو
سنکر کہا خاطر جمع رکھو انشاء اللہ تعالی مین مسلمانون کی مدد کرونگا اسلئے حق مین ضرور کہہ کرونگا آخر احمد حسن
میمندی بادشاہ محمود کا وزیر اعظم تھا تمام کار گذاران سلطنت مین یکرم تھا اوسنے فریادیون سے پوچھا
کہ وہان خطبہ کس کے نام کا پڑہا جاتا ہے بعد صحابہ کے کس بادشاہ کا نام زبان خطیب پر آتا ہے اونہون نے جواب
دیا کہ اس زمانتک بعد حمد خدا و نعت سرور انبیا علیہ الصلوۃ والثنا خاتم المرسلین کے اور بعد اسمای خلفاء راشدین
رضوان اللہ تعالی اجمعین کے جو بادشاہ دین کی مدد کرتا ہے اوسکا نام خطبہ مین خطیب لیا کرتا ہے اب سلطان
محمود غزنوی کے نام کا خطبہ پڑہا جائیگا تمام عالم مین نام نامی شہرت پائیگا سلطان محمود یہ باتین سنکر خوش ہوا
حسن میمندی کو فرمایا کہ جلد ایک سردار تجویز کرکے میرے سامنے لاؤ اور اوسکے ہمراہ ایک لشکر مع پیکر اجمیر
مین بھیجو القصہ جب یہ گفت وشنید اسمقدمہ مین زیادہ تر ہوئے لشکر کی سرداری سالار ساہو پہلوان کے نام
مقرر ہوئی شعر دامن انکے زر وجواہر سے بہر دیا۔ کل لشکر کا سپہ سالار کر دیا۔ اور چند امیر با تدبیر ستر (?)
سات لاکہ سوار جنگ آزمودہ باہنر [illegible] ساہو پہلوان کے ہمراہ کرکے رخصت کیا اور طویلہ خاص سے [illegible] گھوڑے
عراقی اور اپنی کمر کی تلوار اور خنجر مرحمت کیا اور اوراسیر [illegible] بیٹون نے بھی خلعت اور گھوڑے پیشکش کیے

اور ہتھیار و گھوڑے جو کچھ جس سے ہو سکے ثواب سمجھکر جہاد کیواسطے دیئے پھر سلطان محمود مقبول
بارگاہ ودود نے فوج کی طرف مخاطب ہوکر وصیت فرمائی اور پنج پنج ہر طرحکی سکھلائی اور کہا کہ میری نہین
پیرے بھائی کیواسطے سرداری کی رضامندی ہے اور تم لوگونکا یہی موجب سربلندی ہے کہ سالار ساہو
کو میرا بھائی سمجھنا اور بہر صورت اپنے سے راضی رکھنا ہمیشہ انکی خدمت بجالانا انکی خلاف مرضی
کے اور طرف نجانا نہ آنا یہ شخص کارگذار سے نہایت نیک کردار ہے اور با توقیر ہے صاحب تدبیر
ہے امیر امرا جدان ہے عیبان و نہان ایکسان ہے شعر ہے اہل وفا بھائی بھی نادار ۞ غرض ہر طرح ہمرا
جان نثار ۞ سوا دولت خواہی اور نیکسلوکی کے اور کچھ نہین چاہتا ایسا شخص خیر خواہ کبھی تکھا نہ سنا
الغرض نوین تاریخ ذالحجہ کی ۴۲۱ھ چار سے ایک ہجری مین سالار ساہو لشکر کے ساتھ آراستہ ہوکر قندھار
سے اجمیر کی طرف روانہ ہوئے تمام لشکر کے جوان خوشی بخوشی ہمراہ دلیرانہ ہوئے پھر بشاش چہرے
تھے جو ہر ایک نوجوان کے ۞ جیسے کھلے ہوئے تھے پھر ہرے نشانے کے ۞ سلطان والاشان نے نوین
کسی ضرورت کے کام کو غزنین سے قندھار مین چلے آئے تھے اسیواسطے سالار ساہو پہلوان بھی لشکر
فتح پیکر کے ساتھ رخصت ہونیکو غزنین سے قندھار مین تشریف لائے تھے الغرض سلطان والاشان سے
ملاقات کرکے سالار ساہو اجمیر کیطرف روانہ مع لشکر ہوئے تو چار دن شتر سوار فریادی جو مظفر خان
کے پاس آئے تھے وہ ہمراہ ہوئے ٹھٹھہ ایک مقام کا نام ہے اوس راہ سے اجمیر کیطرف چلے جنگل
بیابانونکو طے کرتے ہوئے یہانتک کے قریب پہنچے جب ایک رات دن کا راستہ اجمیر باقی رہا شتر سوارونکو
آگے خبر کیواسطے مظفر خان کے پاس بھیجا اور آپ نے مع لشکر دریا کنارے مقام کیا کمرین کھولین جوانو
نے آرام کیا شعر آپہنچے جبکہ منزل مقصود پر جوان ۞ بیٹھا تھا کوئی کوئی ٹہلتا تھا تا گمان ۞ سالار
ساہو کا ایک مصاحب دریا کنارے ٹہلتا تھا اوسنے وہان پر ایک فقیر صاحب کو دیکھا تھا ان لشکر مین
آکر بیان کیا کہ دریا کنارے پہاڑ کے گھاٹی مین درخت کے نیچے ایک فقیر بزرگ خدا رسیدہ بیٹھا ہے سالار
ساہو سے کہا کہ وہ راہ مہربانی سے آپ کا حال پوچھتا ہے بس یہی صلاح ہے کہ اونکی ملاقات بلا نیت
کیجیے چلکر خیر کچھ اور تو نہین فقط زیارت کیجیے یہ بات سنکر سالار ساہو پہلوان نے کمال محبت اور نیاز مندی کے
فقیر کی خدمت مین اپنے تئین پونچایا فقیر صاحب نے انکی صورت دیکھتے فرمایا کہ ای پہلوان والا دودمان
تو سالار مسعود کا باپ ہے نیک بخت ایک زمانہ ہوا ای بابا تو آپ ہے فقیر سے اتنی کیون عاجزی کرتا ہے تا جہ
نیر سے پیر ور ہمرتا ہے سالار ساہو آداب خدمت بجالاکر بیٹھ گئے پھر وہ فقیر صاحب بولے کہ ای بابا اس
سفر مین تجکو دو نعمتین حاصل ہین اور دونون عنایت الٰہی سے کامل ہین یعنی ایک تو فتح از کفار دوسرے فرزند
نیک اطوار ایک طشت مین پانی شاہ صاحب کے آگے بھرا رکھا تھا سالار ساہو نے حکم شاہ صاحب کا
پا اوس پانی سے وضو کیا پھر شاہ صاحب نے کہا کہ پہلے دوگانہ شکر الوضو پڑھو پھر دو رکعتین نفل بشکر ادا کرو

ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے گیارہ بار اذا جاء نصر اللہ والفتح آخر تک پڑھو اور بعد سلام کے سجدہ
میں جاکر سات بار سبوح قدوس ربنا ورب الملئکۃ والروح تین بار کہو پھر درود پڑھ کر خداوند
تعالی سے جو حاجت روائی چاہوگے جو مانگو گے خدا چاہے گا تو پاؤ گے انشاء اللہ تعالی فرزند قطب
مسعود یا فتح فیروزی تمکو ملے گا وہ خداوند کریم غفور الرحیم اوسکے باعث او بہت سی برکت دیگا
ایک درخت جو اوس پہاڑ کے دامن میں لگا تھا شاہ صاحب نے سالار ساہو سے فرمایا کہ اس درخت میں ایک
پھل لگا ہے اوسکو توڑ کے آدھا تم کھاؤ اور آدھا اپنی زوجہ کو دو جسوقت وہ یہان غزنین سے آئے فورا
آدھا پھل وہ بھی کھائے سالار ساہو نے ایسی کیا جسطرح پر شاہ صاحب نے کہا آدھا مائی میں اکثر لوگون
نے سالار ساہو کو اس بات کی بشارت دی اور اسکے سوا ہر ایکطرح کی خوشخبری سنائی اور عزت دی
شعر جسکا کہ تو ہو یار و مددگار ای کریم ۞ پھر کیا ہی اوسکے پوچھنا فضل و کمال کا ۞ تواریخ محمودی
میں مفصل یہ کور ہی تمام عالم میں یہ بات مشہور ہے کہ اوسیوقت ہی سالار ساہو پہلوان نے اپنے بدن میں
ذوق وشوق کی اور ہی حالت پائی اور جس بات کا ارادہ دل میں گذرا اوسیوقت عنایت الٰہی سے
وجود میں آئی کتابون میں یہ سب حال خلاصہ مقال لکھا ہے اگلے لوگون نے قلم بند کیا ہے نقل نقل
ہے کہ جبتک حضرت عیسی علیہ السلام اپنی والدہ ماجدہ مریم ذو الاحترام کے پیٹ میں رہے اونکی دل میں
جن کامون کے ارادے ہوئے اوسیوقت ہو گذرے اور جسوقت کسی میوہ دار درخت کے نیچے ہو کر نکلیں
میوون کی ٹہنیاں خود بخود جھک کر انکے منہ کے برابر آ لگیں کہ جسمین حضرت مریم بے تکلف نوش کریں اور زیادہ تر
حمد الٰہی میں اپنی تئین فراموش کرین سبحان اللہ الحمد للہ کیا اونکی مانگی کوکھ تھی کہ کسی طرح جبر ای نہ ہو ہرگز دیکھی
انکی شان میں اس قسم کی باتین حق تعالی نے روز ازل سے لکھین ہین بہت کم لوگون نے دیکھی سنی ہین
الغرض جب خبر فرحت اثر پہلوان سالار ساہو کے آنے کی مظفر خان کے لشکر بیسیر میں پہونچے ہر ایک نونہال
کی طبیعت ہری ہوئی غنچہ دل ہر ایک جوان کا مثل گل کھلا نتیجہ تو یہ ہے کہ پہلے جیسے بیکلی تھی اب ویسی ہی
باغ باغ ہو کر کوئی پھولے نسمایا سبھون نے خوشی کے آپس میں شادیانے بجائے پھر تو یہ نوبت پہونچی کہ ڈنکے
کی چوٹ نقارہ پیٹ کر رنگ جمائے شعر ملک علا وہین ہی سکے ڈنکے بجا دیے ۞ ہوش وحواس اہل دغا کی اوڑا دیے
اور جو کفار نابکار لڑائی میں آگے بڑھے ہوئے تھے اجمیر شریف کے گرد گیر سے پڑے ہوئے تھے
سب پیچھے ہٹے مارے ندامت کے اپنے اپنے دلون میں گھٹے آخر کمر ہمت کو توڑ کے آپس میں فقرے
جو لکے سبھون نے متفق ہو کر یہ قول کیا نہایت تعلق سے اگر مسلمانون نے کہا کہ ہم سبکے سب اس بات کا
اقرار کرتے ہین بلکہ ایک نوشتہ لکھکر آگے دہرتے ہین کہ اوسطرف سے لشکر سلطان محمود کا قلعہ مین نہ
جائے اور اس طرف سے مظفر خان بھی اب اپنا دل مضبوط کر کے نکل آئے ابھی لڑنا لشکرون کا اچھا نہین
آپس مین فوج کی بیجا زیبا نہین بہتر یہ ہے کہ مردان لشکر اسلام ابھی کنارہ پکڑین بالفعل بقصد لڑائی

نکر ہی بعد اسکے جب فوج دریای موج دونون طرف نکلے اکٹھا ہوجاے گی پھر اطمینان تمام سمجھ بوجھ کر لڑائی کی تیاری
کرنے لگی کفار نابکار نے پھر آپسہی آپ ڈر کر اجمیر شریف کا محاصرہ چھوڑ دیا اور ساتھ گروہ کے کوہ [illegible] کر اجہاڑ کے
نیچے جاکے ڈیرہ کیا بعد اسکے مظفر خان نے استقبال کر کے لشکر اسلام کے پہلوان کو باعزت
و توقیر شہر میں لاکر اوتارا اور دست بستہ ہوکر عرض کیا کہ میں اپنے متعلقات اور عیال سمیت اجمیر کے قلعہ
سے باہر آکر کسی مقام پر رہنا اختیار کرتا ہون اور آپکی خدمت میں با منت و سماجت خوشی دل سے التماس
کرتا ہون کہ آپ سب صاحب غازیان فوج و سپاہ دین اسلام کی خیر خواہ قلعہ کے اندر رونق افروز ہوکر قیام
فرمائیں جبتک مزاج مبارک میں آئے آرام فرمائیں لشکر سالار ساہو کے پہلوانون نے یہ امر قبول نکیا اور سبھون
نے متفق ہوکر یہ جواب باصواب دیا کہ ہم سب تمھارے مدد کرنیکے واسطے آئے ہین یا ایک بوجھ تم پر پھینکنے کو
لائے ہین ہم لوگ کچھ قلعہ میں رہنیکے شائق نہین یہ بات ہمکس طرح لائق نہین کہ تمکو اور تمھارے لڑکے بالونکو
قلعہ سے باہر نکالدیں اور ہم سب قلعہ کے اندر جاکر آرام کرین شعر کہتے ہین صاف صاف نہین ہمکو زور [illegible]
نزدیک اپنے یہ تو شرافت سے دور ہے الحاصل سپہ سالار ساہو نے مع لشکر فتح پیکر بھگر کے تالاب پر کہ وہ کفار کی
پرستشگاہ تھی وہان مقام کیا باسائش خوب راحت سے چند روز قیام کیا پھر تھوڑے عرصے مین مظفر خان کی
صلاح سے کافرونکے اور غازیان لشکر فتح پیکر چڑھ دوڑے لڑائیکا سامان کیا اونہون نے بھی اپنی فوج کو اکٹھا
کرکے مقابلہ میں بڑھایا سامنا [illegible] جان کیا جب صف بندی میدان مین ہونے لگی کافرونکی تقدیر اونکی
جان کو رونے لگی اجل کفار کے سر پر آکر سوار ہوئی نامردی و شکست ہمکنار ہوئی الحاصل میدان میں غازیون نے
گھوڑے دوڑائے والعادیات ضبحا کے نقشے دکھلائے اور خبر شرہ سرہ کر مقابلہ کیا گھوڑونکو فوج
کفار سے ملا دیا جب طرفین میں ہتھیار چلنے لگے نامرد منہ پھیر پھیر کر سامنے سے ٹلنے لگے جسنے جرأت کرکے کچھ قدم
آگے بڑھایا جان سے مارا پڑا یا زخمی ہوکر پیچھے ہٹ آیا خوب میدان کارزار سے گرم ہوا اس تاو سے لوہا بھی مثال
موم نرم ہوا اسقدر لڑائی ہوئی ہتھیار چلا کہ مریخ بھی چرخ پر یہ معرکہ دیکھکر کانپ اوٹھا سبحان اللہ غازیونکی
جوانمردی کا کس سے بیان ہو اور اونکی شمشیر و خنجر زنی کا کس سے وصف ہو سکے اگر ہر ایک مو تن زبان ہو [illegible]
تھی اب تیغ کی برسات سے فزون ہو بدلی تھی فوج کفر کی گھنگھور گھٹا تھا خون یان سقف سینہ کرتے تھے اور بلاؤن
کے ستون ہو پرنالہ بنگیا تھا ہر ایک بد زبون ہو نہ مرتے تھے نہ جیتے تھے لیکن سسکتے تھے [illegible] تیغ زخم
کے پہاڑ لٹکتے تھے ہو تمام مقتل کی زمین خون سے شفق گون ہوئی بلکہ گویا ایک ہی خون کی روانی ہوئی مثل جیحون کی
لاکھون کشتون کے پشتے بندھ گئے آخر کو کفار ہتھیار پھینک پھینک کر بھاگنے لگے اجل [illegible] کے پالے پڑے [illegible]
زندگی سے ہاتھ دھولے پڑے جتنے لوگ فوج کفار مین جوانمرد لڑنے ہارے ہوئے کار آزمودہ تھے سب اپنی جان [illegible]
غازیونکے مقابلہ میں سب ہونکی ہاتھ پاؤن پھول گئے [illegible] روز برابر جب تک لڑائی ہوئی اچھی طرح جنگ
آزمائی ہوئی آخر کو ساری فوج کافرونکی بھاگ کھڑی ہوئی جو بڑے معرکون میں تھوڑی بہت تھے اون غازیونکے

ہتھیار ڈالکی نا بخوبی قسمت کی طرح پلٹ گئی جو انکے ساتھ ہی شکست کھاکر جٹ گئی جو کافر میدان جالستان سے بھاگا
پھر اوسنے منہ پھیرکر پیچھے نہ دیکھا اسطرحکی نامردی چھائی کہ سوا بھاگنیکے کافرونکو اور کچھ بن آئی لشکر اسلام
نے کئی کوس تک پیچھا کیا جسکو جہان پایا مارڈالا اکثر کفار کی سردارونکو پکڑکر مسلمان قید کرکے لے آئے
بہتیرون نے مارے ندامت کی اپنی اپنے گلے کاٹ ڈالے منہہ ندکھایا بہترون نے اپنا سر آپ ہی پتھرون سے پھوڑا بہتیرون کا
مسلمانون نے گرزون سے سر توڑا الحمد للہ آخر کو فتح کلی مسلمانون کو اللہ نے نصیب کی کافرون کو
باعلان تمام شکست فاش دی جسوقت پہلوان لشکر اسلام کے کافرونکی تعاقب سے پلٹ کر آئے اوسیدن
اون مردودونکی گھرونکی اندر قدم بڑہائے تمام مال و اسباب یار لوگون نے خوب لوٹا جو کچھ جسنے پایا اوسکو
غنیمت سمجھا کفار کے گہر مین باقی کچھ نہ چھوڑا جو مسلمان صاحب یہان درجۂ شہادت سے فائض ہوا ہر ایک کو
لشکر اسلام نے مدفون کیا دوسرے دن سب مسلمان پھر کر اجمیر مین آئے شکر خدا بجان و دل بجالائے شعر
کچھ کھٹکا چل سکی نہ ذرا بھی رقیب کی ٭ صد شکر ہی کہ فتح خدا نے نصیب کی ٭ اس شہر مین قلعہ کے دروازہ پر
ایک مسجد لتعمیر کی بنیاد اسلام کی ڈالی حور و قصور جنت مین لینے کی تدبیر کی بعد حمد خدا اور نعت محمد مصطفی
سلطان محمود غازی کے نام کا خطبہ پڑہا اور سلطان محمود غزنوی کی خدمت مین سرگذشت یہان کا ماجرا
مبارکباد فتح یابی اجمیر کے ایک عریضہ لکھ بھیجا اور اجمیر کے اکثر گرد و نواح قصبات و دیہات وغیرہ جو مظفر خان
کے قبضے مین نہ آئے تھے جا بجا اپنے لوگ مقرر کرکے غازیان لشکر تحت تصرف مین لائے تھے خدا کی
قدرت سے اقبال یاور تھا شریک حال وہ داور تھا جسطرف کا گذار لشکر فتح پیکر گذرے سبھون نے
دست بستہ خراج دیئے اور جو فوج کفار کے لوگ اجمیر کی لڑائی سے بھاگ وہ رئیس قنوج کے پاس آکر چھپے
مسمی راے اجیپال قنوج کا والی تھا عقل و دانش سے خالی تھا اوسنے اون بھگوڑونکو اپنی ملک مین امان
دی نہایت خاطرداری سے حفاظت مین رکھا بلکہ شریک حال ہونیکی زبان دی الغرض جب عرضداشت
سپہ سالار ساہو کی سلطان محمود غزنوی کے پاس پہنچی اس خبر فرحت اثر کو سنکر نہایت دل شاد ہوا
غازیان لشکر کو بہت شاباشی دی خلعت اور چند گھوڑے عراقی اور تحفہ جات سرداران لشکر کے واسطے
بھیجا اور سالار ساہو پہلوان کو اس بہادری کے صلے مین ملک اجمیر دیا شعر فضل خدا سے دین کا یکام ہو گیا ٭
نے لے کے شکر ہند مین اسلام ہو گیا ٭ جو سالار ساہو پہلوان کو سلطان محمود نے نامہ ور بخشش نامہ لکھا اوسی مین
یہی مضمون تھا کہ ای برادر سالار ساہو تم ایک فرمان اپنی طرف سے قنوج مین راے اجیپال کو لکھو یا کسی عقلمند قاصد
سے کہلا بھیجو کہ اگر والی قنوج یعنی راے جیپال فی الحال اطاعت اسلام کی قبول کرے اور سر عجز و نیاز
بخوشی تمام آگے دھرے تو اوسکے حق مین بہتر ہے اور نہین تو لشکر فتح پیکر کا منتظر رہے اور اوسکا
منہ جواب دینکا ہے بعد جواب پانیکے آپ نے پاس سے اجیپال کے اور بعد معلوم ہونے حال خلاصہ مقال کے
ہمین اطلاع کرو کہ اوسے کیا منظور ہے دل مین اوسکی اعتقاد ہے یا نہ ہے اگر دعوت اسلام اوسنے قبول کی

گویا اطاعت خدا و رسول کی اگر اسبات مین اوسکو انحراف ہی تو بیشبک فوج اسلام اوس آمادہ مصاف
ہی تو پھر انشاء اللہ تعالی خود بسے لشکر اسلام کے ہمراہ قنوج پر چڑہائی سے اکیدم کے دم مین بخوبی
صفائی سے ہے پھر راجی جیپال بدخصال کا نہ تخت ہوگا نہ تاج ہوگا ساری سلطنت اور ملک ایک آن مین تاراج
ہوگا سلطان محمود نے یہ نامہ سالار ساہو پہلوان کو لکہا اور اپنی ہمشیرہ یعنی ستر معلی زوجہ سالار ساہو کو
بھی اونکے پاس اجمیر مین اسنی نامہ کے ساتھہ بہیجدیا جسوقت ستر معلی مع اسباب خلعت وغیرہ اجمیر مین
پہونچین سبہونکو کمال درجہ فرحتین حاصل ہوئین خصوصاً حضرت سالار ساہو پہلوان والا دودمان کا تہا
دل شاد ہوا شہر ایک طرحکا آرام ہوا گہر آباد ہوا شب کو بی بی سے ہم بستر ہوئے دل کی آرزو نکلی اور امید
بر آئی ہوئے قطعہ ساقی پلادے جام شراب طہور کا اب وقت آن پہونچا ہی عیش سرور کا مسعود نام
ہین پروردگار کے آئے شکم مین مادر عالی وقار کے خدا کی قدرت ہی ادہی رات نوین تاریخ ماہ
... سنہ ہجری مین حضرت سید سالار مسعود بندہ خاص رب المعبود اپنی باپ کے پیٹ سے مان کے
پیٹ مین تشریف لائے آپس مین واقف کارون نے ایک نے دوسرے کو خوشخبری کی مژدہ سنائے لبریز
ہوئی خوشی اور عیش سے کامل ہوئے اور بلکہ دسوین مہینے پر بہی کچھ دن گذرے شعبان کی اکیسوین
سنہ ... ہجری مین ایکشنبہ کے دن صبح صادق کے وقت اول ساعت آفتاب کے سعد اکبر ہے
سید سالار مسعود بندہ خاص معبود سعید ازلی مثل آفتاب جلی کے پیدا ہوئے اونکی ذات پاک سے
نور قدرت خدا کے ہویدا ہوئے حسن یوسفی اور نمک ابراہیمی اور نور محمدی اونکی جبین نورانی سے
تہا کہ اس شکل و صورت کا کوئی لڑکا اس زمانہ تک نہ دیکہا سنا قطعہ پیدا ہوا جہان مین وہ شاہ دین پناہ
تمام ہند مین پہیلائی روشنی کیا کہنا اوسکی حسن خداداد کا عجب ظلمت مین جسنے نور کی دکہلائی روشنی
تمام شہر مین ہر طرف شادیانے خوشی کے بجتے تہے رنڈیان شہر آرائش کے واسطے اپنا اپنی
... سجتے تہے اجمیر کی ہر ایک گلی کوچہ مین نوبت و نشان عیش و عشرت کا سامان تہین
... ہر ایک جلسے کے محفل کا نرالا ڈہنگ تہا کہ دن تک تمام شہر مین گہر گہر یہی خوشی کا سامان تہا
... مسکینونکی ضیافتین امیرونکو سرپاؤ کا دہیان ہر آن تہا اور لشکر تمام پیکر مین جتنے
اور جوان سپاہی تہے سب و دست جان نثار یار لوگ پروانہ شمع شبستان تہے جسکو پاس مال نقد و جنس
... فقیر ونکو واسطے صدقہ حضرت سالار مسعود تہا سبہون نے اپنا اپنا مال ... فقیرون کو
دیا ایک نے ایکسے بڑھ کر حسنات کیا جتنے مسافر فقیر غریب الوطن اوس شہر مین ... میں ... کی انجال
... سب نعمت و دولت سے مالا مال تہے چند دنون تک کیا اہل دنیا کیا صاحب دین کیا بہلا کیا ... مین
... محفل جشن شادی کی فرحت ... بطور خود آراستہ رکہے خوشی تمام و کمال ہر ایک اعلی اور ادنی
... کی خوشی ہوئی اسواسطے سبکو حاصل خوشی ہر ایک سمت شادی کی نوبت بجی ... گانے کی تہی ...

کہین کہانے پینے کا تھا اہتمام ٭ کہین جنگ بجتا کہین ستار ٭ کہین گل کھلاتے تھے اپنے ہزار ٭ کہین
جلسے یارونکی باہم جدا ٭ کہین جیبنونکا تھا جمگھٹا ٭ مبارک سلامت کا ہرسمت شور ٭ غرض وانکے تھے
کچھ اور اور ٭ صاحب تواریخ محمودی نے اس حال کو اپنے طور پر مفصل لکھا ہے اس کتاب مین بسبب اختصار
خلاصہ بطور خود بیان کیا ہے بعد اسکے نجومیون رمالونکو سالار ساہو پہلوان والا دودمان نے بلا
اور آپ نے ان لوگونسے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اپنی اپنی طور پر زائچہ کھینچو فرزند جگر بند سالار مسعود کے طالع
سبھون نے بموجب فرمانے اپنی اپنی کتابین کہولین کچھ انگلیونپر شمار کیا جنم کنڈلی کو دیکھا گرہ مین ملا
بغور سب حال دیکھ بھال کر بیان کیا جسکی سمجھ مین آیا اوسکا اعلان کیا اور کہا کہ مبارک ہو خدا نے
ارجمند مسعود دیا ہے معبود حقیقی نے اسکے زور شمشیر طریق کفر کو مسدود کیا ہے پیش اول ساعت آفتاب بر
سعد اکبر اطہر من الشمس یہ ساعت ہے قطبیت جلوہ گر ہے داری ہم عنان ہمراہ ولایت ہے مہینہ مبارک دن
نیک گھڑی مین ولادت پائی ہے پیشانی سے ظاہر ہے کہ زیر قدم ہندوستان کی پادشاہی ہے فضل
ایزدی سے یہ لڑکا نہایت غیور ہوگا فتح اور حکومت ہمرکاب دشمن بدخواہ دور ہوگا کسی سرکش کو
کی طاقت نہوگی کسی بیر کو مقابلہ کی جرات نہوگی میدان مین کوئی سامنے ٹھہر نسکیگا تھیا دیکر بھاگے
جو حوصلہ سپہگری کا کرے گا لیکن بعد بلوغ کے پادشاہ محمود کا وزیر بغض و عناد کریگا مگر مردود وملعون ہو
فساد کریگا آخر کو وہ بھی منہ کی کھائے گا اپنے کیے پر پچتائیگا بعد اسکے جتنے ملک قبضہ وتصرف مین
آئینگے وہ سب عنایت الہی سے زیر حکومت ہو جائینگے اور وہ [illegible] کے مقدمہ مین نہایت ثابت قدم
اہل اسلام جتنے ہین سبکے سب باہم ہونگے جب نجومیون نے یہ سب باتین بیان کین تو جتنے منجمین کل اعلا
سالار ساہو پہلوان والا دودمان یہ باتین سنکے نہایت خورم وشاد ہوئے نجومیون وغیرہ کو
فیض آثار سے زر وجواہر نقد وجنس خلعت وغیرہ امداد ہاتھی گھوڑے جو بیسیون زیر نگاہ
جو طلبے ہزارون بانٹ دیے خاص وعام کو ٭ پھر اس ساری کیفیت گذشتہ کا حال فرزند
سالار ساہو پہلوان والا دودمان نے مع چند تحفہ جات شہر اجمیر کے بطور نذر بعد ایک دنکے
بقاصدان ہوا خواہ عرضداشت کے ہمراہ سلطان محمود غازی شہنشاہ ترک وتازیکی خدمت فیضدرجہ
روانہ کی قاصدون نے باامانت لیجاکر عرضداشت اور تحفہ جات اونکو دیے سلطان والاشان کو
کی پیدائش کی خبر فرحت اثر سنکر نہایت خوشی حاصل ہوئی محبت سالار مسعود غازی کی بدل ہوئی
والاشان نے خلعت شاہانہ سالار ساہو پہلوان والا دودمان اور ستر معلی زوجہ حضور والا کے
بھیجا اور سالار مسعود کیواسطے طرح بطرح کا لباس رنگارنگ خاصہ عطا فرمایا غرضیکہ یہ سب
کے اسباب آئے خدام سے سب تحفے کشتیون مین لگاکر روبرو لائے اور ایک فرمان
محمود نے اپنے ہاتھ سے سالار ساہو کو اس مضمون کا لکھا کہ صاحبزادہ [illegible] پیدا ہوئے

ہمارا دل نہایت خوش ہوا + بس اب اس یگانگی اور محبت کا یہ نتیجا ہے جو کچھ بھی اس نامہ مین تمکو لکھا ہے
یعنی ریاست ملک اجمیر ہندوستان کی تمکو مع فرزندان مبارک ہو + کماحقہ تمہین اختیار ہی جو چاہو سو کرو لیکن
اسکے جو مقدمہ رای جیپال والی قنوج بدخصال کے لکھنا مد لکھا تھا + اسطرح پر حرف مطلب زبان قلم پر آیا تھا
کہ اگر اطاعت اسلام کی رای جیپال + پہونچتے ہی نامہ کی فی الحال + قبول کرے تو بہتر ہے اب یہ حال خلاصۂ
مقال دریافت کرکے ہمکو لکھ بھیجے کہ وہ آمادہ رہتی ہی یا منظور شر ہے + تو مین بھی خود ایکبار سیر
ہندوستان کی کرون + اور اپنے بھانجے سالار مسعود کو بھی دیکھون + شعر جی چاہتا ہی سیر کو ہندوستان کی
اور شکل دیکھنے کو بھی روح روانکی + خواجہ حسن میمندی کو عناد ذاتی پہلوان والا دودمان سی پہلی ہی سے
تھا + سلطان والاشان کی اسقدر توجہات اوپر دیکھکر بہت جلا + لیکن اوسکے کئے کچھ نہو سکا + جو خدا
کو منظور تھا سو ہوا + الغرض سالار ساہو پہلوان والا دودمان سے نے ہرچند رای جیپال بدخصال کو بہت راہ پر لا
کے سمجھایا + لیکن وہ اپنی کجی سے کسیطرح راستی پر نہ آیا + بلکہ اس مقدمہ مین آپنے کوشش نہایت کی
اوسنے پذیرا انکو ئی نصیحت کی + بلکہ جو مردود نواح اجمیر سے شکست کھا کر آئے تھی + رای مذکور کی
پناہ مین آرام سے پاؤن پھیلائے تھے + اون بیوقوفون کو اوس دشمن عقل نے اسقدر سمجھایا + کہ سلطان
محمود کی تخت تاراج کرنے پر آمادہ کرکے بھکایا + یعنی اون بگوڑ ونکے کہا کہ ہمسے کیا لڑائی یہ اہل دین
لینگے + بلکہ ہم تختگاہ محمود غزنین تک چھین لینگے + جب اسطرحکا جواب رای جیپال بدخصال سے نے سالار
ساہو پہلوان والا دودمان کو لکھا + آپکو اوسکی کوتاہ اندیشی پر نہایت غصہ آیا + بیان واقعی رای
جیپال بدخصال کا سلطان والاشان کی حضور مین لکھ بھیجا + اس خبر وحشت اثر کے سنتے ہی بہت تاؤ
پیچ کھایا + الحاصل بعد تھوڑے دنون کی سلطان والاشان سے نے لشکر آراستہ کرکے خود ہندوستان کی
طرف قدم رنجہ فرمایا + احوال تشریف آوری کا سنکر سالار ساہو پہلوان والا دودمان اور عالی خاندان
یعنی مظفر خان سے نے اپنا لشکر آراستہ کرکے استقبال کو شہر کے آگے بڑھایا + جسوقت سامنا ہوا اہل فوج نے
سلامی دی + پھر ڈیرہ کی راہ لی + سلطان والاشان کو مکان پر لائے + سالار مسعود کی جمال بیتال کو دیکھا کے
شعر دیکھا جو بھانجے کو تو دل شاد ہو گیا + اللہ کا کرم اونہین سب یاد ہو گیا + بعد اسکی سب بیٹیون
اور سرداروں نی جواہر ایک طرحکے نقد وجنس تحفہ تحائف نذر مین پیشکش کیا + سلطان محمود نے
[illegible] سالار مسعود کو دیا جبتک سلطان والاشان نے اجمیر مین قیام رکھا + ایک ساعت بھی
سالار مسعود کو اپنی آنکھون سے اوجھل نکیا + بعد اسکے باجاہ وجلال + بقہر وغلبہ فی الحال + تمام لشکر
[illegible] ہمراہ لیکر قنوج کیطرف کوچ فرمایا + راہ خدا مین لڑنے کو قدم آگے بڑھایا + بیس ہزار جوان
شہر و بلاد کے + ماوراء النہر سے بنیت جہاد کی + منتظر سلطان والاشان کے بیٹھے تھے + یہ خبر فرحت
سنتے ہی بجانب قنوج روانہ ہوئے + پھر مظفر خان اور سالار ساہو پہلوان والا دودمان کو مقدمۃ الجیش

کر کے قنوج کیطرف سلطان والاشان نے روانہ کیا + اونکو لشکر کا فتح نشان لیکر پہلے سے بہیجدیا + پہلے
متہرا ہند مین آئے + وہان دینکے ڈنکے بجائے + کہ وہ بہی بڑا کفرستان تہا + معبد معتبر اہل ہندوستان
تہا + وہان کے تمام بتخانون کو کہودا + اور تمام بتونکو توڑا + گرد و نواح مین چارونطرف جو زمیندار
تہے + اونکے سوا اور جو کفار بالدار تہے + کثرت کا دعوا کرتے تہے + خودبیکا دم بہرتے تہے + سبہونکو زد
و کوب کی خوب لوٹا + تمام ملک تخت و تاراج کیا ملحدونکا سر ٹوٹا + فتوحی گہسا لشکر دین متہرا مین جب
یہ کفار بولے کہ ہای غضب ہوا دہرم ہمارا بالکل بگاڑا ہوا + گوبر یا و ٹہاکر دوارا ہوا + اور تواریخون مین
لکہا ہے کہ جب سلطان محمود بندہ خاص معبود مع لشکر گرد و نواح متہرا مین پہونچے + قصہ مختصر شہر کے اندر در
وہ ہندوون کے بڑی تجاپیکا مقام ہے + وہان کا ادنی پجاری مثل لچہمن و رام ہے + ظاہر اسرار اذن بتخانہ
متہرا شہر متہرا ہوا + مجمل اسکا ذکر کیا گیا + وہان عجیب غریب عمارتین دیکہین + کہ کانون سے ابتک نہین سنین
اور اسکے سوا + اوس شہر مین ہزارہا + مکان عالی شان + سنگین عمارت + قابل مشاہدت + بعضے مکانکی
کی بنا سراپا سنگ خام سے + اور بعضون کی بنیاد سراپا سنگ مرمر اور سنگ سرخ الہ فام سے + اور اوس
شہر مین اتنے بتخانے تہی کہ گنتی مین نہ آسکتے تہے + سلطان والاشان نے غزنی کے رئیسونکو نامہ لکہا
اس عجائبات کو دیکہکر حال سے مطلع کیا + کہ غزنی مین لوگونسے پوچہو + اور اس بات کا اشتہار دو
کہ مثل متہرا کی عمارت کو جو کوئی معمار او استاد دو ایک سال کی مدت مین بنائیگا + بعد تیاری کے
اجرت سے الگ سو ہزار دینار سرخ انعام پائیگا + اور متہرا کے بتخانون مین جو بت رکہے دیکہے + نہایت
بیش قیمت گران مایہ تہے + اونمین خصوصًا پانچ بت سونیکے نہایت مکلف آبدار + وزن مین کمی
کئی من جواہر نگار + اور ایک بت کی بجائے دونون آنکہون کو دو یاقوت سرخ رکہے تہے + وہ ایسے چمکتے
تہے + جیسے آسمان کی تارے + اگر کوئی شخص کسی بادشاہ کے روبرو لیجائے + پچاس ہزار دینار
کیا کم ہاتہ آئے + اور دوسرے بت کی آنکہہ کا ایک یاقوت آبدار + سرخ مثل لالہ زار + دیکہکر غنی و
خریدار اسے مائل ہون + جسکی قیمت چار سی مثقال سونیکے حاصل ہون + اور تیسری بت کی آنکہہ
کی کیفیت تہی + کہ اس سے سو حصہ بڑہکر اوسکی قیمت تہی + سلطان والاشان نے بہت مال و اسباب
لیکر حکم دیا کہ باقی ماندہ بتخانون مین آگ لگادو + اور بجانب قنوج جلد پہنچنے کو کوچ کر کے قصد کیا جبکہ
متہرا کا کل انہدام ہوا پہلے سوی قنوج شاہ بہرام ہوا الحاصل لشکر کثیر با توقیر کو پیچہے چہوڑا + اور تہوڑے
سے جوانونکو اپنے ساتہ لیا + اسواسطے کہ جسمین والی قنوج + سپاہ ظفر موج کو دیکہکر بہاگے + اپنی
دار السلطنت چہوڑ تمام زیر پرسے + کیونکہ وہ ہندوستان کا بڑا رئیس سردار تہا + دوسرا
اوس سے برسر ہونا دشوار تہا + جب شکست فاش کہا جائیگا + تو اور دوسرا امر ودہ مقابلہ مین آئیگا
آخر کار فتح سلطان والاشان کا قنوج کے متصل پہونچا + راجہ جیپال بدخصال بہاگ نہ سکا

لڑنا تو کیسا وہ ترکان بہادر کی صورت دیکہتے ہی میدان سے بہاگا + آخر کو جاکر ایک گوشہ مین چہپا +
سلطان والاشان کے لشکر والون نے اطراف قنوج مین جدہر کو قدم بڑہایا + ہر ایک گاؤن
اور قصبہ سے مال غنیمت پایا + سولہوین تاریخ شعبان کے سنہ ۴۰۹ ہجری مین بادشاہ محمود بندہ ناصر
مسعود و سعود فوج ظفر موج کے خاص شہر قنوج مین داخل ہوئے + ملازمین جیپال تو پہلے ہی پہلے سے
بہاگ کہڑے ہوئے تہے انکی بندوبست کامل ہوئی + تمام لشکر نے کمرین کہولین + سپاہیون
نیزہ گاڑے پالین لگائین + گہوڑونکو ٹہلانے لگے + دلونکو بہلانے لگے + ادہر ادہر تمام شہر
اور دریا کے ہر طرف سیر کی + وہان ہر ایک چیز عجائبات سے دیکہی + از انجملہ لب دریا سات قلعے بہت
اونچے دیکہے + سب کے سب بلندی مین آسمان سے باتین کرتے نظر پڑے + بہت پختہ سنگین عمارت
تہی + عجیب انکی شان و شوکت تہی + شہر مین ہزار بتخانہ ایسے + کہ جنکے مثل تیار مین نہ دیکہے نہ سنے +
اونہین بتخانونکی تاریخ جو لکہی ہوئی دیکہی + تیس ہزار برس کی اونکی بنا پائی + ترکان بہادر قلعونکی سیر
کرنے لگے + سب کے سب قفل توڑ توڑ کر قدم دہرنے لگے + کہتے ہین کہ ایک ہی دن مین سلطان والاشان
کے لشکر فتح پیکر نے باقبال و کوشش جوانمردی ساتون قلعے فتح کر لیے + گوہر مراد سے سبہون نے
اپنی اپنی دامن بہر لیے + شعر اقبال یہ کیہ شہ عالی جناب کا + جس ملک مین قدم رکہا وہ فتح ہو گیا +
الحاصل راجہ جیپال بدخصال لشکر فتح پیکر سے بہاگ کر گوشہ نشین ہوا تہا + ایک قلعے کے تہخانے مین
تہ نشین ہوا تہا + کچہ اسکی فوج کے جوان بہی ہمراہ تہے + لیکن سب کے سب تباہ تہے + لشکر اسلام
جب اوس قلعے کے اندر گہسا + اچانک جیپال کے ہمراہیون نے اپنا حربہ کیا + اس معرکے مین اکثر
لوگ کام آئے + جیپال کو قید کرکے سلطان والاشان کے روبرو لائے + بادشاہ عالیجاہ نے
جیپال بدخصال کو جلا وطنی کا حکم دیا + فوج مجاہدین اور ترکان بہادر نے کل مال و زر لوٹ کر بحکم حضور
آپسمین بانٹ لیا + کچہ خزانہ شاہی مین داخل کیا + گہوڑے ہاتہی وغیرہ جمیع سامان سلطنت مہیا تہا +
جسطرح کے اسباب کو دیکہا نہ انتہا تہا + لعل و یاقوت جواہرات اسکے سوا اور بہت سی قسم نقدیات
اگر یہ چیزین بیچے تو اوس وقت مین کوئی بہی نہ خریدے + اسقدر کثرت آپا دہائی پڑی تہی بلکہ کوئی
مفت بہی لے + پہر سلطان والاشان نے ہندوستان سے جاکر غزنین مین جامع مسجد کی بنا ڈالی
واہ سبحان اللہ کیا نیک بات دل سے نکالی + اور اوس مسجد کے قریب ایک مدرسہ بہت بڑا تعمیر کیا
کتابین عربی فارسی کی خرید کر ہر ایک بندگان خدا کے واسطے علم دین کا رواج دیا + تواریخ روضۃ الصفا
مین لکہا ہے + ہمنے بہی اوس سے نقل کیا ہی + کہ جب سلطان محمود غازی + شاہ ترک تازی نے اس +
مہم سے فراغت پائی + کما حقہ فتح بامراد ہاتہ آئی + راجہ جیپال کو جلا وطن کیا + اوسکا سب خزانہ
اقالیم حلین کیا + اپنے ہمراہیون مین سے کسی شخص رئیس کو وہان کا حاکم کیا + قنوج مین حکم رانی کا پرچا

لکھہ دیا + چند ترکان بہادر اور بلازم سپاہ اونکی ہمراہ رہی + ہزار جان سے اپنی سرکار کی خیر خواہ رہی +
شعر شہر لینگے دیکہیے قنوج تک غزنی سے + بفضل خدا سپین کا ڈنکا بجا دیا + گرمیون کا موسم سر پر آ پہونچا
چند دنون وہین قنوج مین قیام کیا + کہ جسمین لشکر فتح پیکر بسبب لوہ اور گرمی کے محنت سفر سے
باز رہی آرام لی + ابہی تہکاوٹ ہی چند دنون سستا کر خدا کا نام لے ہم جاڑے کا جب آئیگا + تو پہر دیکہا
جائیگا + ارباب تواریخ نے لکہا ہے + بہونکا ہی مقولا ہے + کہ قنوج تک کبہی مین کوئی بادشاہ بجز
سلطان محمود + بندۂ خاص رب المعبود + کے نہ آیا تہا + کسیکی یہ جرأت نہ پڑی تہی کسی نے یہ حوصلہ
نہ پایا تہا + مگر انکے پہلے گشتاسپ شاہ + والی ایران کجکلاہ + وہ بہی اس اقلیم مین ہو گیا ہے + اونے بہی
کچہہ ہندوستان کا ملک دیکہا ہے + چنانچہ حکایت کنیزی ہفند یار مین اسکا ذکر مذکور ہے +
مختصر قصدا و ر بہی تواریخون مین مسطور ہے + اور سکندرنامہ کی بہی عبارت سے معلوم ہوتا ہے + شارحین
سے خلاصہ مفہوم ہوتا ہے + کہ سلطان سکندر رومی ذوالقرنین بہی قنوج تک آئے تہے + رای کید والی
قنوج کی بیٹی کو چلتے وقت نکاح مین لائے تہے + لیکن ہماری پیغمبر جناب رسالت مآب احمد مجتبی محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم شافع امم کی امت مین پہلے سلطان والاشان محمود غازی + شاہ ترک
و تازی کے + دوسرا بادشاہ ذیجاہ کسی ولایت کا ہند مین قنوج تک نہین آیا + کسی نے یہ مرتبۂ شان
و شوکت جاہ و جلال بجد اقبال نہین پایا + غزنین سے قنوج تک تین مہینے کی راہ ہی + سبحان اللہ
کیا حوصلہ سلطان محمود عالیجاہ ہی + کہ اتنی بڑی مسافت بعید کو طی کر کے آئے + اور قنوج متہرا
بندرابن مین دین کی ڈنکے بجائی + صاحب تواریخ محمودی لکہتے ہین کہ جب سلطان والاشان نے مہم
ہندوستان قنوج سے فراغت پائی + وطن کی محبت یاد آئی + گرمیونکے دن خیر سے گذرے +
رُت بدلنے لگی + اساڑہ کا چہینٹا پڑا رُت بدلنے لگی + آخر ہنگام بہار و ستوار لیل و نہار مین با فوج
ظفر موج ہندوستان سے کوچ کیا + سلطان والاشان نے خیر سلا سے غزنین کا رستہ لیا شعر پائی بہی
فتح جوان پیل تن چلے + صد شکر بامراد وہ اپنی وطن چلے + قنوج سے غزنین کی طرف چلے + سب کے
سب جوان ترکان بہادر ہمراہ ہوگئے + راستے مین سلطان والاشان نے سالار ساہو پہلوان والا
دودمان سے کہا + کہ اے بہائی یہ ملک ہندوستان جو فتح ہوا + مین نے بخوشی تمام تمکو دیا یہ تمہارا
ہے بالیسین کچہہ نہین اجارا ہے + بدل و جان یہ ریاست تمہاری حوالہ کی + یہ کہکر ایک کاغذ
پر مہر خاص کر دی + الحاصل خلعت خاص اور پندرہ گہوڑے عراقی اور نقد جنس بہت کچہہ دیا + لاہور کے
قریب ہی سالار ساہو پہلوان والا دودمان کو رخصت کیا + سلطان والاشان کو سالار مسعود کے
نہایت محبت تہی + اونہین کی خاطر سے اسقدر اونکے ساتہہ مروت تہی + اور مظفر خان کو بہی پہلوان
والا دودمان کے ساتہہ رخصت کیا + اونکو بہی انعام و اکرام بہت کچہہ دیا + پہلوان والا دودمان نے

اجمیر مین آکر امیرون اور سردارون کو رعایا پروری اور مظلومونکی غوررسی کیواسطے ملک قدیم اور جدید مین مقرر
کیا + جس امیر کو جہان مناسب جانا اپنی رای سے بہیجدیا + اور سلطان والاشان سے رای جیپال کا خدمت
کیوقت قصور معاف کرلیا تہا + کچہ سالیناحق خدمت مقرر کرادیا تہا + کہ رعایا اسکی موافق تہی بشہر مین بسے
اور قنوج اسکی سبب سی آباد رہے + اور خود سالار ساہو پہلوان والا دودمان اجمیر مین با حشمت و شوکت
حکمرانی باعیش و کامرانی مشغول ہو + سلطان محمود بندہ رب المعبود کیطرف سے نیابتًا ہند کی سلطنت مین
باشان و شوکت مشغول رہے + شعر سلطان سی خیرخواہی جو کی پہلوان نے + انعام ملک ہند دیا عالی
شان نے + لیکن فرزند جگر بند سالار مسعود بندۂ خاص رب المعبود کے ولسی عاشق زار جان نثار رہے
ہر لحظہ اوس شمع صفت پر تصدق پروانہ وار تہے + جب عمر شریف اوس روح روان لطیف کی + چار برس
اور چار مہینے اور چار دنکی ہوئی + خداوند کریم نے یہ گہڑی دکہلائی + نوبت بسم اللہ پڑہانیکی آئی + سید
ابراہیم ایک بزرگ برگزیدہ تہے + پاک باطن خدا رسیدہ تہی + اونکی پاس بٹہلا دیا اونہون نی بسم اللہ شروع
کرادیا + سالار ساہو پہلوان والا دودمان نے کئی ہزار روپیہ چار گہوڑے عراقی + اسکے سوا اور باقی
خلعت فاخرہ اون بزرگ خدا رسیدہ کی پیشکش کئے + بسم اللہ الرحمن الرحیم کی شروع کرانی مین نذر
دیے + اور شہر کا کہانا اور انعام اور اکرام جو زمان ولادت مین لوگون کو دیا تہا + ابکی بار اوس سے
زیادہ تر سامان کیا تہا + سبحان اللہ والحمد للہ علم ظاہری تو خداوند قدیر نے حضرت سالار مسعود کو دیا تہا +
لیکن علم باطنی مین بہی اپنی عہد مین بے مثل کیا تہا + جب سن شریف نو برس کو پونہچا + کثرت سی علم صوفیہ بہی
اونپر کہل گیا + اور دس برس کی عمر سے ایسی عبادت حق مین مشغول ہوئے + خاص پیرو جناب رسول مقبول ہوئے +
اکثر اوقات شغل باطنی مین جب گذرانے لگی + کسی دن ایک گہڑی کو بہی باہر نکلتے تہے تو زاہد لوگ پہچاننے
لگے + اکثر فقیرون خدا رسیدونکو آپ پر حسرت تہی + اسبات کی ہر ایک کی دل مین ندامت تہی + ہمیشہ
راتون کو یاد الٰہی مین شب بیداری تہی + دنکو بعد ادای نماز چاشت کی فقرای کامل علمای عالم سے صحبت و
یاری تہی + ہر روز اپنی لوگون کے ساتہ کہانا کہاکر دوپہر کو قیلولہ فرماتے تہے + بعد نماز ظہر کے دیوانخانہ
خاص مین تشریف لاتے تہے + وہان امیرون رئیسونکی لڑکے جو ہم سن تہے فیض پاتے تہے + آپ اونہین
تعلیم علوم سجد و کد فرماتے تہے + کبہی برای شکار سوار ہوکر صحرا نوردی ہوتی تہی + اور کبہی تیراندازی
اور نیزہ بازی کے شوق مین کوچہ گردی ہوتی تہی + الحاصل سب طرح جہاد اکبر اور جہاد اصغر مین آراستہ
اور پیراستہ بدل ہوئے + ہر ایک طرح کا کمال کما حقہ حاصل ہوئے + شعر کامل خدا نے کر دیا ہر فن مین آپکو + ہم مثل
آپکا نہ زمانہ مین کوئی تہا + جس قسم کا جس مجلس مین ذکر آیا + خواہ سلوک شکل شمائل خواہ درویشی خواہ علم مسائل خواہ
نکتہ دانی آشکار + خواہ تقریر جو سردار + خواہ معاملہ سلطنت بادشاہان + خواہ طریقہ امرا و درویشان + خواہ
فن سپہ گری و جنگ آوری + خواہ ملک گیری و رعایا پروری + خواہ طرز احسان با فقرا و مساکین + خواہ

امور دنیا و اہل دین + غرض سب فن مین کامل پایا + چند نکات صفات اوس عالی درجات کی تحریر کرکے معرض
بیان مین آتے ہین + اہل معاملہ کو نیرنگی وقت دکھلاتے ہین + کہ سن سننے والونکو نہایت حیرانی ہو
اہل باطل کو پریشانی ہو + یعنی حضرت سید سالار مسعود و بندۂ خاص معبود اپنی بلند ہمتی سے وہ تکالیف
خدا مین اپنی جان پر سہتے تھے + کہ اوس زمانہ مین لوگ اونکو حاتم ثانی کہتے تھے + جو شخص آپکی خدمت
بابرکت مین آتا تھا + خواہ امیر خواہ فقیر بہرہ ور ہوکر خالی نجاتا تھا + یہ ممکن ہی نتھا کہ آپ اوسکو کچہ نہ دین + خواہ
مال و زر خواہ شمشیر و سپر کیونکہ بزرگ لوگ آپ کی حق مین کہین **بیت** ہر کہ صاحب ہمت آمد سرورشد
ہمچو خورشید از بلندی فرو شد + سالار مسعود + بندۂ خاص معبود + رات دن ذکر الٰہی مین مشغول + +
غرائض نفسانی سے معزول + ہر وقت کثرت عبادت کا شوق + محبت خدا کا ذوق تہا ہمیشہ سے پاک +
ریا و صمع سے بیباک + اور یہ کہ ہمیشہ باوضو رہتے تھے + تکلیف دین جان پر سہتے تھے + اکثر غسل کر
کرکے نماز ادا فرماتے تھے + اسقدر نفس پر جفا فرماتے تھے + اور آپکی نشست ہر جا ساکت کی جگہ
بہت طاہر و پاک رہتے تھے + صحبت آپکی بالتوفیق غمناک رہتے تھے + اور ہمیشہ پوشاک بہت نفیس
عمدہ مکلف زیب بدن فرماتے تھے + عطر و خوشبو اور پان کہانیکا نہایت شوق تہا یعنی دونون کا
لطف اوٹھاتے تھے + اور چند ہزار جوان ہمسن فرشتہ صورت شائستہ روزگار + بہادر جرار و
جان نثار ہر وقت ہمرکاب تہی + عنایت الٰہی سے زمانے بہر سے چہنے ہوئے انتخاب تہی + سبہونکا بالکل
آپہی کا سا رنگ ڈہنگ تھا + اجنبی آدمی جو دیکہتا تہا وہ دنگ تہا + کہ سالار مسعود یا خدا کون ہے
اور احباب باصفا کون ہی + جسکو دیکہو نیک سلوک افعال پسندیدہ تہی + سچ تو یہ ہے کہ صحبت والی بہی سب
خدا رسیدہ تھے + جو کوئی ایکبار دیکہ لے + عمر بہر یاد کرے + مگر جنکے قلب سیاہ ہین + وہ دین دنیا مین
تباہ ہین + اونکی دل پر آپکی محبت کیا اثر کرے + جسکو آپ کی ولایت پر عقیدہ نہین تو ایمان اوسکے
دل مین کیا گہر کرے + ابدالمد مقصودین + رضوان اللہ علیہم اجمعین + سکے جمال محمدی انہین کی
پیشانی نورانی سے ٹپکتا تہا + جو اہل صفا دیکہتا وہ آپ کا شیدا تہا + شمع جمال خستہ مشرکون کو ہزار
اہیت کی + کجی سے رہتی کو نہ اونکی قبول طبیعت کی + **رباعی** آنکس کہ جمال مصطفیٰ را بینید + شناسند
کہ عالم صفا را بینید + اینست کمال بندہ کہ از راہ یقین + در ہر چہ نظر کنند خدا را بینید **داستان**
**دوسری داستان ہی + سننے کے قابل بیان ہی + حضرت**
**سالار ساہو پہلوان + والد دربان اور جناب + فیضماب سید**
**سالار مسعود + بندۂ خاص خداوند معبود + کی غزنین جانیکا حال ہے**
**اور سین ہندی کے عناد کا موصوفین سے بسبب سومنات**
**بتکی** خلاصہ مقال ہی **مثنوی** وہی جام بہر دے مجہے ساقیا + کہ اوسکے سرور دل مین اسکا مزا ہو تہ نین

غم سب تو یہان کوئی جام + کہ ہوتی ہی نے کیف جان اب تمام + نکر دیر اب تو خدا کے لیئے + نہ
مین آئیگا ہمکو نے می پیئے + یہی دل مین باقی ہی میرے ہوس + تو دو جام مجکو کہ مین کہ بس
القصہ جب پہلوان والادودمان نے اکثر ملک ہندوستان فتح کیا + اپنے قبضے تصرف مین کرکے
دین محمدی کا ڈنکا جا بجا بجادیا + کفار کیطرف سے اطمینان کلی حاصل ہوا + ہر طرف سے خراج کی تحایف آنے لگا
تمکانے دل ہوا + بعد دس برس کے وطن کی محبت نے جوش کیا + پہلوان والاشان نے غزنیکا ارادہ
کیا + مسافت بعید طی کرکے پہر وطن مین تشریف لائے + غزنین قریب پہونچے جلسے سب ملنے کو آئے +
سلطان محمود مقرب بارگاہ ودود + اون دنون مین بجانب ملک خراسان لڑائی پر تشریف لیگئے تہے +
حکمرانی کا اختیار کارگذاران نیک اطوار کو دیگئے تہے + کاہلیر کی پہاڑی لوگون نے متفق ہوکر سلطان
والاشان کو نامہ لکھا + والی کاہلیر کی برگشتگی سے مطلع کیا + کہ اس ملک کو ہی جلد آکر سنبھالیئے + ملک
بھو والی کاہلیر نے سلوک بڑا لیا ہے اسکو زیر وزبر کیجیے + اون لوگون نے ساری حقیقت حال لکھ
بھیجی + جب اس مضمون کی عرضداشت خدمت سلطان والاشان مین پہنچی + اونہون نے فورا ایک
فرمان + بنام سالار ساہو پہلوان + صادر فرمایا + والی کاہلیر کی فتنہ پردازیکا حال زبان قلم پر آیا + جبتک
پہلوان + والادودمان + اجمیر ہی مین قیام پذیر تہے + خلق اللہ کے دستگیر تہے + غزنین کی طرف
جانیکا قصد تہا + جب یہ نامہ سلطان والاشان پونہچا + کہ برادر بجان برابر سالار ساہو پہلوان + والا
دودمان + تمہین لکھا جاتا ہی کہ نصف فوج + دریای سرجو + اجمیر کی محافظت کیواسطے چھوڑو + اور
نصف لشکر فتح پیکر لیکر واسطے لڑائی کے متوجہ بسمت کاہلیر ہو + تاکہ جوانان دلیر + کفار روباہ
خصائل کو مثل شیر + ایسی گوشمالی دین + کہ یہ مردود دوبارہ پہر سر نہ اوٹہائین + اور لکھا ہمین ابہی اندنون
خراسان کی لڑائی پر ہون + نہین تو مین اوس مقام پر خود جاتا کیا کرون + سوا تمہارے اور کوئی
ایسا جوان مرد دلیر نہین جو یہ کام کرے + شجاعت و بہادری مین تمسے بڑہ کر نام کرے + جاننا چاہیے
کہ یہ ملک کاہلیر دامن کوہ کشمیر مین حایل تہا + جگہہ قلب قلعہ نہایت سخت و بلند اوسکا فتح ہونا بہت مشکل تہا +
رای گلچند نام زمیندار + اہل دول بدکردار + ناکام وہان کا رئیس تہا + تمام ملک اوسکے آبا و اجداد کا + کثرت
ملک و مال سے اسکو نہایت غرور تہا + گویا وقت کا فرعون مشہور تہا + جب سلطان والاشان کا لشکر
فتح پیکر قنوج فتح کرکے سنہ ۴۰۹ ہجری مین پہر کر چلا اور نواح کشمیر مین پونہچا تہا اوسی زمانہ مین بڑی کوشش
اور تجسس سے قلعہ رای گلچند کو بہی فتح کیا تہا + ملک محمود نام شخص سلطان والاشان کیطرف سے حاکم
ہوا + اور بہی منتظم کارگذار عالی وقار تہے نگر ظلم ہوا + اسیطرح لوگ شہر و دیہات مین جا بجا مقرر کیے
مستقل العمل اور حکم نامے لکھدیے + اور لکھا ہی کہ جسوقت پہلوان والادودمان کی فوج دریای سرجو کے
قلعہ پر دہاوا کیا + جب یہ خبر اس شر کے دشمن دین بد آئین رای گلچند ہلاک ہوا + اشقیا جو کہ بچ گیا نظرون پہ بیٹھا

اوسسے چہوڑا + دشمن سیس تو کیا منہ کو ہزارون سے نہ موڑا + چون تیر گریزان ہو کفار ہزارون + گوشہ
مین چہپ جاکے کماندار ہزارون + اور چنانچہ تواریخ روضۃ الصفا مین یہ حال ہے + یہان مرقوم
خلاصہ مقال ہے + اس مختصر کتاب مین خلاصہ لکہنے کی گنجایش نہتی + اسی باعث سے مجمل قصہ پر اکتفا کی +
القصہ پہلوان والا دودمان نے سلطان محمود بندہ خداوند معبود کے نامہ پڑہتے ہی اسیوقت میر سید
ابراہیم اور مظفر خان + اور کتنے ہی امرای خیرخواہ عالیجاہ والا شان جو سرحدون پر مقرر تہے سبہونکو بلا
بہیجا سید سالار مسعود کی خدمت فیضدرجت مین چہوڑا + اور آپ خود سالار ساہو پہلوان والا دودمان
متواتر دو منزل طی کرتے ہوے معہ فوج و سپاہ کاہلیر جا پہونچے + وہان کا رنگ جو دیکہا تو کفار
بدکردار بیشمار چارون طرف جمع تہے + کفار نے نواح کاہلیر کو خاک سیاہ کر ڈالا تہا + ملک محمود نام
وہان جو سلطان والا شان کیطرف سے حاکم ہوا تہا + کفار سے دباو کہا کر قلعہ بند ہو بیٹہا تہا + اوسکا حوصلہ
پست ہوا مقابلہ نکرسکا + لڑائی کی طاقت نرہی تہی + فوج کشی کی جرات نرہی تہی + جب سالار
ساہو پہلوان + والا مکرمت ذیشان + معرکہ مین پہونچے + کچہ لوگ تو انکی صورت دیکہتے ہی بہاگ گئے + جتنے
کفار جمے رہے اونسے خوب لڑائی ہوی + طرفین سے زور آزمائی ہوئی + خاطر خواہ ہتہیار چلے +
خوب باہم لڑے + سورچون پر اڑے + بس ایک گہڑی بہر لڑائی جمکے ہوئی تہی + اور پہلے تو تہم
تہم کے ہوئی تہی + غازیان ترکان بہادر نے اسقدر سورچون مین گہس گہس کے تلوارین ماریں کہ
ایکدم مین خون کی ندیان بہا دین + آخر کو کافرون کی فوج تاب نہ لاسکی + منہہ پہیر کے بہاگ کہڑی ہوئی + لشکر
اسلام غالب آیا + فوج کفار کا پیچہا کیا قدم کو بڑہایا + چالیس پینتالیس ۴۵ سردار + بڑے بڑے جرار + فوج
کفار کے گرفتار کیے + اور قریب ایکہزار نامرد جفاکار اودہر بہاگتے مین بہی تہ تیغ آبدار کیے + فتح
عظیم حاصل ہوئی + فضل خدا سے آسان مشکل ہوئی + شعر پائی جو فتح سب طرح امان ہوگئی + مشکل
خدا کی فضل سے آسان ہوگئی + پہلوان والا دودمان نے دوبارہ فتح نشان کہڑا کیا + ملک کاہلیر
مین فتح کا ڈنکا بجا دیا + اور ایک نصرت نامہ بطور مبارکباد کے لکہکر سلطان والا شان کے پاس
بہیجا + نامہ کے پڑہتے ہی کنول مثل غنچہ کے کہل گیا + ایک فرمان بنام سالار ساہو پہلوان والا دودمان
صادر کیا + اور لکہا کہ ای برادر بجان برابر ملک کاہلیر سوای جاگیر اور انعام کے مین نے تمکو دیا + وہان
چین سے اپنا گہر بناؤ + بود و باش وہین اختیار کرو + ریاست کی نیو جماؤ + جب سالار ساہو پہلوان والا
دودمان کو ملک کاہلیر ملا + اور اونہون نے بہی وہانکا رہنا بخوشی تمام اور بحکم سلطان عالیمقام اختیار کیا
تو بعد ہفتہ عشرہ کے سالار ساہو پہلوان والا دودمان نے حضرت سالار مسعود بندہ خاص رب المعبود کے
لینے کیواسطے اجمیر مین قاصدونکو بہیجا + اور خط مین یہ مضمون لکہا + کہ ای فرزند جگر بند جان پدر راحت
روح روان نور البصر + تم جلد معہ اپنی والدہ ماجدہ کے اپنے تئین میری پاس پہونچاؤ + اور جو امید با توقیر

ن جہان قائم مقام ہین اونکو بلا استقلال مقرر کرتے آؤ + جب قاصدان مرسلہ پہلوان آچکین
ہے + سالار مسعود دردانگی کا حال سنکر بہت خوش ہوئے + دوسرے روز مع اپنی والدہ شریفہ کے
و چند ہزار سوار ہمنشین جرار جو ستارہ اگرد و پیش اوس ماہ لازوال باکمال کے رہتے تہے +
سب ہونکو ہمراہ لیکر خوشی خوشی راستے مین شکار کہیلتے ہوئے چلے + جب قصبۂ بزوال کے متصل پہنچے
سیوکن اور سوکدو دونون جسن ہمیندیکے سالے وہانکے زمیندار تہے + خبر آمد آمد حضور والا کی سنکر واسطے
استقبال کے شہر کے باہر تک آئے + جب سامنا ہوا تو دست بستہ ہوکر یہ کلمہ بزبان حال پر لائے +
مثنوی غلام آپکے ہم ہین بندہ نواز + برائی خدا کیجیے سرفراز + ہم آنکہین بچہائینگے زیر قدم
اگر آپ ہمپر کرینگے کرم + مراد اپنی بہ گرچہ برآئیگی + زمانہ مین توقیر ہو جائیگی + کہ راہ بندہ نوازی کی
عنایت فرماکر غریب خانہ مین قدم رنجہ کیجیے + سب زمیندار ہمین اس ذرہ بمقدار کو خاک نعلین
سے عزت دیجیے + مجکو کونین کی حاصل دولت ہو جاوے + اگر اس ناچیز کے حال پر عنایت
ہو جاے + نفاق بد نہادی جسن ہمیندیکا سیوکن کی پیشانی پر جہلکتا تہا + جناب موصوف کو اپنے
کشف سے صاف ظاہر ہوگیا اوسکا کہنا نمانا + کیا ضرور تہا جو اوس کافر دغاباز کے گہر مین آپ
تشریف لیجاتے + اور ناحق کو تکلیف لیجاتے + عادت جدیہ کے موافق قصبہ کے باہر ڈیرہ کیا
بار احسان سیکا سر پہ لیا + پہر سیوکن نے عرض کیا کہ اگر یہ بات حضور منظور نہین فرماتے ہین
غریب خانے مین تشریف نہین لاتے ہین + تو فقط میری ضیافت قبول ہو کیونکہ مجکو بہی کسی
نوع کی سعادت حصول ہو + طعام نان جوین جو کچہہ میسر ہے خدمتگارونکی واسطے ہمین حاضر
کرون + کچہہ تو مشرف سرکار عالی وقار سے مین بہی ہون + حضرت سید سالار مسعود غازی نے فرمایا
کہ ہم سادات آل رسول ہون + فرزندان بتول ہون + تم ہندو ہو نفاق مذہبی میرے تمہارے
حایل ہے + تمہارے گہر کا کہانا کہانا مشکل ہے + شعر مطلب نہین ہی کچہہ ہمین لاف و گذاف سے
رہتے ہین دور دور ہم اہل خلاف سے + پہر سیوکن عرض کرنے لگا کہ آٹا چانول گہی نمک وغیرہ
سامان خام طعام ارشاد ہو تو یہ غلام اسکا انتظام کرے + کچہہ تو خدمت گذاری یہ ناکام کرے
الحاصل سیوکن کو باطن مین جو نفاق دلی تہا + آپنے اوسکا کہنا کسیطرح قبول نکیا + جب سیوکن
نے دیکہا کہ میرا فقرہ اسطرح کارگر نہین ہوتا تو دو سو من مٹہائی + کئی طرحکی رات بہر مین حلوائی
اوسمین زہر ہلاہل ملواکے صبح کو کوچ کیوقت لیکر حاضر ہوا + زہر آلودہ مٹہائی کو دیکہکر حضرت
سالار مسعود نے نور ولایت سے پہچان لیا + کہ اسمین زہر ہلاہل ملا ہے + اسکی کہانے مین سراسر
دغا ہے + گوکل نام ایک شخص ملازم تہا + وہ مٹہائی اوسکی سپرد کی + اور تاکیداً اوس سے یہ بات کہی
خبردار اس مٹہائی مین سے کوئی ذرہ برابر بہی نکہانے + جان شیرین مفت اپنی کہوائے

الحاصل سیوکن کو اپنی ولایت سے رخصت کیا + آپ موہر اہیونکی کوچ کرکے دوسری منزل کا رستہ لیا +
وہان پونہچ گئے ملک نیک بخت سے فرمایا + کہ سیوکن جو مٹھائی لایا تھا وہ سب سامنے لاؤ + اور
شکاری کتونکو دربار عام مین روبرو بلاؤ + جب وہ مٹھائی سامنے آئی + کتونکے آگے ڈلوائی +
کہاتے کے ساتھہ ہی سب کتّے مر گئے + ایک ہی نہ باقی بچا سب کے سب گذر گئے + حضرت سالار
محرم اسرار کردگار نے حاضرین دربار کیطرف مخاطب ہوکر اوسوقت فرمایا تھا + کہ یہ کافر مردک
سیوکن ہمکو مروانا چاہتا تھا بہتر فریب بنی آیا تھا + سب چھوٹے بڑے حاضرین دربار اس کرامت
آشکار سے جناب سالار مسعود کے متحیر ہوئے + منہ زمین اطاعت پر رکھکر ثنا خوانی کرنے لگے +
جب یہ خبر وحشت اثر جناب ستر معلی کو پونہچی + وہ نیک بخت مریم خصلت زار زار رونے لگی +
کہ الٰہی یہ کیا قہر کی بات ہوئی تہی + کافرون مردودون سے باشارت حسن ہمیدی غائب غایبات
ہوئی تہی + پہر فرزند جگر بند سالار مسعود کو اپنے آگے بلایا + اور گود مین لیکر خوب پیار کیا
گلے لگایا + خیرات اور صدقات فقرا و مساکین کو بہت کچھ عنایت فرمایا + جب آخر کو رات
اوس منزل پر تمام ہوئی صبح کو کوچ کا وقت آیا + حضرت سالار مسعود نے اپنی والدۂ ماجدہ سے فرمایا
کہ آج تک کسی منزل پر کوئی صحرا پر بہار ایسا نظر مین نہین سمایا + آجکے دن بہی یہین پر مقام کیجیے
یہان شکار گاہ خوب ہے ہم شکار کہیلینگے آپ آرام کیجیے + خیر ایسا ہی ہوا + جو کہا تہا سو کیا +
حضرت سالار مسعود معہ چند ہزار سوار جرار فرشتہ شکل جان نثار شکار کہیلتے ہوئے قصبۂ زوال
کیطرف پہر آئے + جاسوس مقرر کرکے دوڑائے + کہ خبر سیوکن کی لائین + کہ وہ اسوقت
کہان ہے کیا کر رہا ہے + کس حال مین وہ مردود مبتلا ہے + اور آپ بہی اتنے مین خود بدولت
قریب قصبۂ زوال کے جا پونہچے + جاسوس لوگ بہی خبر لیکے آپہنچے + کہ اسوقت سیوکن
بتخانے مین غل شور مچا رہا ہے + پجاری لوگ بہجن گاتے ہین وہ سنکہہ بجا رہا ہے + اپنی
بت پرستی مین مشغول ہے + نہ خوف خدا ہے نہ ترس رسول ہے + یہ سنتے ہی جوانان ترکان
بہادر نے گہوڑے اوڑائے + ایک آن مین قریب جا پونہچے + گویا سر پر چڑہ آئے + پہر تو
کافرون کو بہی خبر ہوئی + فوج مخالف بہی آمادۂ شر ہوئے + قصبہ سے نکل کر میدان مین آئے +
لڑائی شروع ہوئی + گہوڑے دوڑائے + گرز و شمشیر نیزہ و خنجر چلنے لگے + کارزار کے رنگ
بدلنے لگے + جوانان جانباز تلوارین گہسیٹے ہوئے ہر طرف سے مردانہ وار آگے بڑہے + اور
کفار جسم سامنے آتے تہے + منہ کی کہاتے تہے صف بندی میدان مین دونو
طرف سے ہو چکی + دست بدست جوانونکی شمشیر و سپر ہو گئی + دلیرانہ صفون سے گہوڑے بڑہائے
میدان مین ایک کے مقابلہ مین در آئے + پہر تو جوانونکے تیوری بدل گئی + خوب جہکے

حملہ اول قصبہ زوال سیوکن

کہاسانکی تلوار چل گئی + اور جناب ممدوح نے خود بڑہ بڑہ کر میدان مین وہ تیغے مارے + اکثر کفار
ایک ہی ایک ضرب کہاکر جہنم کو سدہارے + کسیکو دو سے فقط تیر مارا + کسیکو تیغ کی گہاٹ سے
پار اوتارا + اشعار سب تیغ نے جو لپشت سی لی گردن عدو وہ آسیب بنکے سایۂ تیغ آیا روبرو وہ زخم
بکاری مرتو ہلا مین ہون اور تو وہ بلیسی تہی روح ولیسے فرشتے تہے چار سو وہ جو اوسکے بیچ مین تہا بلا
سے دوچار تہا + پہل سے جو پہل ملا تو عذاب فشار تہا وہ آخر مقابلہ کی تاب نہ لاسکے + ہتہیار پہینک
پہینک کر بہاگ کہڑے ہوئے + جسنے ایکدم ہی غازیونکی تلوار اسکے روبرو دم لیا + اوسکا سر گیند
کی طرح اوڑا دیا + ہزارون کافرونکو مار جہنم واصل کیا + اور سیکڑونکو زندہ پکڑ لیا + اور بلکہ سیوکن
مردود کو بہی زندہ پکڑ لیا + مشکین باندہ کے حاضر روبرو سرکار کیا + خود بدولت نے اوسکی طرف
مخاطب ہوکر فرمایا + یہ کلمہ زبان حال پر آیا + کہ ای سیوکن تو جو صلہ کرتا تہا دلمین ٹہانتا تہا + مگر شیر
کے بچونکے ساتہہ کہیلنا نجانتا تہا + اور مجکو شیر خدا اسد اللہ الغالب کی اولاد نہ سمجہا + او مردود بدخصال
تونے میرے ساتہہ یہ فریب کیا + پہر آپنے خدام عالی مقام کو حکم دیا + کہ تم اسکے کردار کا یہ مبادلہ [illegible]
کیا + کہ اسکی کل ریاست کو بستی سمیت خوب لوٹو + اور اس مردود کو مؤذن کے بچہ باندہ کر لشکر مین لیچلو
القصہ سیوکن کی ریاست کو لوٹ کر مؤذن و فرزند لشکر مین باندہ لائے + اول کرامت اور پہلی
فتح آپکی یہی تہی طریقے خاندانی دکہلائے + آپکی والدہ صاحبہ ستر معلی نے جو یہ حال سنا + نہایت
خوش ہوئین سجدۂ شکر الہی ادا کیا + اور حکم دیا کہ شادیانے خوشیکے بجاؤ + صدقہ اور خیرات محتاجون کو
لٹاؤ + جناب ستر معلی نے حضرت سالار مسعود غازیکے سب لشکر والون کو گہوڑے اور خلعت اور
نقد روپیہ بہت کچہہ دیا + سبہونکے دلونکو ہر ایک طرح راضی اور خوش کیا + اوسوقت مین حضرت
سالار مسعود غازیکے عمر کل بارہ برس کی تہی + جب اس واقعہ کی نوبت پہنچی + پہر آپنے یہ حال
خلاصہ مقال سلطان محمود + والاشان بندۂ معبود کو لکہہ بہیجا + اور چند قاصدونکو بہی زبانی پیام
دیکر روانہ کیا + خود بدولت بہی مہم خراسان فتح کرکے عازم سفر ہوئے + متوجہ بسوی کابل ہوئے
الحاصل سالار مسعود غازیکے قاصدونکی پہنچنے سے پہلے سیوکن کا بہائی نرائن نے حسن میمندی
کی صلاح سے سلطان والاشان کی پاس پہنچکے فریاد کی + کہ میرے بہائی سیوکن کو آپکے بہانجے
نے مؤذن و بچہ گرفتار کیا + اور تمام ریاست زمینداری بلکہ تمام قصبۂ زوال کو لوٹ لیا سالار مسعود
غازی نے اسقدر ہمیر بیداد کی + سلطان والاشان کو یہ بات سنکے بڑی حیرت ہوئی کہ بارہ برس کے
لڑکے کے ہاتہہ سے اتنی بڑی دشمن سرکش کو ہزیمت ہوئی + اوسیوقت عرضداشت سالار مسعود
غازیکی بہی پہنچی + نمک حرامی سیوکن کی بخوبی تمام سلطان والاشان کو ظاہر ہو گئی + پہر بادشاہ
محمود بندۂ خداوند معبود نے اپنی دستخط خاص سے ایک فرمان سالار مسعود غازی کے پاس

لکہکر صادر فرمایا + کہ تمہاری عرضداشت آپسے پہلے سپتوکرن دردزائن کا عریضہ اپنے طور پر بہیجکر پاس آیا
لیکن تمہاری تحریر سے حال مفصل راست راست معلوم ہوا + دشمنونکی عداوت کا باعث معلوم ہوا +
ابہی مگر بدکار بدذات نالایق حرامخور کو محبس مین اچہی طرح قید رکہنا + ہر وقت زیر پیش نظر پہرہ رکہنا
مین بہی آتا ہون تحقیقات کماحقہ کرکے سزا قرار واقعی اپنے روبرو دونگا + جیسا کچہہ میری رای مین آئیگا
مین خود سمجہہ لونگا + سالار مسعود غازی اس فرمان کے ملاحظہ فرمانے سے نہایت خرم و شادمان ہوے
جتنے دشمن تہے نہایت ذلیل و پریشان ہوئے + خصوصًا مہین بہنے گہر مین ماتم پڑ گیا + نفاق مخفی
ظاہر ہونے سے دل مین غم پڑ گیا + القصہ جب ایک کوس کا فاصلہ باقی رہا + شاغلہ خوشی کا پہلوان والا دود والا
کے کان تک پہونچا + غلبہ شوق دیدار فرحت آثار فرزند جگر بند یوسف ثانی مین مثل یعقوب بی اختیار
ہوکر واسطے استقبال کے دوڑے آئے + جب حضرت سالار مسعود بندہ خاص رب المعبود کی نظر اپنے پدر بزرگوار
پر پڑی اونہون نے بہی انکو دیکہا دور ہی سے دونون نے بغل گیر ہونیکے واسطے ہاتہ پہیلائے + سالار مسعود
گہوڑے سے نیچے اوتر پڑے + تسلیمات کرکے متوجہ قدمبوس ہوئے + اودہر پہلوان والا دودمان
نے بہی گہوڑے سے جہپٹ اوترکر فرزند لخت جگر نور البصر کو گود مین اوٹہا لیا + اور کلیجے سے لگاکر خوب
پیار کیا + پہر آپس مین دونون باپ بیٹے باتین کرتے ہوئے گہر کیطرف چلے + جو رئیس شریف
ملاقات کیلیے آئے اونسے بخوبی تمام ملے + دشمن اپنی داوغین سے چلے + خصوصًا ایک شخص رئیس حسین
نام عراقی گہوڑے آہو جست پر سوار قدم بقدم دوسرے رئیسونسے دست بستہ وہ نیک شعار تسلیم بجا لایا
جب سالار مسعود غازی کی اوسپر نظر پڑی الٹے نہایت ادب سے مجرا کیا اور نذر دی + زیارت سے مشرف
اور قدمبوس ہوکر روانہ ہوا + استغفر اللہ اونے وہ شکل وہ صورت بنائی تہی پہ مشتاق جنکی دید کی
ساری خدائی تہی + بعد اسکے پہلوان والا دودمان نے گہر مین فرزند جگر بند کو لاکر لباس شاہانہ
پہنایا + اور تاج زرین مرصع اور مکلل سر پر رکہا + اور کمر بند زرین بہت نفیس کمر سے باندہا +
اور گہوڑا خاص اپنی سواری کا بیٹے کو دیا + اور تواریخون لکہاہی کہ اوسیدن اپنا ولیعہد کیا + جب طرف
راہ محبت اوس محبوب رب العالمین + تاج المومنین نے ذرہ نظر اوٹہا کر دیکہا + تجلی جمال یوسفی سے وہ
بیتاب ہوکر گر پڑا + جس نے دیکہا متحیر رہ گیا + مثل آئینہ ششدر رہگیا + کسیکو یہ شبہہ ہوتا تہا
حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے زمین پر اوتر آئے + کسیکو یہ شبہہ ہوتا تہا کہ حضرت امام مہدی
علیہ السلام عالم ظاہر مین تشریف لائے + سبحان اللہ پیشانی نورانی پر کیا خداداد نور تہا + اور یہی
اللہ کا اوسی شمع محفل پہ ظہور تہا + اور یہ لوگ جانتے تہے کہ گنج مخفی کا اس شکل زیبا پر اعلان
ہے اور یہ شخص مسعود بندہ خاص حبیب الرحمن ہے + کیا خوب کسی بزرگ نے فرمایا ہی جسب حال
پہنچا آیا ہی بیت آن بادشاہ محکم در بستہ بود محکم بپوشیدہ دلق آدم ناگاہ برو در آمد ہان عالم

سفلی کو کہان یہ بینائی ہے + کہ عالم تجلیات سے خلقت آدم کی جیسے بنائی ہے + کہ اسکو دیکہیے اور
دکہائیے + اور اپنی عقل دوڑائیے + بیت مردی باید کہ باشد شہ شناس + تا شناسد شاہ را در ہر
لباس + القصہ کا ہلیرین چند لونون تک ایک جشن کا بڑا جلسہ اور سامان رہا + پہلوان عالی شان کی
طرف سے فقیرون محتاجون کو بواسطہ خیرات و صدقہ جاری ہر آن تہا + اور حضرت سید سالار مسعود
بندہ خاص خداوند معبود کا + اور یہی حال تہا + فقط والدین کی خاطرداری کا خیال تہا + ظاہر ان سب
کیطرف توجہ تہی + عالم کثرت مین وہ بہی شریک + باطن مین عالم سے لٹنا کا نشان مٹ چکے تہے +
سراپا غرق دریای وحدت مین ہو کر [illegible] نکلے تہے + ہر دم جناب باری کی حضوری ہے تہے + وہ علم
حاصل تہا جسکی ضروری تہی + القصہ پہر سلطان محمود بندہ بارگاہ معبود نے ارادہ کیا کہ اب باقی ملک گجرات
پر لشکر کی چڑہائی ہو + نہروالا اور گجرات والون سے لڑائی ہو + خصوصا سومنات کو چل کر توڑیے ہنود
یہ بڑا معبد ہی اسکے پجاری [illegible] ہو رہے + جب سلطان عالی شان نے مہمات خراسان سے فراغت پائی
اور فوج ہمراہی بہی غزنین مین آئی + ہوا خواہون کو چند دنون کے واسطے نوکری سے فرصت دی + اور ایک فرمان
بنام سالار ساہو پہلوان والا دودمان صادر فرمایا + اور انکو کا سرے اپنے پاس غزنین مین بلوایا + اور لکہا
کہ جو لوگ خیرخواہ سرکار ہون + قابل اعتبار ہون انکو ملک کا حاکم و قلعہ سپرد کرکے چند دنون کے واسطے
ہمارے پاس چلے آؤ + اور فرزند جگربند سالار مسعود مقبول بارگاہ خداوند معبود کو بہی اپنی ہمراہ لیتے آؤ +
الحاصل جب بموجب حکم سلطان والا شان یہ دونون باپ بیٹے عالی دودمان غزنین مین پہونچے ہمراہ
بیگانہ اور خویش آئے + سلطان محمود مع [illegible] و امرا [illegible] نہایت تعظیم و تکریم سے انکے ساتہ
پیش آئے + اور سلطان والا شان نے سید سالار مسعود مقبول خداوند معبود کے ساتہ چند باتین شفقت
آمیز ایسی کین + کہ سلطان مسعود اور سلطان محمد اپنی دونون بیٹون کو ناگوار گذرین + رشک ہوا +
باہم حسد کیا + پہر سلطان والا شان نے سالار ساہو پہلوان عالی دودمان کو تنہائی مین بلایا + جانب سومنات
لشکر کشی کا مشورہ پوچہا جواب پایا + کہ عنایت الہی آپکے شامل حال ہے + مخالف کو میسر ہونا محال
ہے + حضور کا اقبال زبردست ہے + جمیع سامان مہیا ہر طرح کا بندوبست ہے + چارون طرف کفار بد اطوار
کے دلون مین تہلکا پڑا ہوا ہے + تمام جہان مین رعب بیٹہا ہوا ہے + جس طرف مزاج مین آئے
ارادہ کیجیے + اعدا پر چڑہائی کا فوج کو حکم دیجیے + فتح و نصرت ہمراہ رکاب ہے + دشمن مدعی خانہ خراب ہے +
تمام خداوند عالم ہی حضرت کی ذات مین [illegible] ہے [illegible] حضور کا کل کائنات مین + جب سلطان والا
شان نے سالار ساہو پہلوان والا دودمان سے بہی صلاح موافق پائی + نہایت خوش ہوئے +
جانب سومنات فوج چڑہائی + خواجہ حسن میمندی جو وزیر تہا [illegible] نہایت بد ذات اور مفسد تہا +
انکو رای کے خلاف پایا + خیر لیوا گفت و شنید سے [illegible] کہ سالار ساہو [illegible]

کا اُسکیطرف والپس تشریف لیجائیں ہر سرکار رہین + وہین کا بندو بست کرین + اہل شہر کے فتنہ و فساد سے خبردار رہین اور سالار مسعود غازی شاہزادہ ترک وتازیکا لشکر ظفر اثر اور ترکان بہادر ہمراہ سلطان ہوں + ساتھ ہی روانہ سبکے سب جوان ہوں + القصہ پہلوان والا دودمان کو بجانب کابل رخصت کیا + اور سالار مسعود غازیکو اپنی جگہہ والی سلطنت کیا آپ ملک سومنات کیطرف سدھارے جوانان بہادر ملازم مسعودی اور ترکان بہادر ملازم محمودی خاص ہمراہ ہوئے + ملازمین مسعودی سے ایسے کام نیک انجام ظہور مین آئے + کہ وہ باعث فوائد رحمت وعنایت سلطان والا شان کے حضور مین آئے + الغرض پہلے تو سلطان والا شان کی فوج ملتان مین آئی + وہان سے سومنات کے سر پر چڑھائی + لات اور سومنات یہ دونون بت بڑے قیمتی تھے + کسی بادشاہ نے نہین کبہی پرستش بادشاہ کے بنائے تھے القصہ جب سلطان والا شان سنہ ۴۱۶ ہجری مین ملک ہند مین آئے اور اکثر بتخانے تڑوائے + تو سومنات کی پوجنے والے اور معتقدین یہ کہتے تھے + کہ سومنات اپنے بتون سے کچہہ خفا ہین نہین تو کسی بادشاہ کا ہلاک ہوجاتا + فرہی سومنات کی چشم نمائی مین سلطان محمود مع فوج و سپاہ ہلاک ہوجاتا + جب سلطان والا شان سے یہ بات سنی + تو بس دلیر اونکی یہی ٹہنی + کہ جسطرح بنے سومنات کو چلکر توڑنا ضرور ہے + جسپر ہندوونکا گمان فاسد اور غرور ہے + اعتقاد باطل انکی طبیعت سے سومنات کا نکلجاوے + توفیق راہ راست دین محمدی صلعم انکے دل مین راہ پاوے + الغرض سلطان والا شان سنہ مذکور مین ملتان سے سومنات کی طرف متوجہ ہوئے قدم بڑہایا + راہ مین سبب آب اور پانی وغیرہ کی قلت ہوئی بسبب تکلیفین اوٹہاتے ہوے چلے کلمہ ہراس کبہی زبان پر نہ آیا + کوہستان ہولناک خونخوار بیابان پرخطر غمناک ہزارون نظر پڑے + فتح کرتے ہوے سیکڑون قلعے قلعے سخت پتھر میدان نکہین سایہ درخت صحرا پرخار جا بجا پیش آئے لیکن عنایت الٰہی سے سب حل کیے کہین نہ اڑے + اور راستے بہر مین جتنے بتخانے نگہ کے تلے پڑے + سب کے سب خدا کے حکم سے توڑے کیا بہوے کیا بڑے + ہر ایک مقام کے امیر رئیس جو سنتے جاتے تھے + استقبال کو آتے تھے + خوبی اقبال سے یہ باتین پیش آئین + سبہون نے دست بستہ نذرین دکہائین ہر ایک رئیس اپنی علاقہ تک راہ بتلانے کو ساتھ جاتا تھا + خدمت گذاری سے پیش آتا تھا حتی کہ سومنات تک پہنچے + دریا کنارے جا کر اوتری ڈیری ڈالے + دیکہا ایک قلعہ بہت بڑا نظر پڑا + کہ آسمان سے باتین کرتا تھا + اور دریا کی لہرین قلعے کے فصیل تک آتی تہین + عجیب ایک لطف دکہاتی تہین + بڑی فضا کا مقام تھا + وہان ہزارون طرحکا اہتمام تھا + خلقت وہان کی بہت سیر اور وہ نہایت شدید وتیز + سلسلہ انکے نام سے پہلے سیر کا پہر ہیر و گہر ہیر + معتقد سومنات کے تھی وہ آپس مین کہتے تھے + کہ یہان ترکون کا کام ... + کیون جا

عزم سلطان بسوی گجرات

دسینے کو اڑا ہے + ایسا نہو کہ سومنات انکو ہلاک کرے + بہت ساغمناک کہے + اور سومنات
بڑا محتشم ہند کا بت تہا + شیخ فریدالدین عطار قدس سرہ نے بہی اپنے مکتوبات مین یون لکہا بیت
یافتند آن بت کہ نامش بود لات + لشکر محمود اندر سومنات + فی الجملہ مورخان اکثر رقم کرتے
ہین + اونہی بموجب ہم بہی حوالہ قلم کرتے ہین + کہ دریا کنارے بڑا بتخانہ تہا سومنات کیواسطے
بنایا تہا + بڑی آرایش سے اون مکانونکو ایک تکلف کی ساتہہ سجایا تہا + اوس مکان مین چپن ستون
مرصع تہے + لعل یاقوت سے جڑے ہوئے + تمام درو دیوار مزین بنقش و نگار + ہار پہول صندل
عطر اور خوشبویات تہے + طرح طرحکے موجود تکلفات تہے + اور سومنات کی اصل حقیقت تہی
کہ ایک پتہر تراش کر اوسکو بنایا تہا + پانچ گز کی لنبائی تہی تین گز اوپر اور دو گز زمین کے اندر
گہدکر گاڑا تہا + بعضے کہتے ہین کہ سومنات اوس بتخانیکا نام ہے + زمین گجرات علاقہ جونا گڑہ
مین وہ مقام ہے + اور بعضے کہتے ہین کہ سومنات لفظ مرکب ہے + اسکی تصریح سے حاصل مطلب یہ ہے
سوم بمعنی ماہ کے ہے + اور نات بمعنی خداوند عالی جاہ ہے + یا شاید سومنات کی صورت گول صفحہ
مثل ماہ بنائی ہو + اسی سبب سے اس نام کے ساتہہ اوسنے یہ شہرت پائی ہو + اسی سبب سے بتخانیکا نام
پڑ گیا ہے + مجازاً کل شہر پر اطلاق کیا ہے + اور ظاہر مین یہ ٹہاکر دوارہ مثل ماہ بہت خوبصورت
پر تکلف بنا تہا + یا ماہ اوس بت کا نام تہا + جو وہ اوسکے نام سے مشہور ہو گیا + اور کئی ہزار گوپی
اور پانچ سے رامجنیان نہایت خوبصورت ناچنے والیان وہان مقرر تہین + ایک سے ایک زیادہ
اونمین حسین اور نازنین + اور ایک نہر سومنات کی نیچے گنگا سے آئی تہی + اوسنے قنوج اور دہلی
کی بہی نہر پر فوقیت پائی تہی + وہان سے دریای گنگ کئی منزل کے فاصلے سے بہت دور تہا
بہت سے آدمی وہان جاتے تہے + اور ہر روز تازہ پانی گنگا سے سومنات کی نہلانیکیواسطے
لاتے تہے تمام ہندو چاند گہن مین اوسکے درشن کو دور دور سے آتے تہے + طرح طرحکے تحفے
تحائف اوسپر چڑہاتے تہے + قریب لاکہہ آدمی کے نکلا اوس رات کو وہان مجمع ہوا کرتا تہا + جو ہندو
درشن کو آتا تہا سر اوسکے آگے دہرتا تہا + سونیکی ایک زنجیر دو سو من کی اوس ٹہاکر دوارہ مین لٹکی
ہوئی تہی کوئی اوسکو متبرک سمجہکر چومتا تہا + کوئی اوسمین الٹا سیدہا لٹک کر اوس بتکے آگے
جہومتا تہا + اور دس ہزار گانؤن کی وہانکے لیے معافی تہی + وہانکے پجاریونکی خاطر خواہ
صرافی تہی + اور بے انتہا جواہرات وہان جمع ہوتا تہا + کہ اوسکا عشر عشیر بہی کسی پادشاہ کے یہان خزانہ
نہ نکلتا + اور ہزار پجاری شد بڑے بڑے مرتد الکفر نابکار + گمراہ بد اطوار + اوس بت کی پوجا کیا کرتے
تہے اپنی معبود باطل کے ذوق شوق مین رات دن مرتے تہے + اور ہزارون اکفر بد کردار
اوسکے آگے سنکہ بجایا کرتے تہے + ولولہ عشق مین ہزارون نرت سے بہجن گایا کرتے تہے +

احوال جنگ
قلعہ سومنات
و معرکہ آرائی
غنائمات

الحاصل سلطان محمود مقبول بارگاہ ودود متوکل علی اللہ بسم اللہ کرتے ہوے نعرہ تکبیر کہتے ہوئے + دوسرے دن لشکر اسلام بمع چند پادشاہی غلام + قلعہ سومنات کے قریب پہونچے + کفار لڑائی پر آمادہ ہوئے + جوالنکو ٹوٹا + بت شکنی سے روکا + پہر بہادرونکو کب تاب آتی تہی + طبیعت اپنا رنگ دکہاتی ہے + ہتہیار سمہال کر آمادہ جنگ ہوئے + اور بہی اور بہی تنگ ہوئے + پہلے طرفین مین کارزار کے سامان ہوئے + پہر وارے نیارے میدان ہوئے + صف بندی ہو کر لڑائی دونون طرف سے ہونے لگی + کفار کے سر ہا سینے بیٹہ کر تصنا ر و نے لگی + شمشیر و تیر و خنجر و جمدہر طرفین سے چلے + دونون جانب کے لشکر خوب جی کہول کہولکر دن بہر لڑے + جب رات ہوگئی + لڑائی طرفین سے موقوف ہی + ہزارون جی آدمیونکا کشت خون ہوا + گویا میدان ایک دریای جیحون ہوا + سب لشکر و فوج کے جوان اپنی اپنی بستروں پر آلیٹے + مگر زین کہولین گہوڑے بند ہوا + رات بہر کچھ آرام کیا + صبح ہوتے ہی پہر لڑائی کا اہتمام کیا + دوسرے دن خود سلطان والاشان لڑائی مین شریک ہوئے + جو فوج عدو کے لوگ دور تہے وہ بہی نزدیک ہوئے + اوسدن بہی خوب جی توڑ کے لڑائی ہوئے + ہزارون صفون کی صفائی ہوئی + بس یکبارگی سلطان والاشان نے قلعہ سومنات پر دہاوا کیا + غازیان لشکر فتح پیکر نے بہی دہنے بائین سے کاوا کیا + قلعے کے اندر جوانان ترکان بہادر پہونچگئے بلکہ ساری فوج در آئی + لشکر مخالف نے منہ موڑا پیٹہ دکہلائی شکست کہائی + تمام ہنود ناچار ہوگئے بتخانے کے اندر گئے رونے لگے + سومنات سے مل مل کر اوسکی محبت مین اپنی جان کہونے لگے + پہر بتخانیکے دروازہ پر آکر چوکہٹ سے اپنا سر پہوڑا + دنیا کی زندگی سے منہ موڑا + مفت مین حرام موت مرے + آخر دوزخ مین بڑے + لکہا ہے کہ اس معرکہ مین پچاس ہزار کفار بدکردار جان سے مارے گئے + اور باقیماندہ سوار ہو کر بہاگے ترکان بہادر انکو للکارے گئے + مگر معرکہ مین پہر کسیکا ہرگز قدم نہ جما + جسنے جدہر کو راستہ پایا سیدہا بگٹٹ گہوڑے کیطرح بہاگا + خدا کے عنایت سے فتح پائی + مراد دلی بر آئی + پہر سلطان والاشان نے بتخانیکے اندر سومنات کی طرف قدم بڑہایا + ایک ہاتہ گرز کا اوسکے سر پر ایسا زور سے جمایا + کہ سومنات ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑا + پہر پایر لوگون نے خوب لاتون سے روندا اور کئی لاکہ اشرفیان اور وہ جواہرات اور لعل و یاقوت وغیرہ جو کچھ وہان موجود تہا + وہ سب خرچ لشکر سلطان محمود تہا + اور کتنے ہی ایک قلعے جو سومنات کے گرد و نواح مین تہے + بزور شمشیر وہ سبکے سب فتح کیے + جب سلطان والاشان نے دیکہا کہ یہ ملک نہایت زرریز بہت بڑا ہے + اور زر خالص پہاڑ کی کہوین سے پیدا ہوتا ہے اور ایسا جواہرات نفیس بیش قیمت کسی ملک مین دیکہنے مین نہین آیا + جو یہان عنایت الہی سے پایا چاہا کہ چند سال یہین پر مقام کیجیے + تکلیف بہت اوٹہائی ہے آرام کیجیے + ارکان دولت نے

عرض کیا کہ عالی جاہا + ملک خراسان بڑی جفاکشی سے ہاتہ آیا ہی + جان کہیل کر یہ پایۂ تخت پایا ہے
لازم نہین ہی کہ ابہی اوسکو خالی چہوڑ دیجیے + اور اس شہر کو دار السلطنت کیجیے + سلطان والاشان
نے اس بات کو پسند کیا + آراکین سلطنت کو جواب دیا + کہ یہ بات بہت اچہی صلاح کی ہی یہان
بند و بست کیواسطے کسی شخص لئیق کو مقرر کیا جاوی + جب یہان سے او جانب کا رستہ لیا جاوی +
لیکن کسی شخص غیر نا دانست پر یہان کی ریاست چہوڑنا اچہا نہین + عقل مندونکا یہ شیوہ نہین ہی + بہتر
یہ ہی کہ اونہی کے خاندان مین سے کسیکو یہ ملک سپرد کیا جاوے + اور اوس سے خراج اس ملک کا مقرر
کر کے لیا جاوے + غرض اس مقدمہ مین بہی ایک طول داستان ہی + کہان تک لکہا جاوے
خلاصہ بیان ہی + کہ دابشلیم نام ایک شہزادہ بہت معتبر پادشاہونکی نسل سے تہا + اوسکو وہانکا
حاکم کیا قلعہ و ملک و ریاست پر سومنات کی اوسکو تسلط دیا + اور خراج اوس ملک کا مقرر کر لیا کہ سال
بسال خزانہ سلطان والاشان مین بلا حیل و حجت بہیجا کرے + اور نیکی اور انصاف سے اس ریاست
با سیاست محصول تحصیل کرے + الغرض جب سلطان والاشان نے ملک سومنات کی بند و بست
سے فراغت پائی + پہر یہ طرح دل مین بہی بات آئی کہ سومنات کو بہی باربرداری کرکے ملک غزنین اپنی
دار السلطنت مین لیے چلیے + کفار و مشرکین کو چلتے وقت بہی یہ داغ دیتے چلیے + تاکہ اس ملک مین
بانخوان الشیطان نہ رہے + یعنی سومنات کا نام و نشان نہ رہے + لکہا ہی کہ جب سلطان محمود بندۂ خاص
المعبود نے سومنات کو اپنی ساتہ لیا + اور اوسکی ٹہاکردواریکو بہی کہود کہاد کے برابر کر دیا + چند مدت
تک وہ مکان افتادہ یون ہی پڑا رہا + سو ڈیڑہ سو برس کے بعد جب پہر کافرونکو زور بندہا + تو اوسی ٹہاکر
دواریکو ہندوون نے پہر بنوا کر درست کیا + اور ہاتہی دانت کا بت بنوا کر اوسمین رکہدیا + شیخ سعدی
علیہ الرحمہ نے کتاب بوستان باب ہشتم مین خلاصہ بالتفصیل اسکی ساری حکایت لکہی ہی + اونکی نظر
سے ساری کیفیت گذری ہی + ہمکو اسکا لکہنا کیا ضرور ہے + وہ مقام اب دوارکا جی مشہور ہے + الحاصل
جب سلطان والاشان نے سومنات کو باندہ کر اونٹ کی اوپر لاد دیا + اور اوسکی ٹہاکردواریکا کل نقد و
جنس جو کہ وہان موجود تہا وہ لوٹ لیا + لیکن پہاٹک اوسکے ٹہاکردواری کا بہت عمدہ سرخ صندل کا
تہا وہ بہی اوکہڑوا کر اپنی ساتہ لیا + ملک غزنین مین لیجا کر کسی مقام پر رکہدیا + جب انگریزون نے
کابل فتح کیا تو یہ غزنین سے اوس سوارئیکو اوٹہا لائے + اکبر آباد کے قلعہ کے اندر بحفاظت تمام
رکہ آئے + ابہی تک وہ پہاٹک قلعہ اکبر آباد مین موجود ہے + واہ کیا شان معبود ہی جو چاہتا ہے
کرتا ہے وہ قادر کریم کیا دخل ہی مشیت پروردگار مین + الغرض جب سلطان والاشان نے اپنی وطن کا
ملک سومنات سے قصد کیا + سیدہی راہ سے جنگلون مین ہو کر رستہ لیا + تاکہ جلدی سے
اپنی شہر و دیار مین پہنچ جائین + سفر دور و دراز کی تکلیف نہ اوٹہائین + چنانچہ تواریخ فیروز شاہی کلان

حال بعد فتح وطن جانا بادشاہ کا اور راہ سے بہکانا ایک گمراہ کا

ایک مسافت سلطان والاشان مین قسم فرماتے ہین + ہم بہی اوس حال کو زبان قلم پر لاتے ہین + کہ جب عزم بالجزم جنگلونکی راہ سے چلنے کا ہوا + ملک سومنات سے قصد مصمم نکلنے کا ہوا + تو ایک ہندو کو واقف کار او جنگلون کی راہ کا جانکر ساتھ لیا + اوسنے لشکر اسلام کو راستے سے بہکا کر کورستی پر لگا دیا + جب ایک شبانہ روز کی مسافت گذری + منزل سمجھکر اوترنے کی نیت کی + وہان چارون طرف ہرچند دور دور تک ڈہونڈہوایا + اوس جنگل بیابان مین کہین پانی نظر نہ آیا + مارے پیاس کے بیتاب ہوئے + تمام لشکر والے خراب ہوگئے + سبہون نے سلطان والاشان سے اس بات کا استفسار کیا + یہ حال پرملال بادشاہ کے گوش گذار کیا + جب یہ بات کان مین پونہچی + تو اوس مردود رہ رو کی حضور مین طلبی ہوئی + اوس سے پوچہا کہ تو راستے سے بہکا کر کو راہ کیون لایا + جو تمام لشکر نے بہوک اور پیاس کا صدمہ اوٹہایا + کہ یہان کہین سو تک خود نہ ہے نہ پانی ہے + طرح طرح کی پریشانی ہے + اوس مردود نے جواب دیا + کہ مین نے اپنی جان سومنات کی اوپر فدا کیا + اسواسطے مین تمکو اس صحرا مصیبت خیز مین لایا کہ جسمین بہوک اور پیاس کی شدت تکلیف اوٹہا کر سب کے سب مرجائین + سبکا یہین پر کام تمام ہو پہر کبہی نہ اپنی گہر جائین + پہر سلطان الا شان نے حکم دیا کہ اس مردود کو تلوار سے دو ٹکڑے کر ڈالو + بس اب کچہہ نہ دیکہو نہ بہالو + اور اللہ کا نام لیکر یہین پر خیمے گاڑدو آجکی رات یہین مقام کرو + اتنے مین رات ہوئی + کچہہ دن باقی بات ہوئی + سلطان والاشان خیمے سے باہر آئے + نہایت مایوس و غمگین سر جہکائے + طاعت الٰہی مین مشغول ہوئے + اور بالوسیلہ رسول مقبول ہوئے + شعر درگاہ تیری چہوڑ کے جاؤن کہان کریم + کسکو خدا بناؤن مین فریاد کے لیے + مونہہ زمین پر رکہا + ماتہے کو رگڑا + رو رو کر بانالہ و زاری جناب باری حضرت ذوالجلال اپنی استعمال مین عرض حال کرنے لگے + آہ سرد دل پر درد سے بہرنے لگے واسطہ حبیب پاک کا دیا + نہایت رجوع قلب سے عرض کیا + کہ اے پروردگار مالک روز شمار + ہم سب تیرے بندے عاجز و بیکس ہین + واللہ ہر طرح بیبس ہین + تیری عنایت و پرورش کے امیدوار ہین + تیرے ہی کہلاتے ہین گو گنہگار ہین + بے مانگے تو نے جہان کی نعمتین عطا فرمائین + جو دل کی آرزوئین اور حاجتین تہین سب تیرے فضل سے بر آئین + اب اتنی اور عرض کرتا ہون + رو رو نیاز تیرے آگے دہرتا ہون + اس بلاے ناگہانی سے بہی ہمکو نجات عطا فرما + ہمارے آب و دانہ کا ٹہکانا لگا + جنگل کے بہٹکنے سے الٰہی نکلنے سے چہڑا دے + سیدہی راہ پر دوڑ لیے لگادے + جب نہایت گریہ و زاری کی + رو رو کے دعا مانگی + جناب باری مین فورًا قبول ہوگئی + ساری محنت وصول ہوگئی + ناگاہ اوس طرف ایک روشنی معلوم ہوئی + سبہونکو شکل نجات و زیست مفہوم ہوئی + خدا کا شکر ادا کیا + سلطان والاشان نے لشکر کو حکم دیا + کہ جلد خیمے کی طنابین کہولنے اوکہاڑ ڈالو + سامنے جہان روشنی نظر آتی ہے وہان چلکر گاڑدو + بس بات کی بات مین وہان جاکر سبہون نے

خیمے نصب کیے + لشکر کے لوگ اوترے + روشن چراغ شب کیے + ایک دریا نہایت نفیس آب شیرین کا سامنے
بہتا نظر آیا + بائین جانب کو ایک گنج آباد بنیون کی دوکانون پر غلہ ہزار ہا من بہرا پایا + ہر ایک بندگان
خدا نے خرید کیا + شوق سے کہایا کہلایا + رنج دل سے دور ہوا + طبیعت کو سرور ہوا + منزل پر پہونچے + راہ
پانی ڈہیر پینے لگے + مشرق کیطرف جو نظر کی + تو لشکر والون نے اودہر ہی گذر کی + ایک بازار بہت گلزار
ہر ایک طرح کے دوکاندار + خوش اطوار + بیشمار دکہائی دیے + جوانون نے اودہر کیطرف ہی رخ کیے + کہین بزازون
سوداگرون عنبر کی دوکانین + کہین صرافون مہاجنونکی کوٹہیان جواہر کی کانین + کہین نان والونکی
دوکان + کہین حلوائیون کا پکوان + کہین خوشبو پیسازونکی دوکانونپر گلاب کیوڑے کے قرابے کہلے ہو
تہے + کہین عطارونکی دوکانونپر ہر ایک جگہہ سے خوشبو کے لپٹے اوڑ رہے تہے + ہر ایک گلی کوچہ
مہک رہا تہا + گویا تمام بازار عطر مین بسا ہوا تہا + کسی جگہہ پانی کی سبیل + کہین نہر روان بشکل سلسبیل + کہین
سقے کٹوری بجاتے تہے + کہین سودے والے آواز لگاتے تہے + خوانچہ والونکی چارون طرف صدا تہی +
کہین پہول ہار والونکی پکار تہی + بیلا جی بہار کا + مرغوب گلعذار کا + کہین جا بجا بازار لوگونکا جمگہٹا تہا
تتار سمجہتا تہا شہر تہا یا خدا جانے کیا تماشا تہا + اور وہین پر ایک جگہہ کسی بزرگ کا مزار تہا + مقام پر
انوار تہا + خلقت کا وہان اژدہام تہا + فقیرون کا اہتمام تہا + صوفی لوگ وہان جمع بیٹہے تہے + قوالی
ہو رہی تہی گانیکے جلسے تہی + ہو حق کا شور تہا + حال قال کا زور تہا + سلطان والاشان نے بہی جب اس جلسے کا
حال سنا + مجاورونکو کچہہ دیا + وہان جاکر زیارت کی مزار پر فاتحہ پڑہہ کر پہر ڈیرے کا راستہ لیا + خلقت
وہان تمام شب اژدہام رہا + لشکر کا بہی قیام رہا + شہر بہر مین گویا میلا رہا + شب بہر ہی جہمیلا رہا
صبح کو لشکر فتح پیکر نے کوچ کیا + منزل مقصود کا راستہ لیا + بیت یاد سے خدا کے فضل سے جب
راہ پلٹ گئے + سیدہے چلے وہان سے تو پہر لیہ آگئے + جاننا چاہیے کہ سلطان عالیشان کو خداوند
کریم غفور الرحیم نے علاوہ فتح و نصرت کے کرامتین بہی بہت عطا کین + کہ اوسے سلاطین مین ایسے باتین
نہین + چنانچہ ایک مرتبہ کا القصہ بیان ہی + صاحب نفحات نے جو لکہا ہی اوسکا اعلان ہی + کہ
سلطان محمود نے + بغرض ... اہل سومنات مدد پر فوج کشی کی + خواجہ ابو محمد چشتی کو اس واقعہ کا انکشاف
غیب ون سے خبر دی + کہ سلطان والاشان کی مدد کیواسطے جانا ضرور ہی + اوسی وقت تو سفر اپنا قصور
خواجہ چشتی اوسوقت مین بستر سالکون اور چند درویشونکے ساتہہ سومنات کیطرف تشریف لے گئے تہے + اور وہان پہونچکر
دم ... خاص ... مشرکون بت پرستونکو تا ... جہاد مین پیش آئے تہے + لکہا ہی کہ ایک لڑائی مین کفار بد اطوار لشکر
سلطان عالیشان پر غالب آئے + یقین کامل تہا کہ فوج سلطانی شکست کہائے + آخر لشکر اسلام منہزم ہوا + خواجہ موصوف کی
... جب انہون نے یہہ کیفیت دیکہی خواجہ ابو محمد چشتی کی قصبہ چشت مین ایک دوست کے مرید تہے + آشنائی کامل یار صادق با
نیابت و الا ... محمد کا کو نام + خواجہ موصوف انکو پکار + وہ ... آواز سنتے ہی ... نمودار + اور سامنے ... لڑائی کو دیکہی

کفار کا طلب کرنا پادشاہ سے بت سومنات کا اور مدعی ہونا میمندی بذوات کا

دیکھا نہایت اونکے دلپر اضطراب پایا + معرکہ کو دیکھہ بہجال رہے تھے + لڑائی کو سنبھال رہے تھ
یہان تک کہ لشکر اسلام نے فتح پائی + کافرون نے شکست کہائی + اوسوقت جو محمد کاکو کو ضبط
تہا + لشکر اسلام کفار کے ہاتہون بہت خراب تہا + یہ بیقراری سے ہزارون چیزون کو ا
اوٹھا کر دیوار پر مارتے تہے + اور گویا لوگونکو پکارتے تہے + جب اوسنے اسکا سبب پوچھا +
اونہون نے یہ حال بیان کیا + کہ اللہ جل جلالہ شانہ نے ابو محمد عارف کامل کو سلطان والا
کی مدد کیواسطے حکم فرمایا + پس وہ پیچ تہا کہ سامنا نہین ہوسکتا تہا + مقابلہ کیا میدان مین قدم
تہا شعر فضل خدا سے یہہ اقبال نو رسیہ + آکر شریک جنگ مین اقطاب ہوگئے + تواریخ محمود
لکہا ہے + وہ معرض بیان مین آتا ہے + کہ جب بعد چندروز کے سلطان والاشان غزنین مین
پہونچے اور نماز کیواسطے جامع مسجد مین حاضر ہوئے + سومنات بتکو مسجد کے دروازہ پر سر راہ
اپنی پاس سے نکلوادیا + اسواسطے کہ جتنے نمازی مسجد مین آئین + سب کے سب سومنات کو ٹہو
لگائین + جب کفار نے یہ اطوار کو سومنات کے لیجانے اور اسکی تذلیل کے خبر پوہنچے + بڑا اضط
گذرا ہر ایک نے دلسے ایک ٹھنڈی سی آہ بھری + قاصد ونکو خواجہ حسن کے پاس بہیجا + اور یہ پیغ
دیا + کہ سومنات بت ایک پتہر کا ٹکڑا ہے + تم لوگونکے مصرف کا نہین نکما ہے + اوس
دو چند وزنکا ہمسے سونا خالص لیلو + اور سومنات بتکو ہمکو دیدو + خواجہ حسن نے خدمت سلطان
والاشان مین التماس کی عرضی کی + جب پہونکے دریافت غرض کیئے + کہ کفار دوچند سونا سومنات
کے عوض دیتے ہین + اور عہدہ خدمت و اطاعت لیتے ہین + صلاح دولت یہی کہ اونسے سو
لے لیا جاے + اور اونکو ممنون احسان کرکے سومنات بت دیدیا جاے + سلطان والا
نے بموجب التماس خواجہ حسن میمندی کے بطرح جبر قبول کیا + عوض سومنات سونا خزانہ سرکار
کرنے کا حکم دیا + ایکدن سلطان والاشان تخت سلطنت پر رونق افروز تہے + کافرون
قاصد آکر عرض کرنے لگے + کہ شہنشاہ عالم + موجب فیض و کرم + سونا عوض بت سومنات کی خز
سرکار مین داخل کیا لیکن ابہی تک سومنات ارکان دولت نے نہین دیا + سلطان والاشان کو او
کی گفتگو قاصدان کفار کی پسند نہ آئی + تغافل عارفانہ کیا تیوری چڑہائی + کچھہ برخاست فرما
حضرت سالار مسعود بندۂ خاص خداوند معبود کا ہاتہہ پکڑکر محل سرا مین آئے + اور یہ کلمات لط
صلاح کے زبان مبارک پر لائے + کہ ای فرزند ارجمند تمہاری رای مین کیا آتا ہے + سونا لیکر
کے طلب مین کفار کا ہر ایک قاصد عرض لاتا ہے + ان لوگونکو سومنات بت دیا جاے انکا وعدہ
کیا جاے + تمہاری راے مین کیا آتا ہے مصلحت ہی یا منظور نہین + یا شریعت کا یہ دستور نہین
مسعود غازی شاہزادہ ترک و تازی سعید ازلی تہے + ماہر راز خفی و جلی تہے + فوراً جواب

کہ اسی حضور فیض گنجور بروز حشر خداوند ذوالجلال + ایزد متعال جب مسند قضا پر جلوہ گر ہوگا + انصاف
جمیع خیر و شر کا ہوگا + اور جسوقت حکم دیا جائیگا کہ آذر بت تراش کو لاؤ + ساتھی اوسکے یہ بھی حکم
ہوگا کہ محمود بت فروش کو بھی بلاؤ + اوسوقت آپ اوسکا کیا جواب دیجیے گا + کونسی تقریر پیش کیجیے گا
شعر کیا پھر جواب دوگے خدای کریم کو + پیش نظر جب آئیگا وہ دن حساب کا + یہ بات سنتے ہی سلطان عالی
والاشان کا دل کانپ گیا + یہ کلمہ پند دل میں تیر ہو کر لگا + متحیر ہو کر کہنے لگے کہ یہ تو مجھکو قبول ہے +
مگر جو کفار سے وعدہ کیا ہے وہ تو عدول ہوا + حضرت سالار مسعود بندہ خداوند معبود نے اس بات کا
جواب دیا کہ سومنات بتکو میرے حوالہ کر دو + اور کفار سے کہدو کہ مسعود سے جا کر لے لو + سلطان
والاشان نے آپ ہی کا کہنا کیا + سومنات کو حضرت سالار مسعود کے پاس بھجوا دیا + آپنے سومنات
کی ناک اور کان کاٹا + اور اوسکو خوب باریک سرمہ کیطرح پیسا + جب خواجہ حسن کفار کو اپنی ہمراہ بت لونیکو
خدمت سلطان والاشان میں آیا اور کہنے لگا کہ اگر حکم ہو تو بت کافرونکو حوالہ کر دوں وہاں جواب پایا
کہ بت سالار مسعود جگر بند محمود کے پاس ہے کافروں سے کہدو + کہ اوسے جا کر لیلو + یہ بات سنکر خواجہ
حسن مہندی نے سر ہلایا + اور یہ حدیث شریف زبان پر لایا + ضدان لا یجتمعان یعنی برعکس
دو چیزیں ہوں اونکا ایک جگہہ جمع ہونا بہت اشکال ہے + اس سالار مسعود سے سومنات بت کا ملنا محال
ہے + غرض خواجہ حسن نے کافروں سے کہا + اب کیا پوچھتے ہو بڑا غضب ہوا + سومنات سالار
مسعود کے پاس ہے جاؤ + اوس سے مانگو اگر وہ دیدیں تو لے آؤ + وہ سب کے سب حضرت سالار مسعود
کے پاس آئے + اور سومنات کی طلب کا سوال زبان پر لائے + حضرت سالار مسعود نے ملک نیکبخت
نام + زمرۂ خدام میں سے تھا + اوسکو حکم دیا + کہ ان بہوں کو بلاؤ + بتعظیم و تکریم سے بٹھاؤ
اونہوں نے بہوں کی بڑی آؤ بھگت کی + بہت اچھی گت کی + اور وہ سرمہ جو سومنات کے ناک او
کان کاٹ کر بنایا تھا + اوسکو چونے اور صندل میں ملایا تھا + اوس چونیکو پان میں لگا کر
گلوریاں بنا کر ایک ہندو کے ہاتھ سے گلوریاں اور صندل بھجوایا + کفار بد اطوار بہت خوش ہو کے
وہ گلوریاں کہائیں اور صندل اپنی اپنی ماتھے وغیرہ پر لگایا + تھوڑی دیر کے بعد حضرت سالار مسعود
سے سومنات کو مانگا + آپنے فرمایا + کہ ہمنے سومنات تمکو دیدیا کیا تمنے نہیں پایا + وہ
سب کے سب یہ بات سنکر گبھرا گئے + ادہر اودہر تکنے لگے آخر یہ کلمہ زبان پر لائے + کہ جناب عالی
ہمنے کہاں پایا + ملک نیکبخت نے حال مخفی کہہ سنایا + کہ صندل اور چونے میں تمہارا بت
ملا گیا + چونا ہاتھے پر لگایا اور پان میں کہایا گیا + یہ بات سنتے ہی بعض کافروں نے تو حلق میں انگلیاں
ڈال کر قے کی + بہتیروں نے سر پیٹا خالی ہی ہی کی + بعضوں نے غم و غصہ سے گریبان اپنا
پہاڑ ڈالا + بہتیروں نے سر اپنا زمین پر دے مارا منہ سے کچھہ نہ نکالا + آخر روتے پیٹتے ہوئے

## پہنچ ملتان سے اور فتح کرنا دہلی کا اور گذرنا دریاے گنگ سے اور اقامت فرمانا ستر کہہ مین اور تعین افواج کا ولکی اسنگ سے

نظم پلا مجکو ساقی مئے لالہ فام + لگا دی مرے منہہ سے تو بہر کے جام + نکلجاے اب دلکی ہے جو آرزو + مرے آگے رکہدی تو بہر کر سبو + مدام ہنی دو ہمین ساغر رہے + کہ احسان تیرا یہ ہم پر رہے + وہ مے دے مجھے ساقیا تند و تیز + کہ ہوش و حواس اپنے سب ہون گریز +

القصہ جب خواجہ حسن میمندی نے مدتون کاروبار وزارت کا کیا + ہر ایک امور سے خوب واقف تہا بسبب ناراضی کے ہر طرف فتنہ و فساد برپا کیا + ہمت اپنی پر کمر باندہی آمادہ شر ہوا + اوسکے مزاج کا جب رنگ دگر ہوا + سلطان والاشان کو اس بات سے آگاہی ہوئی + اوس مردود کی منظور تباہی ہوئی + پہلے بلا کر خواجہ حسن کو ہر چند راہ دلجوئی سے سمجہایا + لیکن کسیطرح اوسکی تسلی نہوئی + بادشاہ کا کہنا کچہہ اوسکی خاطر مین نہ آیا + جسوقت حضرت سالار مسعود غازی کو دربار مین دیکہتا جاتا تہا + الطاف کرم بادشاہ کا اوپر زیادہ پاتا تہا + اوسکے دل پر مارے غصہ کے گویا سانپ لہرایا کرتا تہا + اور مانند مار پیچیدہ کے وہ خود بل کہایا کرتا تہا + اور کہتا تہا کہ مین کیا کرون کچہہ میرا بس نہین چلتا نہین تو کیا جانیے کیا کرتا + یا تو سالار مسعود کو مارتا یا آپ ہی مرتا + سلطان عالیشان کو اوسکی اس علاوت سے نہایت حیرانی ہوئی + یہ بغض و کینہ دیکہکر نہایت پریشانی ہوئی + ایکدن حضرت سالار مسعود غازی کو بادشاہ نے خلوت مین بلایا + اور گلے لگا کر نہایت شفقت اور محبت سے راہ مہربانی سے فرمایا + کہ حسن میمندی نے مدت سے بارے جہالت کی ہمت سے اوسنے پیر باندہ لیا ہے اور مین نے اس بانی شر کو بسبب فتنہ و فساد کے نکال دینے کا ارادہ کیا ہے + سو مین یہ چاہتا ہون کہ بتدریج اوسکو خدمت وزارت سے معزول کرون + اور امیر جنگ میکائیل کو اس عہدہ پر مقرر و مقبول کرون + صلاح وقت یہ ہے کہ تم بجانب کاہلیر آجکل اپنی والدین کے پاس چلے جاو اور چند دنون صید و شکار مین اپنا جی بہلاؤ + بعد تہوڑے دنون کے تمکو یہان بلا لونگا + پہر مین اپنے پاس ہی رکہونگا + اور ہماری محبت کو اپنی ساتہہ اس سے زیادہ تصور کرنا + اور تم بہی ہمارے زینہ محبت سے نہ اوترنا + جب سلطان والاشان نے حضرت سالار مسعود غازی سے اس طرح کہا پہر اپنی مزاج کا حال دریافت کرنے کے اس طرح جواب دیا + کہ کاہلیر مین والدین کے پاس سے جانیکا کون کام ہے + ہان اگر حکم ہو تو ہندوستان کی طرف جاؤن کہ وہان دین ہی نہ اسلام ہے + غیر عملی مین جاکر ملک کو کفار کے ہاتہہ سے لا کر دین کا ڈنکا بجاؤن + آپ کے نام کا خطبہ پڑہون اسلام پہیلاؤن +

مثنوی ارادہ سوی ہند اب ہے مرا + کہ اسلام پہیلاون مین جا بجا + خدا اور نبی کا وہان نام لون + وہان دین اسلام روشن کرون + کرون کفر کو زیر شمشیر سے

چھاتی حلق کفار کا تیر ہے + سلطان عالی الاشان نے اس تقریر کو سنکر کہا کہ ای فرزند جگر بند مجھکو
تیری جدائی اسقدر گوارا نہین + کہ مین آپسے تجھکو جدا کرون ہان مگر تقدیر الٰہی سے چارا نہین + لیکن
تیری خوشی یہی ہے کہ چند دنونکے واسطے اپنی مان باپ کے پاس چلے جاؤ + اونکی بہی ماستا پہڑکتی
ہوگی ای رحمت جان دل نہ کہاؤ + پہر مین جلد تمکو اپنے پاس بلا لونگا + جیسا کہوگے ویسا کرونگا
اوسدن تو سالار مسعود سلطان محمود کی یہ بات سنکے چپ ہو رہے + دوسرے دن مع اپنے لشکر
ہتیار باندہ کر گئے + بعد آداب بجا آوری کے جہاد کی رخصت مانگی + سلطان عالی الاشان کو ایک حیرت
تاری ہوگئی + بہت کچہہ راہ مہربانی سے سمجہایا + لیکن کچہہ آپکے خیال مبارک مین نہ آیا + غیرت
حیدری اور جراءت صفدری سالار مسعود غازی کی دماغ مین ایسی سمائی + کہ وہ تواضع اور مہربانی
سلطان والاشان کی کچہہ خاطر مین نہ آئی مکرر فرمایا کہ نہین بس اب رخصت دیجیے + میری
عرض قبول کیجیے + خیر اگر ایسے ہے آپ فرماتے ہین تو بعد چند دنون کے سیر کر کے پہر حاضر ہونگا +
حیات مستعار باقی ہے تو پہر آملونگا + جب یہ سنا تو سلطان والاشان کو یقین کامل ہوگیا
کہ اب کسیطرح سالار مسعود نہ مانینگے انکا برخاستہ دل ہوگیا + ناچار سلطان والاشان نے ہر قسم
کا اسباب مع خلعت خاص ہمرکاب پانچ گہوڑے عراقی + بہت سی ہتیار اور دوہالی یہ سب کچہہ مرحمت کیا
آخر گلے لگا کر رخصت کیا + لیکن اوس محبوب رب العالمین کی جدائی سے پادشاہ کے دل پر نہایت
ملال رہتا تہا + اس غم و اندوہ مین عجیب حالت رہتا تہا + پہر سلطان عالی الاشان نے ایک فرمان
بدستخط خاص سالار ساہو پہلوان والا دودمان کے پاس اس مضمونکا لکہا + کہ فرزند جگر بند سالار مسعود
مقبول خداوند معبود + کو مین نے تمہارے پاس کچہہ مصلحت سمجہہ کر بہیجا + اسکی دلجوئی بہت
کرنا + دلکو ہاتون پر دہرنا + کسیطرح کی خاطر شکنی نہونے پائے + کہین آنکہونسے غائب نہو جائے
انشاء اللہ تعالی چند دنون مین بلا لونگا + پہر اپنے ہی پاس رکہونگا + پیٹ کیا پوچہتے ہو کون ہے
یہ دل کا پارا ہے + دیکہو اگر بغور تو آنکہونکا تارا ہے + الحاصل سالار مسعود + بندۂ خاص معبود + دربار
شاہی سے رخصت ہوکر آئے + اوسیوقت غزنین سے روانہ ہوئے شہر سے قدم باہر رکہتے
خدام عالی مقام نے منزل پر پہونچنے سے پہلے ڈیرہ خیمہ کیا + تمام شہر مین شہرت ہوگئی کہ سالار
مسعود نے غزنین کو چہوڑا ہندوستان کا رستہ لیا + سالار مسعود نے بسبب تعصب مین کچہری
اور سومنات بت کہ جو کافرون کو نہین دیا + جس سمندی سے اونسے اسباب کا بیڑا باندہا فساد کیا
اس رنج و ملال سے سالار مسعود نے شہر چہوڑ دیا + لوگون کے دل مین آرزو باقی رہ گئی انہون نے اپنا
راستہ لیا + اکثر خلائق بندگان خدا شہر و اطراف کے سالار مسعود غازی کے سامنے آ لئے اور
بعض امیر و شاہزادہ ترکان بہادر جو سالار مسعود کے قرابت دار تہے وہ یہ کلمہ زبان پر لائے

کہ جتنے آپ کے دوست اور احباب ہین + ہم سب ہمراہ رکاب ہین + جہان آپ جاتے ہین ہمین بہی
ہمراہ لیے چلیے + فیضان صحبت سے فیضیاب کئے چلیے + شہر جاتے ہو کسطرف کو اجی ساتہہ چہوڑکے
مرجائینگے فراق مین ہم سنہ کو چہوڑکے + الحاصل اون سبہون نے آپکا ساتہہ دیا + آپکی ہمراہی مین
ہندوستان کا راستہ لیا + کیونکہ شربت دیدار جمال جہان آرای اوس محبوب رب العالمین کا اون
لوگونکے واسطے آبحیات تہا + عاشقونکو بجز وصال محبوب صبر ممکن نہین ہے لئے اخیتار آپکے ہمراہ سفر
کیا اور اصل تو یہ ہے کہ وسیلہ نجات تہا + الغرض جناب سالار مسعود + بندۂ خاص خداوند معبود +
معہ اپنی ہمراہیونکے برابر کوچ کرتے ہوئے پورب طرف روانہ ہوئے + ہر ایک شاد ہمراہی خویش و
بیگانہ ہوئے + صاحب تواریخ محمودی رقم کرتے ہین اوسی موجب ہم بہی حوالہ قلم کرتے ہین + کہ
گیارہ ہزار جوان جرار و فرار خاص و عام ذوالاحتشام جناب سالار مسعود غازی کے لشکر فتح پیکر مین
وقت روانگی موجود تہے + ہر ایک شخص نے اپنی اپنی شہر و دیار کو عزیز و قرابت دار کو چہوڑکر ہمراہ بندہ
معبود تہے اونمین سے اکثر شہر غزنین کے رہنے والے تہے + شراب عشق مین حسن یوسفی پر
سالار مسعود غازی کے متوالے تہے + جناب موصوف کی اونکی دلونمین ایسی محبت چہائی + کہ کبہی کسیکو
بہولیسے بہی اپنے وطن اور اہل و عیال کی یاد دلمین نہ آئی + واہ کیا الفت کا بہی معاملہ ہے + کسی نے کیا
سے کیا خوب اسمقدمہ مین کہا ہی + رباعی اندر طلب دوست چو پروانہ شدم + اول قدم از وجود بیگانہ
شدم + او علم نمی شنید لب بربستم + او عقل نمی برید دیوانہ شدم + القصہ جب یہ خبر وحشت اثر
آپکے والدین یعنی حضرت سالار ساہو پہلوان و الا دودمان + اور جناب ستر معلی کو پہونچی + گویا
بڑہاپے مین کمر ٹوٹ گئی + بیتاب و بیقرار ہوکر کوئی منزل کا ہیسے زار زار روتے پیٹتے سالار
مسعود غازی کے لشکر فتح پیکر مین آئے + بعد دیدار فرزند ارجمند نیک اطوار کے اپنی کلیجے پر ہاتہہ پہیر
ایک ٹہنڈی سانس بہر کے یہ کلمہ زبان پر لائے + کیون بیٹا اسیدن کے لیئے ہمنے تمکو پالا تہا + تمہارے
واسطے اپنا جوگ سہا لا تہا + کہ ضعیفی مین ہمکو دغا دوگے + اسوقت مین ہمارے پاس نہوگے + بڑہاپے
مین کچہہ سہارا نہین + اب زندگی کا یارا نہین + بس اب کیونکر جئینگے + رات دن خون جگر پئینگے
ہرچند آپکے والدین نے بہت کچہہ سمجہایا + لیکن کچہہ آپکی خاطر قبول مین نہ آیا + جب دیکہا کہ سالار مسعود
کسیطرح نہین مانتے ہین تو فرمایا کہ ہم بہی نہین رہینگے + تمہاری ساتہہ لشکر کے ہمراہ چلینگے + جب آپنے
والدین سے یہ سنا + تو حضرت سالار مسعود غازی نے کہا + کہ آپ اپنی دل مین شاید یہ سمجہے ہون
کہ اسنی بغاوت اختیار کی ہی + اسیلیے مین نے سلطان محمود سے بہی اس بارےمین گفتگو بار بار کی ہے +
انشاء اللہ تعالی بعد ایکسال کے مین سیر کرکے پہر آؤنگا + قدم آپکے اپنی آنکہو نسے لگاؤنگا
جب والدین نے دیکہا کہ فرزند جگر بند سے کہنا کسیطرح نمانا + ناچار صدمۂ فراق ہی اوٹہانا مناسب جانا

ایک لشکر فتح پیکر بہت جرار و قرار + اکثر ہم عمر و ہم صحبت سپہ سالار + اونمین اکثر قرابت دار + جوان خوش شر
طرحدار نیک اطوار + سالار سیاہو پہلوان + والا دودمان جسنے قوم ترک مین سے بہادر اور قوی
ہیکل جوان چن چن کر سالار مسعود غازیکے ہمراہ کیے + خزانہ اور اسباب ہر قسم کا ڈیرہ خیمہ گھوڑے
اور ہتیار طرح طرح کے دیئے + سالار سیاہو پہلوان والا دودمان مع ستر معلّی ستر عالیا سے رخصت ہو کے پلٹتے
دیوانہ وار بیقرار فرزند جگر بند کو رخصت کرکے کابل کے طرف ہوئے مگر صدمۂ ہجرت پسر سے نہایت
بیتاب تھے + اور ستر معلّی آپکی والدہ غلبۂ فراق سے اصلا کسیکو نہ پہچانتی تھین + جسکو دیکھتی تھین
مسعود مسعود تا مدت حیات کہتی رہین + بیت در و دیوار مین آئینہ شدہ از کثرت شوق + بہر دیدم سر جا کہ
بہم سد نرامی بینم + کثرت گریہ زاری سے اُن کی بینائی مین بھی فرق آگیا تھا + بلکہ اوس یوسف ثانی کے
غم مین مثل یعقوب کے ایک دیدہ تر مین اندھیرا چھا گیا تھا + کچھ پروا کون مکانکی نہ ہی رات دن رنج و
غم کہاتے تھے + جو کوئی کچھ اونسے کہتا تھا وہی عمل مین لاتے تھے + چنانچہ احوال یوسف علیہ السلام
کا کہ حضرت یعقوب کا دل اون کے آتش فراق سے کباب ہوا + اور اونکو غلبہ شوق الٰہی سے
کچھ یہ خبر نہتی کہ کسنے کیا رنج و عذاب ہوا + اسیطرح حضرت سالار مسعود غازی بھی ظاہر و باطن مین یوسف
ثانی تھے + بموجب حدیث شریف نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حدیث علماء اُمّتی کانبیاء
بنی اسرائیل انہین قسم کے لوگونکی شان مین آیا ہے + یہ مرتبہ ایسی حضرات نے پایا ہے + کہ ظاہر
مین تو دین و دنیا کے پادشاہ ہین + اور باطن مین مقبول بارگاہ الٰہ ہین + اور ظاہر مین تو ہزارون
آدمی ہر وقت مستعد اور خدمتگذار ہین + اور باطن مین فرشتے حکم الٰہی سے فرمان بردار ہین + اور
ظاہر مین تو خلق سے مشغول بکلام ہین + اور باطن مین گوش دل سے متوجہ بسوے الہام ہین + اور
ظاہر مین احکام شریعت پر آراستہ + اور باطن مین نفسانیت اور خود بینی سے بالکل برخاستہ + اور
ظاہر مین مظہر جلال سے احتراز + اور باطن مین بیچ عالم صلح با جلال و جمال ہمراز کریم کارساز + غرض
آپ جمیع صفات مین شائستہ ظاہر و باطن مین آراستہ + سبحان اللہ کیا ان لوگونکا مرتبہ ہے
خلیفۃ اللہ اگر کہیے تو ہو سکتا ہے بیت رفتہ مسعود یک جا صفات بشر + چونکہ بہا ذات بود
بہا ذات شد + القصہ سالار مسعود غازی برابر کوچ کرتے ہوئے ہندوستان کی طرف چلے + ایک
کسی منزل پر ڈیرہ خیمہ کرکے مع لشکر پر رونق افروز ہوئے تمام فوج کو مقام پر ٹھہرا کر آپ لشکر سے
جدا ہوئے مع چند مصاحبان کے شکار کھیلتے ہوئے ایک جنگل مین جانکلے + وہان ایک باز
چڑیون پر چھوڑا اوسنے شکار سے منہ موڑا + وہ بدخوئی کرکے ایک درخت پر جا بیٹھا پس
مسعود غازی نے بغور اوسکی طرف دیکھا + آخر اوسی طرف متوجہ ہوئے جب درخت کے نیچے
پہونچ لیے اوترے + بہر شکار سے فرمایا کہ باز کو تانبا دکھلا کر ہاتھ پر بلا لے + اور آپ ایک

ترجمۂ حدیث علماء میری امت کی مانند پیغمبرون بنی اسرائیل کے ہین ۱۲

احوال حضرت مسعود غازی کا شکار کو جانا اور وہان غیب سے خزانہ پانا

پہر تک وس درخت کے نیچے آنکھیں بند کیے ہوئے کہڑے رہے + بعد اسکے آنکھیں کہولکر دہنے بائیں دیکہا + خدام
دولت سے کہا + کہ بیلدارونکو کہیں سے تلاش کرکے جلد لاؤ + اور اس درخت کو جڑ سے کہدواؤ +
جب تمام درخت جڑ سمیت زمین سے اوکہڑ آئے + تو اوس جگہہ زمین چوڑی اندار یکطرح کہودی جاے
انجام کار بموجب فرمانیکے جب اوسیطرح کہودا + تو خزانہ عنایت الٰہی سے بیشمار نکلا + سبحان اللہ جس
شخص کو خداوند کریم نے یہ تصرف ظاہری اور باطنی دیا ہو + پہر بہلا سلطان محمود کی ملک و سلطنت
پر اوسکی نظر کیا ہو + حضرت سالار مسعود غازی کی اس کرامت سے تقویت دونوں عالم کی پیدا ہوئی
حق تو یہ ہی کہ اوس قوم کو کیا غم ہی جو کسی بادشاہ دنیا کی خوشامد کرے جب یہ بات ہویدا ہوئی شیخ
سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا ہی + اسجگہہ کیا چسپان یہ لطیفہ ہی + بیت + چہ غم دیوار امت را کہ
باشد چون تو پشتیبان + چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان + القصہ چند دنوں ہین قیام
فرمایا + ارکان دولت کو حکم دیا یہی دل مین آیا + کہ اس خزانہ غیب الٰہی سے جتنے لوگ ملازم قدیم ہین
اونکو نو نو مہینے کی تنخواہ پیشگی دیجاے + اور جو لوگ جدید ملازم ہین شش ماہہ پیشگی لیکر اونسے رسید
لیجاوے + جب خزانچی کو اسطرح حکم فرمایا + بموجب ارشاد کے عمل مین لایا + سبہونکی تنخواہ بانٹ دی
رسید بہی پر کسی سے لیکے دستخط کیلئے کسی نے مہر کی + لیکن خزانیکا تمام ڈہیر اوسیطرح پڑا رہا + گویا ایک
ذرہ نگہٹا + پہر تہیلیان سلوا کر توڑے بنوا لیئے + بار کرکے اونٹونپر لدوائے + خزانہ مذکورہ ہمراہ لیکر
کوچ کیا + ملک نیک بخت سے تاکیداً حکم دیا + کہ اشخاص اپنے مین سے ہماری کہانے خرچ مین ایک حبہ تک
نہ صرف ہونے پای + جو اسکا حساب خبردار اپنی ذمہ لیے + اور جناب موصوف کی یہ بہی ایک عادت
تہی + سبحان اللہ کیا نیک خصلت تہی + کہ جو کوئی آپ سے ہمکلام ہوا + اوسکو ضرور کچہہ عنایت انعام ہوا
سراپا آپ مین خلق محمدی تہا + طریقہ لطفا محمدی تہا + راہ مین جو کوئی آپ کو ملا + خوشی دل سے اپنے
اوسکا حال پوچہا + جسطرح جس شی کی جسکو حاجت ہوی + اوسیطرح پر اوسکی خبرگیری کی رفع ضرورت اسکی ہو
بس آپ کا اصل مطلب دلی یہی تہا کہ کسیکو کچہہ دیجیے + ہر فرد بشر کے ساتہہ اوسکے حسب تنخواہ کسیطرح کا
ہو سلوک کیجیے + اللہ اللہ کسقدر آپکی میٹہی باتین ہتین + سب آخر اونہی اسی شیرین زبان پر ساتہہ
ہو کر جانین دین + آپکے اوصاف ایسے حمیدہ تہے + کہ ایکنے ماننیکو پسندیدہ تہے + ہر ایک شخص نے
آپ کی ذات سے نفع اوٹہایا + ہر کس و ناکس نے ظاہری اور باطنی فیض پایا + قطعہ تہی ذات پاک حضرت
والا کی بیمثال + ایسا کوئی زمانہ مین دیکہا سنا نہیں + موصوف ہر صفت مین ہوی نام کے
سبب + مسعود کہنا آپکو کیونکر بیجا نہیں + اور جو چند لوگ آپکے ساتہہ دسترخوان پر کہانا کہاتے
تہے + وہ عجیب حظ و لطف زمانے کا اوٹہاتے تہے + اونمین بعضے فقرای کامل تہے + اور بعضے علما
عامل تہے + کہ وہ لوگ فقط خالص جناب محبوب رب العالمین کی محبت سے لشکر کے ساتہہ آئے تہے +

آپ بدون اون لوگونکی پاس بٹہائے کہانا نکہاتے تہے واہ کیا رتبے پائے تہے + اور بعد فراغ
طعام کے ہر روز ذکر الٰہی اور نعت مصطفائی کا بیان تہا + اور علم سلوک او حقائق و توحید کا اعلان
تہا ہمیشہ یہی چرچا رہتا تہا لوگونکے دلونکا شوق بڑہتا رہتا تہا + او یہ بہی آپ کا معمول تہا + ایک
چہوٹا سا خیمہ لشکر کے شمول تہا + کہ بعد نماز عشا آپ ہان تشریف لیجاتے تہے + پہر وہان مصاحبین
یا خدام وغیرہ نہین جانے پاتے تہے + مگر چند خدمتگار عالی وقار + جان نثار قدیم + مثل میان
ابراہیم وغیرہ کہ قبر اونکی قصبہ گنتور مین مشہور ہی + و اقف ہر ایک اہل شعور ہی + وہ جا کر سراپردہ
کے برابر وضو کیواسطے آفتابہ مین پانی رکہدیا کرتے تہے + اوسوقت اور کسیکی مجال نہتی
کہ کوئی قریب نواح مین ہی سراپردہ کے جا سکے یہ جو کسی کیا کرتے تہے + جناب ممدوح راتبہم
خلوت محبوب حقیقی کا لطف اوٹہاتے تہے + بیان سے باہر ہین جو کیفیتین پاتے تہے + اگر احیاناً
کوئی شخص مصاحبین خاص مین سے اوسوقت دور سے سامنے آیا + تو نہ پہچانتا اسقدر غلبہ شوق
دیدار آمد ذکر الٰہی مین مشغول پایا + اونکے فرشتونکو خطرہ جان تہا + سبحان اللہ عجیب ذوق شوق
حق کا دہیان تہا + واہ کیا برگزیدہ ذات والا اکرم ہی + بجا فرمودہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے
حدیث لی مع اللہ وقت + لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل + یعنی حضرت
سید سالار مسعود + مقبول بارگاہ خداوند معبود + محبت الٰہی سے جہاد صغر اور کبر اہین قدم بقدم
موافق جناب رسول مقبول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چلتے تہے + اکثر لوگ جہان دیدہ حسد اور غیظ
سے ہاتہ ملتے تہے + حق تعالی نے حضرت سالار مسعود غازی کو عجیب عشق سکہا دیا تہا + کہ اکثر علما اور
فقرا نے آپکی خدمت سے فیض لیا تہا + کسی نے آپسے کہا کہ جس شخص کے پاس قابو مین بارہ ہزار سوار اور
پیادہ ہوتا ہے + تو وہ شخص پادشاہی کا مستحق او سلطنت لینے پر آمادہ ہوتا ہی + اور آپکے پاس
تو بہت لشکر ہے + فوج آراستہ فتح پیکر ہی + میرے نزدیک آپ ہی تخت پر کسی ملک مین جلوہ
فرما ہین + اقالیم غیر مقبوضہ اپنی قبضہ تصرف مین لاہین + اسکا جواب جناب سالار مسعود غازی نے
فرمایا + یہ کلمہ بیباکانہ زبان مبارک پر آیا + کہ تخت سلطنت سلطان محمود کو مبارک ہو نہ مجہے
کیا کرنا ہی + او مین پادشاہت کیواسطے ہندوستان مین نہین آیا ہون مجہے راہ خدا مین مرنا ہی
فقط اللہ کیواسطے دین محمدی کی ترقی کا طلبگار ہون + کہ مشرک لوگ قائل ہوکر اسلام قبول کرین
اسبات کا امیدوار ہون + جس شخص نے دنیا سے ہاتہ اوٹہایا + اوسنے مالک الملک بادشاہ
حقیقی کی سلطنت کو پایا + شعر مے صرف وحدت کسے نوش کرد + کہ دنیا و عقبی فراموش کرد +
القصہ جناب سالار مسعود غازی + شاہزادہ شہرکی تازی + برابر کوچ کرتے ہوئے باحشمت و
شوکت ظاہر و باطن برلب دریای سندہ کے پونہچے شعر خضر نے شوقتے دہ دست کرم خوبہم لیے

ترجمہ
واسطے میرے ساتہ اللہ کے ایک وقت ہی کہ نہین سما سکتا اوسمین کوئی فرشتہ مقرب اور نہ کوئی نبی مرسل ۱۲

احوال جنگ شیوپور و راجہ سندھ

دوڑکر مرد آپ سے قدم چوم لیے + اور بجز کرم سے پھر ارشاد کیا کہ ملاحونکو بلاؤ + کہین سے
جلد کشتی ڈھونڈھ کر منگاؤ + اسباتکو سنتے ہوئے خدام نیک انجام سے لوگ چار و نطرف دوڑ گئے
تلاش کرکے وہ کشتیان لے آئے + جناب ممدوح نے امیر حسین عرب اور امیر جعفر کو حکم دیا کہ
تم دونو سردار پانچ ہزار سوار جرار لیکر دریای سندھ سے عبور کرو + شیوپور جو مقام ہے وہان
پونہچکر راجہ جو وہانکا زمیندار ہے نہایت نابکار ہے اوسپر فور کرو + چارون طرف سے گھیر کر زندہ
گرفتار کرو + اگر مقابلہ کرے تو تم بہی اوسپر تلوار کرو + دونون سردار بحکم عالی وقار + دوڑ
لیکر چڑھ دوڑے + شیوپور مین جا پونہچے + راجہ جو یہ خبر وحشت اثر سنکر پہلے بہاگ
کہڑا ہوا اپنا رستہ لیا + گہر مکان ریاست چہوڑکر اوسنے گاؤن تک خالی کردیا + مردمان لشکر
فتح پیکر اوسکے مکان مین گہسے + بی تکلف لوٹنے لگے آخر کو اوسکا گہر تک کہود ڈالا + پانچ
لاکہ روپیہ تہخانہ سے نکالا + اور بہت کچھ مال و اسباب پایا + وہ سب مال غنیمت غازیونکی ہاتہ
آیا + دونون امیر باتوقیر نے سب مال بجنسہ اکٹھا کرکے جناب معلی القاب کے حضور مین حاضر
لائے + ہر ایک خاص و عام آکر مبارکباد و شادیانے بجائے + آپنے انعام مین وہ سب مال
انہین لشکر والونکو بانٹ دیا + اور اوسمین سے آپنے ایک حبہ بہی نہ لیا + جب یہ ہاتہ والا نکو لیون سر
کیا + پہر خود بدولت نے بہی دریا سے عبور کیا + لب دریا جب خیمے گاڑ دئیے وہان فروکش ہوکر کئی
مقام کئے + یار لوگون نے بہی آرام کئے + وہ صحرا عجب پر بہار تہا + خوب ہی مقام شکار تہا +
چند روز اس شغل مین مشغول رہے + کچھ دنون یہی معمول رہے + ایک دن آپنے مجلس جشن مقرر
فرمائی + یار لوگون نے طبیعت بہلائی + کہانا بہت نفیس طرح طرح کا پکوایا + ہر ایک خاص و عام کو
کہلوایا + پہر احباب سے مخاطب ہوکر فرمایا + الحمدللہ کیا خداوند کریم نے تماشا اپنی قدرت کا دکہلایا
کہ نہ محنت و نی مشقت جو یہ ملک اپنی ہاتہ لگا ظاہر ہے + حسن میمندی کے قلم روسے باہر ہے + خدا
کی قدرت ہی جسطرف جاتا ہون + ملک و دولت قبضہ تصرف مین لاتا ہون + ایک مرتبہ میں بشاش
طبیعت ہی چدہر کی سیر کرتا ہون ہرطرح کی حرمت ہی + پہر فرمایا کہ بندیکو فقط خدا کی بندگی کفایت
کرتی ہی + اور یہ کیا معنی کہ جو خدا کا بندہ ہوکر اور پہر مخلوق کی ناز برداری کیسے یہ کب قبول طبیعت
کرتی ہے + او مخلوقات تو خود محتاج ہی + ہرطرح لاعلاج ہے + اس سے کیا ہوسکتا ہی + ناحق
کو آدمی راہ حق سے بہکتا ہی + شعر ہر دم رہے بہروسا خدای کریم کا + جاہ و جلال پر نہو نازان کبہی + ختم
القصہ سالار مسعود غازی وہان سے کوچ کرکے چند دنونمین ملتان تک پونہچے وہان مقام ہوا + تمام
شہر اور قرب و جوار کو ویران دیکہا اسلئے چندی قیام ہوا + سلطان محمود کی لشکر نے دوسرے
بار جب آکر تاراج ملتان کیا تہا + پہر جب سے کسی نے نہ آباد کیا ایسا ویران کیاتہا + راے انگپال جو

ملتان کا رئیس تھا اوسنے جاکر خطرۂ آج مین بود و باش سبب سے اختیار کی وہ لئے اوسنے سالار مسعود غازی کی
خدمت مین اپنی قاصد بھیجے اور یہ گفتار کی کہ آپکو یہ بات لائق نہین جو خود بدولت غیر ملک مین دوڑے
پھرتے ہین ایسا نہو کہ بدن کے کپڑے تک بھاری ہوجائین اور پھر آپ بھلگتے ہوئے گھر کا راستہ
لیا چاہین + یہ بات سنکر جناب سالار نے تبسم کیا + اور قاصدونکو اسطرح جواب دیا + کہ سب ملک خدا کا
اسمین بندیکا کیا اجارا ہی + جسکو خدا چاہتا دیتا ہی + وہی اپنے قبضے مین کرلے + اور قاصدونسے
کہا کہ کہدینا اوسکے باپ دادا کی ریاست جاتی رہی + سخن ہستی سے اوسکی سرداری منگئی + اور
اسداللہ الغالب علی بن ابیطالب کا جو طریقہ تھا جن باتون مین آجتک نام ہی + عنایت الٰہی سے
اپنا بھی رنگ ڈھنگ ہی وہی سارا کام ہی + کہ کافرونکو وحدانیت کی راہ حق سکھاتا ہون + شمشیر
محمدی کے ڈھری پر لگاتا ہون + اگر کفار و مشرکین ایمان لائین تو بہتر ہی + اور نہین تو اونکا گلا ہی
خنجر ہی + قاصدونکو انعام و اکرام دیکر رخصت کیا + اور یہ زبانی پیام دیا + کہ خبردار ہوشیار رہنا مین
ابھی تمہارے پیچھے آتا ہون + جو ہنر دانی اپنی اپنی بسالت کا دکھاتا ہون + بعد اسکے آپنے امیر حسن عرب
امیر بانیرید جعفر اور امیر ترکان اور امیر لتقی اور امیر فیروز عمر اور امیر ملک اسجدان جیسون امیرونکو باچند
سوار جرار راے انگپال بدخصال پر تعین کیا + اور وہ بھی اپنی فوج و سپاہ روسیاہ بجمعیت کثیر شہر سے
نکل کر میدان جانستانی مین آیا اور لڑائی کا ڈنکا دیا + دونون طرف سے فوج کی صف بندی ہوئی + تاب
طاق جوانونکو جانکی دردمندی ہوئی + فوج حریف سے مقابلہ ہوا لڑائی شروع ہوگئی + دونون طرف
خوب گھمسانکی تلوار چلی + مڈبھیڑ کی لڑائی ہوئی + سیکڑون صفونکی صفائی ہوئی + ابیات چلی
جو تیغ آبدار + نہ پیدل مقابل ہانی سوار + ہوا ایکدم مین ہزارونکا خون + زمین سب وہانکی ہوئی لالہ گون
یہانتک کیا کافرونکو ہلاک + چھپایا ہزارون نے منہ زیر خاک + ایک پہر بھر کامل میدان کارزار گرم
سعر رہین یون ہی ہتھیار چلا + چندین ترکان بہادر شہید ہوئے + اور کفار نابکار بہت کثرت سے
جہنم رسید ہوئے + آخر شکست فحش کہا کر راے انگپال تو بھاگا + لشکر اسلام کے کچھ جوانون نے
اوسکا پیچھا کیا + پھر لشکر ترکان بہادر شہر کے اندر گھسا + اور تمام ریاست کو خوب لوٹا + مال اسباب
بے انتہا ہاتھ آیا + مال غنیمت بہت کچھ پایا + سبھون نے پھر آکر جناب سالار مسعود غازیکو مبارکباد
دی + آپنے تمام لشکر فتح پیکر کو شجاعت کی داد دی + اور اون جیون امیرونکو خلعت فاخرہ اور گھوڑے
جوڑے عنایت فرمائے + سبکے سب خوش ہوکر دست بستہ آداب بجا لائے + بیت خلعت دیا
جسنے ہر خاص و عام کو + انجام کرچکے وہان جبدم یہ کام کو + المختصر برسات سر پر آپہنچی + موسم
بدل گیا ترشح ہونے لگی + چار مہینے تک ملتان مین اقامت پذیر رہے + بعد برسات
اجودھن کیطرف چلے [illegible] شہر اجودھن [illegible] خوب آباد [illegible]

احوال جنگ راجہ مہی پال دہلی مسعودی

نے تکلف ہاتھ آیا کیا فضل رب العباد تھا + جناب ممدوح کو آب ہوا وہانکی بہت خوش آئی + شکار کی بہی کثرت تہی + دل لگ گیا چندے وہین استقامت فرمائی + یہانتک کہ پہر دوسری برسات آپہونچی + پہر آپ بہی اور ساری فوج بہی برسات بہر وہین رہے + بعد برسات ریاست دہلی کی طرف چلے نواح شہر مین بہت جلد آپہونچے + اوس زمانہ مین والی ملک دہلی کا راجہ مہیپال تہا + اوسکی پاس لشکر کثیر اور وہ نہایت پر غرور بدخصال تہا + اور سب طرح کی جمعیت اوسکے پاس رہتے + فیلان جنگی سیاہ عیر درنگی ہتہیار سے تہے + سلطان محمود + بندہ رب المعبود + اور سالار ساہو پہلوان + دادا و بابان نے جب قنوج کو آکر فتح کیا تہا + اور یہانتک کہ لاہور کو بہی فتح کرکے دار الاسلام بنا دیا تہا لیکن دہلی کیطرف رخ بہی نہوا + ادہر جانے کا حوصلہ نہ پڑا + اسطرف سے پہر لال گئے + دیکہ وہ انتقال پا گئے + مگر حضرت سالار مسعود غازی بکوبخ متواتر سیر کرتے ہوئے دہلی مین آن ہی پہونچے + راجہ مہیپال کو بہی اسباب کریار لوگون سے پہرچے چڑہے + اوسنے اپنی تمام لشکر کو خوب آراستہ کرکے آگے بڑہایا اور خود بہی کمر باندہ کر میدان جانستان مین مقابلہ کیواسطے آیا + جناب فیضمآب سالار مسعود غازی نے بہی لشکر فتح پیکر کے پرے جمائے + گہوڑے پر سوار ہوکر مثل شیر نر جنگاہ مین تشریف لائے پہلے کچہ طرفین مین گفتگو ہوئی + پہر افواج ضدین دوبرو ہوئی + پلٹنون اور رسالون کو سامنے جمایا + اور دلی سے سوارونکو دہنے بائین لگایا + اور کئی ہزار سوار جرار کمک کے واسطے کمین بند موجود تہے + تابع حکم حضرت سالار مسعود تہے + جب سارا سامان لڑائیکا دونون طرفسے بندہ گیا برابر ہو رہے جاکر ہتہیار چلنے لگا + جوانان بہادر ہر روز دونون طرفسے میدان جانستان مین آتے تہے + اور صبح سے شام تک ہر طرح جان کاہی کرکے لڑ جاتے تہے + ایک مہینے کئی دن تک یون ہی برابر لڑائی ہوا کی + دونون طرفسے برابر تلوار چلا کی + جب فتح نہوئی جناب سالار مسعود غازیکو ایک نرود واقع ہوا طبیعت گہبرائی + درگاہ خداوند تعالی مین دعا کی کیا استقلال تہا کہ اف تک بہی زبان پر نہ آئی + ناگاہ آپکو خدام ذوالاحتشام نے خبر دی کہ ملک بختیار اور سالار سیف الدین صاحب قتدار اور سید عزالدین عرف میر سید عرب + اور ملک دولت شاہ اور میان رجب + یہ پانچون سردار عالی وقار ملک غزنین سے حضور کے لشکر فتح پیکر مین آگئے ہین الحمد للہ رب العالمین بڑی خوشیکی خبر لائے ہین + کہ حسن میمندیکو عہدہ وزارت سے سلطان والاشان نے موقوف کیا + بلکہ اوس نامعقول کو شہر سے نکال دیا + الغرض ان پانچون صاحبون کی ملاقات سے تمام لشکر والونکو بڑی خوشی حاصل ہوئی + اور ان حضرات کو بہی ایک فرحت کامل ہوئے سالار سیف الدین حضرت سید سالار مسعود غازی کے چہوٹے چچا تہے + اور ملک بختیار اور سید عزالدین + یہ دونون حضرت سید سالار مسعود غازی کے رشتہ دار اور قرابتی تہے + اور ملک دولت شاہ

سلطان محمود بندہ رب المعبود کے خاص چیلے تھے + خیر خواہی مین اکیلے تھے + اور جو سمی میان رجب تھے
ملازم قدیم خیر خواہ سالار ساہو والا نسب تھے + سب طرح کا اعتبار تھا + سارے گھر کا اونپر دار و مدار تھا
اسی سبب سے سالار ساہو پہلوان والا دودمان نے سالار مسعود غازی کو میان رجب کے سپرد کیا تھا + اونہون نے
اونکو جان و مال سے عزیز رکھا کہ اونکے ہاتھ مین ہاتھ دیا تھا + جب سالار مسعود غازی ہندوستان کی طرف
تشریف لائے + کل جاگیر اپنی میان رجب کے سپرد کر آئے + خواجہ حسن + عدو بے پرفن + نے بلا اجازت
حضرت سالار مسعود او بلے اطلاع سلطان محمود + انکے مال و جاگیر کو تصرف کر ڈالا + اور میان رجب
کو بھی شہر سے نکالا + اونہون نے ناچار بلے اختیار اپنے تئین حضرت سید سالار مسعود غازی کے
خدمت فیضدرجت مین حاضر کیا + بس اسقدر اونکا اعتبار تھا کہ جناب ممدوح نے اونکو خلعت کوتوال
لشکر کا دیا + خواجہ عدو بے پرفن سالار مسعود کے تمام عزیز و اقارب تک سے دشمنانگی رکھتا تھا + یہانتک
کہ سبھونکو آپس مین جدا کر دیا + اور سلطان والاشان بھی صدمہ رنج و غم سے ضعیف ہو گئے تھے سلطنت کیطرف چندان
التفات نہ تھا رات دن ایاز کی صحبت مین دل بہلاتے تھے + خود اپنے کھو گئے تھے + حسن میمندی نے تمام ملک کو درہم
کر دیا تھا + بدنامی بیحیائی کا ٹوکرا سر پر رکھ لیا تھا + بیت ایسا نمک حرام تھا وہ بھی جہان مین + اوسکا
نہ مثل ہوگا زمانے مین کوئی بھی + کتاب روضۃ الصفا مین جو تحریر ہی + وہی اپنی بھی بعینہ تقریر ہی + کہ آخر
سلطان والاشان کو خواجہ حسن کی حرکات ناشائستہ نے بیزار ڈالا + ناچار ایسے خفا ہو کر منصب
وزارت اوس سے نکالا + ہندوستان کیطرف بہیج کر کسی قلعہ مین قید کیا + منصب وزارت خلعت و
عزت امیر حسنک میکائیل کو دیا + خواجہ حسن نالائق پرفن اوسی قیدخانہ مین مر گیا + آخر دنیا سے
اپنا منہ کالا کر گیا + شعر دنیا مین بھی تباہ ہوا عقبی مین روسیاہ + ایسا ہوا ذلیل کہ اللہ کی پناہ +
لوگو اسبات کو خوب یقین دل سے جان لو + کہ جو شخص کسی بندہ خدا کو ستاتا ہی + تو وہ آخر کو ایسی ہی
ذلت اور مذلت اوٹھاتا ہی + اور جو شخص خصوصًا اہل بیت مصطفی + اور اولاد علی مرتضی + کو ناحق
تکلیف دیگا + وہ اسکے عوض مین نار جہنم مول لیگا + شعر کہ پاس اہلبیت رسول خدا نہین + اوسکا
ٹھکانا سقر کے سوا نہین + الحاصل ابھی پال بدخصال ان پانچون امیرونکا لشکر فتح پیکر دیکھکر بہت
حیران ہوا + پہلے تو خیر مگر اب تلوار پکڑکر لڑائی مین شریک بدل و جان ہوا + چالیس دن تک
دونون طرف سے فوجین اکھٹا ہوکر خوب لڑائی ہوا کی + خوب دل کھول کھولکر اچھی طرح برابر سے
تیغ آزمائی ہوا کیے + سیمی اشرف الملک سے حضرت سالار مسعود غازی کچھ باتین میدان مین کھڑے
ہوئے جانبازی کی کر رہے تھے + عدو ہور جو نیم زندگی کا دم بھر رہے تھے + کہ ناگاہ گوپال سپہ
مہیپال اپنا گھوڑا اوٹھا کر حضرت سالار مسعود غازی پر جا پڑا + گرز اوٹھا کر آپکے سر مبارک پر چلایا +
آپکے سر کی چوٹ کو خود چالاکی سے بچا گئی مگر بینی مبارک پر گہری ضرب آ گئی + تلخی موت نے اپنا مزہ چکھا دیا

ذالقہ اس جان شیرین کا وکہا دیا + مجروح بہت شدید ہوئے + حتی کہ دندان شریف تک شہید ہوئے
شرف الملک نی لپک کر ایک ہاتہہ تلوار کا گوپال کے سر پر ایسا مارا + کہ تسمہ تک باقی رہا زمین پر گر کے
جہنم کو سدہارا + واہ کیا ضربۃ تلوار ہوا + کہ وہ ایکدم مین فی النار ہوا + حضرت سید سالار مسعود
غازی زخم پینی پر رومال باندہ کر پہر لڑائی مین مشغول ہوئے + زہی شجاعت و جوانمردی کہ زخم پر
کچہہ خیال نکیا شام تک ایسے کئی معرکے طول ہوئے + شام کو ادہی میدان مین آپنے نماز مغرب ادا کی
اور اوسدن تمام رات ساری فوج طرفین کی لڑا کی + چند بہادروں نے شربت شہادت پیا + کفار کو تلوار کہا لینے بہادروں مارا + اکثر فوج
ساتہی لڑائی + غرض خلاصہ یہہ ہی کہ رات بہر تلوار چلا کی + چندین ترکان بہادر شہید ہوگئے + اور کفار نابکار
بیحساب جہنم رسید ہوئے + پچھلے پہر کچہہ تہوڑی دیر شاید ٹھہرے رہی + پہر نقاری لڑائی کے بجے
جوانان بہادر معرکہ مین آپہونچے + سیف الدین فوج کے ہراول تہی + کفار سے جادل سے تھے
ناگاہ ایک نیزہ کسی کافر کا گلوی مبارک پر آلگا یہ شہید ہوئے + انکی شہادت کی خبر وحشت اثر سنکر جناب
ممدوح غمگین بشدید ہوئے + طیش کہا کی گہوڑا اوٹہا کے مع سرداران والیان ترکان بہادر و
جان نثاران دلاور فوج حریف کے اندر دہاوا کر کے گہس گئے + اور یہانتک ہتہیار برسائے کہ کفار
نابکار تاب نلائے شکست کہا کر سب ہتہیار پہینک پہینک کر بہاگے بہت فوج عدو نے بہاگ
کے پہچاڑ کہا دیا + کہ ایسے الیسے لعضے راستہ بہلا دیا + لیکن راے مہی پال بدخصال چند نفر کے
ساتہہ میدان مین کہڑا رہا + ہر چند اوسکی ساتہہ والون نے کہا + کہ اسوقت نکل چلو پہر آئندہ دیکہہ لینگے
اگر زندگی باقی ہے تو پہر انشاء اللہ لڑکر شکست دینگے اون بہونکو راے مذکور نے جواب دیا کہ مین
میدان چہوڑ دونگا + ان ترکوں کے مقابلہ سے منہہ نہ موڑونگا + بس راے مہی پال بدافعال اسی [illegible]
مین تہا + اپنی خوار کی جستجو مین تہا کہ ایک جوان عظیم الشان نے دلاوری کر کے بہلا اوسکے
پس پشت سی گذر کر ایک ہاتہہ ایسا مارا + کہ راے مہی پال بدخصال دو ٹکرے ہوا + پہلے تو اوسکی ٹوپی کا
سر سر میدان اوڑا دیا + اب راے مہی پال بدخصال کو خود مع ساتہہ والونکے جہنم واصل کیا + فی النار [illegible]
مع الجہد والیدہا + جب دونون باپ بیٹے جہنم رسید ہوگئے + نالائق مردود جتنے کہ دوزخ کنارے کو + اور بہرا ہی
بہی کٹ مرے کچہہ ساتہہ چہوڑ کر بہاگے + خداوند کریم غفور الرحیم نے فتح عظیم عنایت کی [illegible]
بخشش اور شفقت کی + کہ جسکا بیان امکان سے باہر ہے + شرح کیا کیجیے ظاہر ہے + کہ دہلی کی
سلطنت اتنی بڑی ظالم زبردست سرکش سے ہاتہہ لگی + یہہ بہی گویا نعمت غیر مترقبہ ہی جو اتنی
بڑی ریاست ملی + پہر تو لشکر اسلام شہر کے اندر گہس آیا + تخت دہلی اس جان کاہی سے پایا + شہر
اقبال زیب و زینت تہا اوس بندہ حق کا + جس سمت قدم رکہا ہوئی فتح برابر + آپ جناب سپہ سالار
مسعود غازی کی ہمت اور ظرافت خدا پرستی کو خیال کیجیے + ذرا انصاف کی رو سے داد دیجیے + [illegible]

اس محنت مشقت کی ملک دہلی لیا + اور پہر تخت پر بیٹھنا گوارا نکیا + کیونکہ فرمایا کہ مین نے تخت
سلطنت اور حکم رانی کیواسطے جہاد نہین کیا ہی + خداوند کریم مالک الملک عالم الغیب جانتا ہی
اوسنی مجکو تخت باطنی دیا ہی + الحاصل امیر بایزید جعفر کو دہلی مین سلطنت پر بٹہایا + اور تین ہزار
سوار جرار بحکم حضور جناب لاانکے تحت و تصرف مین دیا + اور پانچ چھہ ہزار جوان پیادگان شہر
کے نگہبانی اور رعایا کی کامرانی کیواسطے مقرر کیئے + اور امیر بایزید جعفر سے کمال راہ مہربانی کے جناب
ممدوح فرمانے لگے + کہ غمخوارگی اہل دہلی کی مین نے تمہارے تعلق کی ہی اسکا خیال رکہنا بندگان
خدا کو کسیطرح کی تکلیف نہونے پاوی غفلت نکسی حال رکہنا + بعد اس پند و نصایح کے سپہ سالار
مسعود غازی نے دہلی فتح ہونیسے ساڑہی چھہ مہینے کے بعد میرٹھ کیطرف قصد فرمایا + میرٹھ اور
قرب جوار کے راجاؤن نے بہی سن پایا + کہ ایک بندہ خدا کے بندونمین ہی سالار مسعود نام جسطرف
وہ جاتا ہی + بی تکلف فوراً فتح پاتا ہی + اسواسطے ڈر کے مارے پہلے قاصد نکی ہاتہ سوغات اور تحفہ
و نذرانہ جناب ممدوح کی خدمت مین بہجوایا + اور کمال عاجزی اور انکسار لیسے یہ کلمہ سب نکیطرف سے
قاصدونکی زبانپر آیا + کہ یہ بہی ملک آپ ہی کا ہے اور ہم سب آپکے دربار دار ہین + بہزار جان و
دل غلامان سرکار ہین + خدمت و اطاعت سطرح قبول ہی + فرمان برداری سے کب عدول
ہی + جناب موصوف اونکی اس تواضع و تکریم سے راضی ہوئے + فوج کشی نکی معافی نامے لکہدیئے +
اشتعال سے گرم ... عالی مقام کا + پہر تو نہ باز پرس ہی کی اور سے آپنے + جسنے کچہہ انکسار کیا
مل گئی امان + اور تاج بخشی ہوگئی بخوبی و بیگمان + پہر وہانسے با حشمت و شوکت قنوج کیطرف
قدم رنجہ فرمایا + جب خاص شہر مذکور مین لشکر فتح پیکر آیا + راے جیپال والئی قنوج کو جو سلطان محمود
بندۂ رب المعبود نے جلا وطن کیا تہا + سالار ساہو نے عفو تقصیر کرا دیا تہا + پہر قنوج مین آکر
آباد ہوا + سالار ساہو سے اوسکا دل نہایت شاد ہوا + جب سید سالار مسعود غازی قریب قنوج
کے آئے + اوسنے سنتے کے ساتہہ ہی سوغات اور نذرانہ لیکر اپنی قاصد و ڈراسے لئے + بلکہ اوسکا
پسر کلان خدمت فیضدرجت مین دست بستہ حاضر ہوا + اور تمام نشکر فتح پیکر سے پیش نظر ہوا +
دریای گنگ کی کناری خیمۂ عالی خود نصب کیا + نہایت درجہ کا راے جیپال نے ادب کیا + بہت خوشی
دلسے ضیافت کی + جہانتک ہوسکا اطاعت کی + جناب ممدوح نے بہی اوسکی طرف بہت
التفات کیا + دعوت قبول کی اوسکا دل کہ لیا + پہر اوسکو خلعت و انعام و اکرام دیکر فرمایا کہ
عبور دریای گنگ کا سامان جلد تیار ہو + تاکہ ایک آن واحد مین بیڑا پار ہو + لشکر دریا پار ہونیکا
کہیلین گے + رستے کی کیفیت دیکہینگے + اوسنے فوراً حکم سنتے ہی چند کشتیان نہایت
[illegible]

احوال او دہلی میرٹھ و قنوج فتح مسعودی فرار قنوج دہلی

که وہان جاکر ڈیرہ کرو + چند ساعت آرام لو + سبکے سب حکم بجالائے + پہر آپ بہی دریا کی پار
آئے + وقت عبور دریا اجیپال بہی پیادہ پا خدمت شریف مین آیا + اور گہوڑا کوتل خاص سواری کا
جو ہمراہ تہا وہ نذر کیواسطے روبرو لایا + پہر قریب آکر قدم چومنے کو سر نیچے جہکایا + آپنے اوسکا
ہاتہہ پکڑ کر اپنے پاس جگہہ دی بلکہ گود مین بٹہایا + اور بہت کچہہ اوسکی خاطر تسلی کی + تمام لوگون مین سرفراز کیا
اوسکو عزت دی + اور ملبوس خاص اوسکو خلعت دیا + مادہ اسپ اپنے طویلہ سے اوسکو مرحمت کیا
اور فرمایا کہ تو بے تکلف اپنا کاروبار جاری کر + دل کسیطرح نہ بہاری کر + اور ہمارے لشکر کی رسد
رسانی مین کوئی شخص تمہارا مامور ہے + ہان سپاہ کا خیال اور بندوبست ضرور ہے + اور ہر ایک
شخص ادہر کے آنے جانیوالیکا خیال کرنا + کسیطرح کا رنج دل مین ملال نہ کہنا + تاکہ وہ صوبہ بہ شہر و
دیار مین روز بروز زیادہ تر ہو + خوش زبانیمین ہر ایک فرد بشر ہو + شعر دنیا مین نیک نامی
عجب عمدہ چیز ہے + وہ قدردان ہی اسکا جو اہل تمیز ہے + الحاصل اجیپال کو یہ سمجہا بجہا کر دلاسا
تسکین دیکے رخصت کیا + اور جناب ممدوح نے بہی خود قنوج کہی گہاٹ سے اوتر کر ملیح آباد ہوتے
ہوئے ستر کہہ کا راستہ لیا + نوین دن ستر کہہ مین پہونچے + وہان جاکر کسی مقام پر اوترے + اون
دنون ستر کہہ مین اور قصبون کے بنسبت زیادہ آبادی تہی + وہ بستی اچہی طرح بسی بسائی دیکہی
گہر گہر خوشی اور گہر گہر شادی تہی + کیونکہ وہ مقام ناف اقلیم ہندوستان ہی + ایسی لطف کی جگہہ
باہر از امکان ہی + اسی باعث سے جناب ممدوح نے ستر کہہ مین قیام فرمایا + لشکر کو اطراف و جوانب مین
پہیلایا + سالار سیف الدین اور میان رجب کو بہرائچ کیطرف وہان سے رخصت کیا + اور میان
رجب کے بیٹے کو اونکی جگہہ لشکر کی کوتوالیکا خلعت دیا + اگرچہ کم سن تہا لیکن صاحب شعور اور غیرت دار تہا +
اسکے سوا سپہ گری کا بہادر اور جرار تہا + شعر کم سن ہوا تو کیا ہوا اہل شعور ہو + لیکن غیور اور بہادر ضرور ہو +
الغرض جب سالار سیف الدین نے اپنی تئین بہرائچ مین پہونچایا + وہانکا حال جز و کل دریافت کرکے
خدمت عالی مین بہیجوایا + از انجملہ یہہ بہی لکہا کہ یہان غلہ کی بہت گرانی ہے + لشکر اسلام کو اس باعث
سے بڑی پریشانی ہی + بلکہ کسی نوع سے غلہ ممکن ہی نہین ہو سکتا ہی + مارے فاقون کے آپ و سپاہ کا
منہہ تکتا ہی + کسی طور سے یہان رسد جلد پہونچایئے تو عین عنایت ہی + اور نہین تو بالکل
دشمنونکو خوف ہلاکت ہی + اس عرضداشت کو سنتے ہی حضرت سید سالار مسعود غازی نے ستر کہہ کے
قریب و جوار کے چودہریکو طلب فرمایا + خدام نے سات آٹہہ پرگنے کے چودہریونکو فوراً حضور مین
لاکر حاضر کیا + آپنے روبرو بلوایا + تماس نام چودہری پرگنہ [illegible] اور سبہر نام چودہری قصبہ [illegible]
چودہری [illegible] سامنے آئے + اونکو بہت کچہہ تسلی اور دلاسا دیکر یہ کلمہ زبان پر لائے [illegible] کسی طرح
سے اپنے ملک مین [illegible] + [illegible] بے تکلف کہیتی باری کرو کیونکہ اسمین تمہارا ہی فایدہ ہی + اور فرمایا

کا ہی بہلا ہی + ہم لوگونسے بہاگنا اور نفرت کرنا درشت ناحق کہانا لاطائل ہی + کشتکار روزگار چہوڑ
دینی مین بجز نقصان کے کیا حاصل ہی + پہر ارشاد کیا کہ روپیہ جسقدر درکار ہو ہمسے لو + اور غلہ جسقدر
تمہارے پاس تہا پہر ہمکو دیدو + یہ باتین شکر آمیز رحمت انگیز + سنتے ہی جو وہر لوگونکا دل بہت خوش ہوا +
دست بستہ ہوکہ عرض کیا + کہ ہمکو فقط حضور کی ہرطرح عنایت درکار ہے + غلہ جو کچہ ہمارے گہر مین
موجود ہی وہ سب حاضر سرکار ہی + جسوقت غلہ سرکار مین داخل کردینگے + روپیہ خزانے سے جبہی
لینگے + پہر آپ نے خزانچی کو حکم دیا کہ نہین پہلے انکو روپیہ دیدو + بعد اسکے ان لوگونکے گہر سے جتنا
غلہ مل سکے منگالو + الحاصل کتنے کسیا ہی زکادان ڈہیر ہوگیا + بہنونکی آنکہین کہل گئین دل سیر ہوگیا
الحاصل پہلے جو وہر لوگونکو خزانہ سے روپیہ عنایت کیا + پہر خاطرداری پان الاچی وغیرہ سے کرکے خلعت
دیا + اور آدمیونکو انکو ساتہہ کیا کہ جلد انکے گہر پر جاکے غلہ لے آو + ملک فیروز عمر کو حکم دیا کہ تم سکا
بندوبست کرو + ہر جنس کا غلہ جو ممکن ہو سالار سیف الدین کے پاس بہرائچ مین بہجواؤ + بعد ازان مہی بختیار
کو اپنا نائب مقرر کیا + اور اوسکو کیطرف جانیکا اونکو حکم دیا + اور گلے لگا کر اونسے فرمایا کہ مین تمکو
خدا کے سپرد کرتا ہون + فقط رضای خدا کیواسطے تمہارا کو فراق اپنی چہاتی پر دہرتا ہون + مگر
اتنی وصیت و نصیحت عمل مین لانا کہ جس شہر و دیار کیطرف جانا + پہلے وہانکے رئیسونسے ملنا + اور محبت سے
سلوک کیا پیش آنا + اگر کفار دین محمدی قبول کرین و یا نرمی سے پیش آئین تو بہتر ہی جو نہین تو قتل
کیے بغیر ہرگز نہ چہوڑنا اسطرح ندی جانا + بعد اسکے آپنے مہی بختیار کو گود مین بٹہا کر لڑکونکیطرح بہت سا
پیار کیا اور فرمایا + کہ میرے تمہاری ملاقات آج ہی کے دن تک ہی پہر جدا جلنے ہو یا نہو جب یہ کلمہ
زبان پر آیا + تو دونونکا دل آپس مین بہر آیا + چشمہ چشم سے دریای اشک بہایا + آخر کو مہی بختیار
رخصت ہوئے + مائل در فرقت ہوئے شعر دل سا نکلی جسکا جدا ہوگیا ہو آہ + وہ اپنی بیکسی
پہر نہ روئی تو کیا کرے + واہ کیا محبت حق تہی کہ خاص اللہ کیواسطے بمجرد شفقت مین اپنا قدم
جان لوجہ کر یہ صدمہ جانکاہ علی العموم اوٹہایا + کہتے ہین کہ مہی بختیار نے اکثر ملک فتح کیے + بہا
کہ مقام کانور وین پہنچے + وہان کافرونسے لڑکر جام شہادت پیا + اپنا سر خدا کی راہ مین دیا
اوس مقام پر مرقد مبارک مشہور ہے + آگاہ ہر ایک خاص و عام ضرور ہے + بعد اسکے امیر حسن
عرب کو مدینہ کیطرف رخصت کیا + اور میر سید علی کو کہ فی الحال بہ لال پیر مقام مشہور ہی گوپامؤ کی
طرف اور اوسکے نواح مین بہیجدیا + یونہی ہر ایک امیر باتوقیر کو ہر ایکطرف فوج و لشکر دیکر جہسا
جسکو مناسب پایا رخصت کیا + وہانکی حکومت اور سرداری کا پروانہ جناب سید سالار مسعود غازی
لکہ دیا + اور سید ملک آدم غازی حضرت سید سالار مسعود کے اوستاد تہی + اولیاء اللہ اہل
صاحب جہاد تہی + اپنی خوشی اور شجاعت جوانمردی سے یہان لکہنؤ مین آئے + راہ خدا مین کفار سے

مقابلے مین جہاد کیواسطے قدم جمائے + راجہ کی بارہ سے متصل جھتیا باغ مین اونکا مزار ہی + ہر ایک
خاص و عام اس بات سے واقف کار ہے + اونہون نے اپنا بستر یہان جمایا + شرک اور کفر کو مٹایا
دین کو پہیلایا + اور خود بدولت مقام ستر کہ مین قیام پذیر رہے + ترقی دین محمدی کیلئے در پئے تدبیر
رہے + شعر اچہے جو آپ تہے سبہی اچہے + اونکا ساتہ تہا + کیا راہ حق مین اونکو بہی حاصل ثبات تہا +
ایکدن صحرا مین شکار کہیل رہے تہے + دلکو بہلانے لگے جو شغل جہیل رہے تہے + ناگاہ چند قاصد راجہ کے
کڑے مانک پور کے آئے + دو زین اور چند لجام زرین بطور سوغات کی جناب سید سالار مسعود
کی خدمت مین لائے + اور اونکی طرفسے عرضداشت کی + فقط زبانی یہ بات کی + کہ یہ ملک قدیم
ہمارے باپ دادیکا ہی + ہمین کبہی کوئی مسلمان آجتک حاکم نکے نہین ہوا + اور ہماری تواریخ کی کتابونمین
لکہا ہی + واسطے آگاہی کے تمکو کہلا بہیجا ہی + کہ سلطان سکندر ذو القرنین نے فقط اس ملک
ہندوستان کا ارادہ کیا تہا + سو قنوج تک آئے + رای کید والی قنوج سے صلح کرکے پہر گئے لیکن
گنگا کے پار نہین تشریف لائے + او سلطان محمود غزنوی والاشان + اور تمہارے باپ سالار
ساہو پہلوان + گجرات وغیرہ بلکہ وہ بہی قنوج تک تشریف لائے + لیکن با وجود اس اولو العزمی کے
اونہون نے بہی گنگا کے پار قدم نہین بڑہائے + اور تم نے بتکلف غیر ملک مین آن بیٹہے + بے کہٹکا
گہس آئے اپنا گہر جان بیٹہے + میان صاحبزادے یہ بات ریاست اور شرافت سے بعید ہے +
ایسی حرکت تو کہین ندیکہی نہ شنید ہی + او ہمکو تمہارا بڑا خیال آتا ہی + رہ رہ کر طبیعت پر ملال
آتا ہی + کیا کہین تم اپنی باپکے اک لوتے بچے ہو اور کوئی اونکی اولاد نہین + اپنی جان کا خیال
کرو گہر بے چراغ ہو جائیگا ابہی پیدا و بیدا و نہین + ستر کہ مقام بہت تنگ ہی + او تمہاری طبیعت
مین امنگ ہی + پہر کہے دیتے ہین تمہارے رہنے کے لائق نہین + جنگ کرنا مفاید ہی بہتر
کشت خون خلائق نہین + نو لاکہہ سوار فقط میرے لشکر مین موجود ہین + پہر آپ کیا بیچارے
میان مسعود ہین + میرے سوا اور بہت سے راجہ نواح بہرائچ وغیرہ مین ایسے ہین ہر طرف لشکر
مجہسے زیادہ اونکے پاس ہے + صاحبزادے تمہین اونسے سر ہو نیکی کون آس ہے + جنگ [illegible]
آدمی اور قاصد راجاؤن کے آئینگے + پہر رہنا بہت مشکل پڑیگا پہر آپ بہاگ کر کہان جائینگے
بہتر ہے کہ بس چپکے سے اوپری اوپر اپنے وطن کی راہ لیجیے + مفت کی بلا اپنے گلے نہ لگائیے اور ناحق
جان کو تکلیف نہ دیجیے + قاصد نے یہ بات سنتے ہی حضرت سید سالار مسعود غازی [illegible]
جوش مین آکر تہرانے لگے + اور یہ کلمہ زبان فصاحت لسان سے اسطرح فرمانے لگے + کہ کیا الحمد
[illegible] قاصد ہو کر آیا ہی + جو اونکا پیام میرے پاس لایا ہی + اگر کوئی دوسرا اسطرح کی بات
اونکی سات منہ سے نکالتا + تو ابہی [illegible]

اجاڑن اور حاکمون سے بھی نے تکلف کہدیا + کہ ملک رب قادر قہار کا ہی جسکو جب چاہی دیدے
چاہے جسے حاکم کر دے لیلے + ہمین کسیکا کیا اجارا ہی + نہ ملک ہمارا ہی نہ تمہارا ہے + اور مین فقط
ہندوستانکی سیر کرنے نہین آیا ہون + بلکہ ریاست جمانے کیلیے اپنی یہان لایا ہون + انشاء اللہ
تعالی کفر کو مٹائے دیتا ہون + دین محمدی کا ڈنکا بجائے دیتا ہون + اسلام کا روز بروز خدا کے
فضل سے رواج ہوگا + کفار نابکار راندی جائینگے اب نہ اونکا زور کل ہوگا نہ آج ہوگا + اگر تمہارا
لڑنیکا ارادہ ہو تو دیر نکرو مین موجود ہون + خدا قادر زبردست ہی مین عاجز بندہ اوسیکا مسعود ہون
بہت راہ خدا مین جانکا اپنے خطر نہین + سوجہ دہین جہاد پہ کمر باندھ کے ڈرتی نہین + کافرون نے جو دو زین
تحفے مین بھیجے تھے اوسمین کسطرحکا جادو کیا تھا + اسی سبب سے آپ نے نلیا پھیر دیا تھا + اور فرمایا کہ ہمنی
پہلے ہی سے یہ سمجھکے اس کفرستان مین قدم رکہا ہی + تاریکی کفر کی کافور ہو نور اسلام چراغ طور ہو
پہ سامان باندہا ہی + بعد اس گفتگو کے جناب ممدوح نے قاصدونکو رخصت کیا + اونہون نے وہان
جاکر سارا حال خلاصہ کہدیا + اور یہ بھی کہا کہ یہ لڑکا ہرگز کسی سے بھی نہین ڈرتا ہی + تمہاری ان نو لاکھ
سوارونکا وہ رتی بھر بھی نہین شمار کرتا ہی + یہ بات سنکے کفار بد اطوار بہت حیران ہوئے + اپنے اپنے
دلون مین نہایت پریشان ہوئے + اوسوقت والی مانک پور کے دربار مین ایک حجام نطفہ حرام
حاضر تھا + اوسنے دستہ اپنے راجا ڈلسے کہا + کہ اگر مجھکو حکم ہو تو مین ابھی جاکر سالار مسعود کا کام
تمام کر آؤن + اور نیز اسکے کبھی اپنا سرکار کو شرمندہ نہ کہاؤن + راجواڑون نے سنکر کہا کہ جو تیرے
ہاتھ سے یہ کام ہوجائے + تو تمام ہندوستان مین ابھی نام ہوجائے + اور عوض اسکے تجھکو ایک پرگنہ
انعام دینگے + اگر تجھسے ہوسکے تو تک بلا کوتاہی نکر اور بہت سا تجکو منصب اکرام دینگے بالحاصل
پچاس اشرفیان دیکر والی مانک پور نے حجام کو رخصت کیا + وہ کئی ایک ناخن گیر زہر آلودہ دست
کمرا کے سترکہ مین آن پہنچا + جناب سپہ سالار مسعود غازی جنگل سے شکار کھیل کر ظہر کی نماز کیوقت
فرودگاہ مین تشریف لائے تھے کہ ناگاہ حجام نطفہ حرام بھی وہ ناخن گیر لیکر روبرو آیا جو زہر مین بجھائی
تھی + اور سلام کرکے آگے قدم بڑہایا + دستہ ناخن گیر بطور نذر کے دکھایا + اور لطف تو یہ
کہ وہ جس کام کو آیا تھا + اوسنے اپنا حال بھی کہہ سنایا + جناب ممدوح نے وہ ناخن گیر
اپنی ہاتھ مین لیکر بائین ہاتھ کے انگوٹھے کے ناخن پر ایک ذرہ لگایا تو وہ اسقدر تیز تھا کہ ضرب
ناخن کے نیچے گوشت کے اندر اوتر آیا + ظاہر مین تو ایک ذرہ سا چرکا لگ گیا تھا + لیکن زہر سے
سرد ہوگیا اور زہر نے اسقدر سرایت کی کہ چہرہ مبارک مانند ماہتاب کے زرد ہوگیا پہر زہر کے
اثر سے تمام جسم شریف مین اسقدر حرارت پیدا ہوئی + کہ جس سے بے انتہا تکلیف پیدا ہوئی +
اور اسقدر تڑپنے لگے کبھی چارپائی پر کبھی اوچھلتے تھے + زمین پر گر گر کر سنبھلتے تھے + جب خدام

احوال ضربت ناخن گیر زہر آلودہ وصدمہ جانکاہ سالار مسعود

و مصاحبین کو معلوم ہوگیا کہ یہ ناخن گیر زہر آلودہ ہی + اسی باعث سے نہایت بیچین و مسموم ہی + مقتولی
سبھون نے جو دیکھا اونہین بیقرار + لگے رونے آپس مین سب زار زار + محبت کا تھا یون تو
ہر اک کو جوش + نہ باقی رہے اونکے بلحفظ ہوش + پس اس طرحکا سوز پیدا ہوا + بڑا روح پرورنکی
صدمہ ہوا + غرض اوسیوقت زہر مہرہ لاکر جلد لیسے پانی مین دہو کر گہرل مین گہسکے آپکے منہ مین
ڈالا + دو تین مرتبہ جب اوسکا لعاب حلقے کے نیچے اوترا دل ٹہرا حرارت زہر کی زائل ہوئی +
عنایت الٰہی سے آسان مشکل ہوئی + دو ایک گہڑی مین زہر سارا اوتر گیا + حق تعالیٰ نے مصیبت
کو راحت سے بدل دیا وقت تکلیف گذر گیا + ارکان دولت و امرا و ترکان بہادر و خدام مصاحبین
وغیرہ چار و نطرف اوس محبوب رب العالمین کے گرد و پیش بیٹھے تھے + اپنی اپنی تئین پروانہ اوس
شمع جمال الٰہی کا کیے ہوئے تھے + حق تعالیٰ نے گویا نئے سر سے زندگی کی + دشمنونکو نصیب
شرمندگی کی + خوشی کے شادیانے بجنے + صدقہ و خیرات خوب مساکینونکو بٹنے + بعضون
مصاحبونکو مال و زر دیا + فقیرونکی دامن مقصود کو دولت سے بھر دیا + حجام نے جو یہ بہیڑ بہاڑ دیکھی
وہ تو مارے دہشت کی اپنا موقع اور وقت پا کے چلدیا + اوسنے سیدہا اپنی وطن کا رستہ لیا + او
جناب ممدوح نے جو ملک بنا لیا تہا + فقط کفار کے جلانیکے واسطے آپنے یہ سامان کیا تہا + کہ غسل
صحت کرکے لباس لطیف سے اپنی تئین سجایا + اور خلعت شاہانہ زیب تن فرمایا + اور مانند ماہ چہا
دہم کے برج شرف یعنی دیوانخانہ خاص مین جلوس کیا + احباب و مصاحبین کو نہایت مانوس
کیا + کہ مبادا دشمنونکے دلون مین کسیطرحکا اندیشہ نہو + دوستونکی برعکس اسکے پامال نہو +
اوسوقت مین جناب ممدوح کی عمر شریف کل اٹھارہ برس کے قریب تھی + کہ کمال حسن اور بزرگی
صوری و معنوی ذات والا صفات مین عنایت الٰہی سے نصیب تھی + مطلع اوٹھتی ہوئی جوانی تھی عہد
شباب تہا + نام خدا وہ حسن عجب لاجواب تہا + چنانچہ کوئی شخص ہم عصر آپکا ثانی نتہا + اور حق تو یہ ہی
کہ آجتک نہ دیکھا نہ سنا + بڑی تعجب کی بات ہی + کیا بیہودہ حرکات ہی + کہ وہ لوگ جفا کیش بد اندیش
ایسے اندھے کہ جنکے سینے کی ایسی ہوئی تہی + کہ جمال جہان آرای اوس محبوب الٰہی کا آنکھونسے
دیکھتے جاتے تھے + جسپر ولایت و کرامت پر آپکے ایمان نلاتے تھے + مگر غیرت بہی ٹوٹی تھی +
انوار استغلانہ حضور رکھتے تھے + بلکہ اپنی تئین اونکی پاس سے دور رکھتے تھے + مصنف
مرات مسعودی کہتا ہی + کہ مین نے ایک مرتبہ ابتدای سلوک مین جناب ممدوح کو عالم معاملہ مین
دیکھا ہی + پس اوسوقت سے تمام عالم کاروبار سے دل پھر گیا + تین چار برس تک مجھے اپنا
ہوش نرہا کہ مین کون ہون کہان ہون + آدمی ہون کہ حیوان ہون + بعد صفائی کے
جب حضوری ہمیشہ کی حاصل ہوئی + جب جا کے تسکین اور دل جمعی کامل ہوئی + اور مین نے

یہ تحقیق کیا ہی + بلکہ اکثر دوستونکو اسکا اتفاق پڑا ہی + کہ ظاہر اور باطن مین کوئی شی عشق اور غم عشق سے بہتر موجود نہین + بس وہ دل کیا کہ جسمین خیال مسعود نہین + چنانچہ ایک بزرگ نے فرمایا ہی + ہمنے بہی وہی قول لکہا ہی + **رباعی** این نکتہ جز از دل نے ذوق چہ جویند + در عالم معنی کجا یند بگویند + سرمایہ عمر ست ہمین عشق درین دہر + گر عشق ندارید چہ دارید بگویند + القصہ جناب سپہ سالار مسعود غازی + شاہزادہ ترک تازی نے حاضران مجلس کیطرف رخ کیا + اور اپنے اہل خاص یعنی محرر کو حکم دیا + کہ جتنے امیر عالی تبار + ہمارے ملازم تعلقدار + سرحد و شہر مقرر ہین + اور یہان افسر ہین + اون سبہونکو نامے لکہو + کہ کفار بد اطوار ایسی حرکتین کرتے ہین ہشیار ہو جاؤ + مبادا تمہارے ساتہ کوئی ایسی فریب نکرے + جو خدا نخواستہ صدمہ پہنچے + اور ایک عرضداشت اس حال پر ملال کی حضرات والدین کو شہر کابلیر مین لکہی + اور اپنی دستخط خاص اور مہر سے مزین کر کے قاصدونکے ہاتہ بہیجدی + جب قاصد شہر کابلیر مین جناب سالار ساہو پہلوان والا دودمان کے پاس عرضی لیکر پہنچے + قاصدونکو دیکہکر بہت خوش ہوئے + قاصدونکو گلے لگایا بہت سا پیار کیا بلکہ اپنی گود مین ایک ایک کو بٹہالیا + تمام حال قاصد لسے خیر عافیت کا پوچہا + اونہون نے مفصل بیان کیا + جب واقعہ حرکت حجام نافرجام کا سنا + تمام بدن لرزنے لگے کانپ اوٹہا + بیہوش ہو گر پڑے + زار زار رونے لگے + بعد تہوڑی دیر کے جب ہوش مین آئے + دیوانہ وار ستر معلی کے پاس تشریف لائے + وہ بہی فرزند جگر بند کے عشق و محبت مین دیوانی تہین + نہ آسمان سوجہتا تہا نہ زمین + جب کوئی سالار مسعود کا نام لیتا تہا + تو گویا دلکو تسکین دیتا تہا + چنانچہ جب سالار ساہو کی زبان سالار مسعود کا نام سنکر ہوش آیا + تو کہہ ستر معلی کو بہی ہوش آیا + سالار ساہو نے اونکا خط پڑہا + اور دستخط خاص مسعودی اونکو دکہلایا + پس ستر معلی نام نامی اپنی فرزند جگر بند کا دیکہتی جاتی تہین + اور چوم کر آنکہونسے لگاتی تہین + پہر سالار ساہو سے کہا کہ خط کو مجہے سر لیے پڑہو اونہون نے پڑہا انہون نے بگوش دل اول سے آخر تک سنا + جب احوال حرکت حجام نطفہ حرام گوش زد ہوا رنج زرد ہوا + ستر معلی نے ایک نعرہ مارا مین سے اختیار زرد ہوا + اور کہا کہ ہائی افسوس زہر تاثیر کرے + اور ستر معلی جیتی رہے اور نہ مرے + یہ کہتے ہی دل بیقرار بیہوش روانہ ہوا + فراق پسر سے دل جگر شانہ ہوا + بس اوسیوقت سے مرض ہجر نے زور کیا + حتی کہ چند دلون لقمہ گور کیا + اطبا بہت کچہہ علاج کرتے رہے + سبہی طرحکی تدبیرین اوٹہا رکہتے رہے شفا نہوئی شفا اخیر ہوئی + قضا آکے دامنگیر ہوئی + **شعر** مریض عشق پر رحمت خدا کی + مرض بڑہتا گیا جون جون دوا کی + وہ ہمراہا طبیب کہ آنیے اور رُکگیا جانے سانس + عاشق ... معشوقون دیکہے دیدار + ہمکو یقین کامل ہے کہ مریض عشق کیلیے سوای شربت دیدار معشوق اور

احوال روانگی قاصد معہ خط والدین و انتقال والدہ ماجدہ از فراق نور العین

نہین + اگر اوسکا ملنا ممکن نہو تو کوئی صورت بقا نہین + آخر کو بارہوین دن اس مرض فراق سے بہرائچ
مین ستر معلی نے انتقال کیا + جنازہ اونکا شہر غزنین مین سلطان محمود کے پاس بہیجدیا + پہر سالار
ساہو نے کہا کہ مین اس عورت کی سبب سے سالار مسعود کے ہمراہ نجا سکا + ناچار تہا کہ مین اسکو
اپنے ساتہ کہان لیئے لیئے پہرتا + اب اس ملک مین رہنا کیا ضرور ہی + ابتو وہ بہی قضا کر گیئی اور تحت
جگر میرا محبوب دو سے ہے + اس مضمونکی ایک عرضداشت سالار ساہو پہلوان والا دودمان نے سلطان
محمود بندہ معبود کو لکہ بہیجی + اور آپ نے معہ لشکر و فوج بیٹے کے پاس ہندوستان کی راہ لی

## اب یہان سے چوتہی داستان ہے + سالار ساہو کے ستر کہہ جانے کا بیان ہے + اور حضرت سید سالار مسعود غازی کے بہرائچ جانے کا حال ہے + وہان کفار نابکار سے لڑائی اور شہادت کا مقال ہے

پلا مجکو ساقی مئے لالہ گون + کہ جسکے نشے مین یہ قصہ لکہون
بہا ہی دیا کر تو اب شاد کام + خود ایسے گذر جائین وہ دن تو جام + کہ کیفیت سے بیرنگ ہو کر
رہی بیخبری اور نہ اپنی خبر + نشہ خوب آنکہون مین چہایا رہے + یہی رنگ ہر دم سمایا رہے + بیان
پہر ہو سالار ساہو کا حال + عیان اپنی مطلب کی ہو قیل و قال + القصہ سالار ساہو پہلوان +
والا دودمان کابل سے برابر کوچ کرتے ہوئے قریب ستر کہہ کے آن پہنچے + اور کابلیر کی حکو
اور ریاست سلطان محمود کی ملازمین خیرخواہونکے سپرد کر آئے + جب حضرت سید سالار مسعود
غازی نے خبر اپنی پدر بزرگوار کی مقام ستر کہہ مین آمد آمد کی سنی + آپکی طبیعت اس خبر سے
نہایت خوش ہوئی + استقبال کے لیئے شہر کے باہر تک آئے + اور بڑی تعظیم و تکریم
سے [illegible] مین اونکو لائے + برابر تین رات اور تین دن تک شادیانے خوشی کے بجائے گئے +
طرح طرح کے جلسے عیش و سرور کے ہوا کیئے + اور تمام لشکر فیروز پیکر کے ہر ایک خاص و عام کو بلکہ
ہر جیکی خوشی اور تقویت حاصل ہوئی + اور تمامی ہندوستان کے کفار ناہنجار کو نہایت رنج
والم اور مصیبت مشکل ہوئی + بلیت دشمن کشیدہ دوست جو تھی شاد ہو گئے + آبادیہ انکی نور وہ
برباد ہو گیئے + بعد چند روز کے کافرون نے جابجا اپنی جاسوس دوڑا دیئے + ملک فیروز شیشہ
اہل اسلام کی طرف ہے کسی مقام پر ایسے تہے اونہون نے بہی اپنی بہیدی لگا دیئے + آخر اون جاسوسونکو
ملک فیروز نے تفحص کر کے گرفتار کیا + رسی بند ہوا کر ستر کہہ مین حضرت سید سالار مسعود
[illegible] کے پاس بہجوا دیا + خدام مسعودی نے اون قیدیونکی صورت دیکہتے ہی فورا پہچانا +
[illegible] دو کفار نابکار جو زین و لجام سمیت بانگ پور سے لائے تہے ایک انہی میں کا تہا +
[illegible] سالار ساہو پہلوان والا دودمان نے حکم دیا کہ قیدیونکو قتل کرو + جناب ممدوح نے کہا کہ ان

دو تین شخص کے مارنے مین کیا فایدہ ہی چہوڑ دو + جب حضرت سید سالار مسعود غازیکی زبان مبارک پر یہ کلمہ رحم آمیز آیا + تو جناب پہلوان والا دودمان نے بیٹے کی خاطر سے اون دونو کو چہوڑ دینے کا حکم فرمایا + اور حکم دیا کہ حجام کو ہرگز نہ چہوڑنا + اسکے قتل سے منہہ نہ موڑنا + آخر حجام نافرجام کو گہرون مارا + اور سید قیم شمشیر سے اوسکا سر اوتارا + شعر تشنہ سمجہے کے موت بہی یہ کام کر گئی + پانیکا گہونٹ بہکی گلیسے اوتر گئی + بعد قتل کے جو اوسکی کمر پر ٹٹولین تلاشی لینے لگے + تو کئی ایک خط والی مانک پور کے بہرایچ کے رجواڑونکے نام لکہے تہے اونکے پاس نکلے + وہ خط سب کے سب پڑہے گئے + اوسمین اسطرحکی مضمون مندرج تہی + کہ لشکر بیگانہ ترکونکا ہمارے تمہارے ملک مین آکر پڑا ہی + انجام کو سوچنا چاہیے کہ ہونا کیا ہی + مفت مین دہرم ناس ہوا + بہاکر دوارونکا ستیاناس ہوا + اور تمام ہندوستان کے سومنات کیطرح توڑے پہوڑے جاوینگے + کاشی پراگ اجودہیا جی مین بہی یہ ترک سوار گہوڑے جاوینگے + اس سے بہتر ہی کہ ابہی سے قرار واقعی کوئی تدبیر کیجاے + کماحقہ انکو زبردستی کی تعزیر دیجاے + ادہر سے ہم لشکر لیکر آتے ہین اودہر سے فوج لیکر تم آؤ + بیچ مین مسلمانونکو ڈال کر چارون طرف سے کہانڈا برساؤ + پہلوان والا دودمان نے ان خطونکو پڑہ کر مصاحبین سے فرمایا کہ دو جاسوس مقرر کیے جاوین + کہ وہ جاکر کڑہ مانک پور کے راجاؤنکی کماحقہ خبر لاوین + کہ بالفعل وہ لوگ کس کام مین ہین کیا کرتے ہین + کیا اوٹہاتے ہین کیا دہرتے ہین + شعر لاسکے خبر وہانسے کوئی برخلاف کی + دکہلاوین کیفیت اوسی اکدن مصاف کی + الحاصل یہانسے جاسوسون نے کڑہ مانک پور کیطرف قدم بڑہائے + بہت جلد کل حال دریافت کرکے خبر دو چار روز مین لے آئے + کہ کڑہ مانک پور کے دونون راجا آجکل اسطرف سے غافل ہین + اندنون اپنے بیٹا بیٹی کی شادی مین مشاغل ہین + پہلوان والا دودمان نے اوسیوقت لشکر کے کوچ کا نقارا بجوادیا + حضرت سید سالار مسعود غازیکو ستر کہ مین چہوڑ کر آپ مع لشکر فتح پیکر کے مانک پور کا راستہ لیا + خود بدولت باقبال جاہ وجلال ایک شبانہ روز مین کافرونکی سر پر جا پہونچے + اونکی سر پر پہونچتے ہی کل فوج نے اپنے ڈیرے جمادیے + پہلوان نے وہانسے لشکر کو دو بزن کیا + ایک کڑہ کو روانہ ہوا دوسرا مانک پور مین جا پہونچا + ترکان بہادر نے جاتیکے ساتہی دونون مقامونکو گرد برد کر ڈالا + ہر چند کافرون نے مقابلہ کیا مگر کوئی سامنے نہ ٹہر سکا + فوج حریف نے شکست کہائی + اہل اسلام کی فوج نے فتح پائی غالب آئی + ہزارون کفار بداطوار مارے گئے + تیغ سے اونکے سر اوتارے گئے + جب فوج حریف بہاگ کہڑی ہوی ترکان بہادر نے دونون راجاؤنکو زندہ پکڑ لیا + پہلوان والا شان نے حضور مین لاکر حاضر کیا + اوسیوقت دونون مردودونکی گلے مین طوق ہاتہون مین ہتکڑیا پاؤن مین بیڑیان ڈال کر ستر کہ مین بیٹے کے پاس روانہ کیا + اور اونکو لکہہ بہیجا کہ خبردار ان حرام خورونکو قید مین رکہنا اونہون نے حکم قیدخانہ کیا + پہر حضرت سید سالار مسعود غازی نے اول دونون

احوال مانک پور کی لڑائی کا اور سالار ساہو کی چڑھائی کا

بہرایچ مین سالار سیف الدین کے پاس بہیجدیا + وہانکی بہی رئیسونکو آگے اپنا رسوخ پیش کیا + شدی
فتح دشمنون پر خدای قدیر سے نے کہائی شکست فاش ہو فوج شہر پر سے + القصہ پہلوان والا ودودان نے
کا لشکر بڑے اور مانک پور کے شہر و شہر لوٹا + مال و اسباب جسقدر پایا لوٹا اور انکی عورتین
اور لڑکے لڑکیان بندی مین بیشمار ہاتہ لگین + آپس مین یاریوگ جوانون نے بانٹ لین + بعد اسکے
ملک عبداللہ کو آپ نے کڑہ مین حاکم مقرر کیا + اور آپ باحشمت و شوکت سترکہ کا رستہ لیا + اس
سانحہ ہوش ربا کو سن سنکر تمام ہندوستان کے راجاؤنکو حیرت ہوگئی + سرکشی کا حوصلہ پست ہوا
خاک بسر حیرت ہوگئی سبہون نے سمجہا کہ لشکر اسلام کا مقابلہ کرنا محال ہے + ان ترکونسے کوئی لڑسکے
کیا مجال ہی + اس بہادری سے تو سب ہی جرات و واقف کار تہے + لیکن تعصب مذہبی جو تہا اس سے ناچار
تہے + جتنے ادہر ادہر سے بہاگ بہو گئے تہے وہ سب لڑائیکا سامان باندہ کے جمع ہو ایکبار ہوئے +
آپس مین عہد و پیمان کر کے لڑنے پر تیار ہوئے + آخر بنائی کچہہ بن آئی + جب مقابلہ کیا شکست
کہائی + لشکر اسلام نے پہر سترکہ مین آکر چندی آرام کیا + سبحان اللہ تمام ہندوستان مین بہادرکا
نام لیا + ایک دن کا ذکر ہی کہ پہلوان والا دودان + اور حضرت سید سالار مسعود غازی حسب حکم
دونون باپ بیٹے جنگل مین شکار کہیلنے گئے تہے + وقت نماز ظہر جب ہانکسے پہرے + تو کیا دیکہتے ہین کہ ایک
شیر نر مہیب بڑا گیارہ ہاتہ کا لمبا + ایک درخت کی نیچے بیٹہا تہا + یہ دونون صاحب آگے بڑہے + گاؤنکی
لوگ دور سے دیکہنے کے ساتہی بہاگے + حضرت سید سالار مسعود غازی نے بالادیکر گہوڑا اوٹہایا + آپ زمین
سے قریب جا کر شیر کیطرف قدم بڑہایا + جب آنکہین چار ہوئین شیر نے بہنکار مار کر انکی طرف
جست کی + قریب تہا کہ مسعود غازی پر شیر پنجہ مارے آپنے کلائی تہام لی + فوراً شمشیر اسداللہی کا
ایک ایسا ہاتہ مارا + کہ شیر نر کو دو ٹکڑے کر ڈالا + زمین پر گر پڑا + دم بہر مین تڑپ کے مر گیا + ایک غل
سبحان اللہ کا زمین سے آسمان تک بلند ہوا + سالار ساہو کی قسمت سے ایسا بہادر فرزند ارجمند
ہوا + پہلوان والا دودان فرزند جگربند کے اس جرأت و بہادری پر شاد ہوگئے + صدقے ہزار جانسے
ہوگئے بیٹا ایسی ہی کم ہوتی ہین بہادر جہان مین + مارا ہی شیر نر کو شجاعت ہی آپ مین + پہر فرودگاہ
مین تشریف لاکے صدقہ و خیرات مساکین کو دیا + اور ایک جلسہ جشن کا نہایت خوشی سے بہر کیا +
محفل عیش و سرور مین طبیعت نہایت شاد تہی + کہ اسیوقت سالار سیف الدین کی عرضداشت
حضرت سید سالار مسعود غازی کے پاس اس مضمون کی پہنچی + اسمین لکہا تہا کہ کافرون نے پہر ایکبار
سرکشی کی ہی + مجکو یہان اکیلا سمجہ کے چارون طرف سے گہیر لیا ہی + برای خدا جلد امداد کیجیے گا +
یا جو کچہ مصلحت مناسب ہو وہ ارشاد کیجیے + اس بات پر حضرت سید سالار مسعود غازی نے بہت
ملال کیا + پدر بزرگوار سے استفسار حال کیا + اور اجازت چاہی کہ اگر حکم ہو تو مین سترکہ سے

جاکر سزا دون + کفار کے فتنہ و فساد کو وہان سے دور کرون + پہلوان والا دودمان نے بیٹے کی
جدائی گوارا نکی + بہرایچ جانیکی صلاح نہ دی + جناب ممدوح نے مکرر عرض کیا + پدر بزرگوار نے پہر اسطرح
جواب دیا + کہ ای فرزند جگر بند اب تیری جدائی دلپر نہایت شاق ہی + بڑہاپے مین مجکو اکیلا
چہوڑ کہ اب موت سے بدتر تیرا فراق ہی شعر اوٹہ چلے پہر مری بہار پہ سے خدا خیر کری + دل سینے
مین کہین پہر تہ و بالا ہو جای + جناب ممدوح کو جو جرات اسلامی کا جوش تہا + اسی باعث سے
خدا کی راہ مین گویا کفن بر دوش تہا + کفار کا غلبہ سنکر تاب آتی نہی + اسیوجہ سے طبیعت ایک
نہ ایک نیا حیلہ بتاتے تہے + والدین کی سمجہانے پر اسی سبب سے خیال آتا تہا + یہ عین غلبہ ایمان تہا
کہ حق دین محمدی کی ترقی کے لیے اور کفر باطل مٹانیکے واسطے دل پیچ و تاب کہاتا تہا + پہر اسطرح
جناب ممدوح نے والد سے عرض کیا کہ بہرایچ مین شکارگاہ خوب ہی + اوسیطرفکی ہوا بہی طبیعت
کو مرغوب ہی + چند دنونمین شکار کہیل کر پہر حاضر ہونگا + بہت جلد آکر قدم مبارک لونگا + ناچار بار بار
بیٹے کے اصرار کرنیسے رخصت کیا + رو پیٹ کر سنگ فراق کو چہاتی پر دہر لیا + یہ حالت ادہر تو غیر
ہوئی غم سے باپ کی + صدمے سے یان بہی تہمتے نہتی ہچکی آپ کی + خود بدولت بہی باپ کی جدائی سے
بہت مغموم ہوئے + الحاصل جب آپ بہرایچ کے قریب پہنچے تو وہ فرار اوس سرزمین کے سب
بوجہ ہوئے + فقط خبر آمد آمد کی جب کفار بد اطوار کوتاہ اندیش عقرب نیش نے سنی + حضور جناب
ممدوح وہان پہنچے بہی نہ تہے کہ اون سب سرکشون نے بہاگ بہاگ کر اپنی راہ لی + آپ بہرایچ مین جاکر
شکار کہیلنے لگے چارو نطرف ہاتہ پانون پہیلائے + جسوقت تہا سورج کنڈہ کے پاس آئے + فرمایا
کہ اس سرزمین سے مجکو اپنے وطن کی بو آتی ہے + دیکہیے تقدیر کیا لطف دکہاتی ہے + اور یہ
مقام سورج کنڈہ جمیع اہل ہند نے گویا قبلہ بنالیا تہا + اپنا سجدہ گاہ کفار نے اوسجگہہ بنایا تہا + اصل
اوسکی یہ ہے کہ بہرایچ کے نواح مین شہر کے قریب ایک تالاب تہا بہت عمدہ شفاف و شاداب تہا
ایک پتہر پر آفتاب کی تصویر کہدوا کر اوس تالاب کے کنارے پر رکہدی تہی + ہندو اوسکا پوجا کیا کرتے
تہے یون ہی رفتہ رفتہ اوسکی پرستش بڑہ گئی تہی + وہ بالا ہر کہیں مشہور تہا + آگاہ ہر ایک اہل شہر
تہا + جب سورج گہن ہوتا تہا تو تمام پورب کے جمیع کفار دور دور سے اوس مین غسل کو جمع ہوتے
آتے تہے + نہا نہا کر اوسکی ڈنڈوت کرتے پہول ہار سونا روپیا وغیرہ چڑہاتے تہے + اور خصوصا
ہر اتوار کے دن بہرایچ کی چارون طرف سے ہزار ہا ہندو [illegible] آتے تہے
اپنا معبود سمجہکر سجدہ سلام کرکے پوجا پاٹ کرکے چلے جاتے تہے + چار پہر دن تک [illegible]
میلا رہتا تہا + ہر اتوار کو یہی جہمیلا رہتا تہا + اوس سورج کنڈ کا پرتو اکثر ہندوستان کے جنگل
بہی بنا لیے ہے + خصوصا لکہنو الہآباد بنارس وغیرہ مین بہی دیکہنے مین آیا ہے + ہر سال بہادو

مہینے مین اتوار کے دن یہ میلا ہوا کرتا ہی + شہر مین مقامات سورج کنڈ مین ہندونکا ریلا ہوا کرتا ہے
بیت یہ نشو ونما کا وہ بتخانہ تہا + کہ جسکے مقابل شہادو بسرا + الحاصل حضرت سید سالار مسعود غازی +
نبیرہ شہنشاہ حجازی + یہ بت پرستی دیکھکر بہت متاسف ہوئے + بارہا یہی کہتے رہے + کہ انشاء اللہ
تعالی ایکدن عنایت الہی سے یہان کی بت پرستی کو مٹا دونگا یہا لینے شجر کفر کی جڑ تک اوکہاڑ
ڈالونگا + یہ مقام متبرک مقبول خدا ہوجائیگا + ہر ایک بندہ اللہ یہان رتبہ اعلی پائیگا + حق سبحانہ تعالی نے
آپ کی دعا اپنی عنایت خاص سے قبول فرمائے + چنانچہ رونق اسلام کی اوس مقام پر اظہر من الشمس
ہی جو سورج کنڈہ پر ظہور مین آئی + القصہ سترھوین تاریخ ماہ شعبان المعظم سنہ ۴۲۳ ہجری مین حضرت
سید سالار مسعود غازی + نبیرہ شہنشاہ ترک تازی + ستر کہہ سے بہرایچ مین تشریف لائے + اوسکے
دو مہینے بعد یعنی شوال مین عرضداشت عبد الملک فیروز کی ستر کہہ سے قاصد لیکے آئے + معظم خان
سامنے کہڑے تہے + قاصدونکو متحیر اور متغیر دیکھکر پوچھنے لگے + کہ خیر تو ہی تمہارا چہرہ کیون اداس
ہے کیا حال ہے + برای خدا جلدی صاف صاف کہدو دل پر کیا ملا ہی + قاصدون نے کہا کہ
کہ سالار ساہو پہلوان + والا دودمان + نے دار فنا کو چھوڑ دیا + دار البقا کا راستہ لیا + معظم خان
نے عرضداشت کو لیکر اپنی پاس چھپا رکہا + اور قاصد کو تنبیہہ و تاکید منع کر دیا + کہ خبردار ابہی اسکا
اظہار نکرنا + اس امر مخفی کو آشکار نکرنا + دوسرے دن معظم خان اور شریف الملک و ظہیر الملک
او عین الملک اور ملک نیک بخت اور دیگر امیران کلان اور ارکان دولت او عزیزان و ترکان مہتمان
مملکت دربار کے وقت اکہٹا ہوکر جب آئے + تو عرضداشت عبد الملک فیروز کی معظم خان حضور مین
لائے + پہر وہ عرضی جناب ممدوح کے ہاتہ مین آئی + اول سے آخر تک سب حضور نے پڑہی + اوسمین
لکہا تہا کہ پندرہوین تاریخ ماہ شوال کے سنہ مذکور مین سید سالار ساہو پہلوان والا دودمان نے
دنیا سے انتقال کیا + پہلے درد سر نہایت پیدا ہوا آپنے بطور وصیت کے اظہار حال کیا + کہ ہمارا وقت
اخیر آن پہونچا ہی + زندگی کا اب کسے بہروسا ہی + یہ درد ایسا نہین جو اب صحت ہو + کچہ عجب نہین جو
آج ہی رحلت ہو + بعد مرنے کے مجکو یہین مقام ستر کہہ مین مدفون کرنا + نالہ پر درد و آہ سرد رنج و غم سے
نہ بہرنا اسیطرح چند باتین نصیحت و وصیت کی فرما کر لیٹے منہ پر کپڑا اولٹ کر ڈال لیا + بلبل روح
نے قالب عنصری سے نکل کر پرواز کیا + انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت سید سالار مسعود غازی
نبیرہ شہنشاہ حجازی + اس خبر وحشت اثر کو سنکر بہت آبدیدہ ہوئے + بلکہ اپنی زندگی سے کشیدہ ہوئے +
بیحد گریہ وزاری ہوئی + نہایت دلکو بیقراری ہوئی + ہر چند ضبط کرتے رہے + لیکن تاب
نہ لا سکے + بیہوش ہوکر زمین پر گر پڑے + بعد چند ساعت کے جب ہوش مین آئے + حسن مہندی
کی بیوفائی سے چند کلمے زبان پر لائے + کہ اوسکے باعث عناد سے مجکو تقدیر نے یہان نکالا

پونہچایا + دیس بدیس ملک کفار مین پہرایا + ہای سر پر ماں نہ باپ ہے + اس غربت مین یہ بندہ فقط
آپ ہی آپ ہی + جناب والدہ ماجدہ نے کالپی مین انتقال فرمایا + اور حضرت ولی نعمی قبلہ گاہی صاحب نے
وفات فرما کر بستر کہہ کو بسایا + اب مجکو قدر یتیمی کی معلوم ہوئی + دنیا کی راحت معدوم ہوئی + بیت
ماں باپ کا ہی اب تو سہارا نہین سر پر + افسوس کوئی ہای ہمارا نہین سر پر + سبحان اللہ ایک وقت
وہ آرام مین تہا + کہ مین سلطان محمود کا ہم نشین تہا + یا اب یہ وقت ہی کہ اس جنگل کفرستان مین
تقدیر نے لا کر ڈال رکہا ہی + اور کیا معلوم ہی کہ آگے انجام کیا ہو کفار نے تو فساد نکال رکہا ہی + ابہی
جانے کیا فتنہ بپا ہو + خیر تن بتقدیر جو منظور خدا ہو + یہ باتین دردآمیز سنکر سب حاضرین مجلس
رونے لگے + اپنا اپنا سونہہ آنسوون سے دہونے لگے + ہر ایک کی چہرہ کا رنگ فق ہو گیا + خنجر غم سے
کلیجہ شق ہو گیا + جناب ممدوح نے بعد ساعت کے دل کو ٹہرایا + پروانہ نویس کو روبرو بلایا +
اوس سے ارشاد کیا + کہ جتنے امیر با توقیر ہین + اپنی اپنی مقاموں پر قیام پذیر ہین + ہر ایک کو جدا جدا
پروانہ لکہو + سبہونکو ان باتون کی اطلاع کرو + کہ عجیب سانحہ ہوش ربا ہی + ایک مصیبت خیز یہ ماجرا ہے
کہ جناب والد صاحب نے دنیا سے انتقال کیا + رخ بجانب ایزد متعال کیا + رضای خدا مین کچہ چارہ نہین
بندہ عاجز ہے کچہ چارہ نہین + وہ پروردگار مالک ہی جو چاہتا ہی سو کرتا ہے + دنیا کا یہی کارخانہ ہے
کوئی جیتا ہی کوئی مرتا ہی + رضای مولا از ہمہ اولا + مصرعہ راضی ہین ہم اوسمین جسمین رضا ہی اوسکی +
مین اوسکی رضامندی پہ راضی و شاکر ہون + رضای الہی سے اوتنا ہی باطن ہون
جتنا ظاہر ہون + تم بہی اوسکی مرضی پر مردانہ وار راضی رہنا + فقط پروردگار عالم پر تکیہ کافی ہے
ہے + جیسی آن پڑے ویسی سہنا + پہلوان والا دودمان سے انتقال کرنیسے کچہ دل مین ہراسان
ہونا + برادران ترکان بہادر مین سمجہایا جاتا ہے اس صدمہ جانکاہ مین ہاتہ جانسے نہ ہونا +
سبحان اللہ کیا آپ کی ذات ستودہ صفات مین تحمل تہا + کہ اس واقعہ ہوش ربا مین بہی اطمینان و
شعور ویسہی بالکل تہا + پہر آپنے عبد الملک فیروز کو خلعت گہوڑا وغیرہ بہیجا + اور اونکو سرکہہ کا
حاکم کیا + دلاسا و تسکین پروانہ مین بہت کچہ لکہہ بہیجا + خلاصہ مضمون اوسکا یہی وہی تہا جو اوپر
امیر و تغلق لکہا تہا + کہ ثابت قدمی بہت عمدہ چیز ہے + وہی اسباب کو سمجہتے ہین جنکو کچہ تمیز ہے
الحاصل اس سانحہ جانکاہ کی جلسے جناب ممدوح کو خبر آئی + حضرت پر سراپا غمگینی چہائی + تب سے
شکار سے محبت کچہ شوق تہا + صحرا نوردی سے ذوق تہا + دس دن تک گہر سے باہر نہ نکلے
دن رات غم و الم مین رہے + اس مدت تک فقیرون اور عالمون ہی سے صحبت رہی + صدقہ
کہانے وغیرہ سے مساکین کی دعوت رہی + دسوین دن تک برابر ایک ایک قرآن پڑہا + اور ثواب
والدین کی روح کو بخشا + بعد دسوین دن کے عادت شریف کے موافق شکار کہیلنے جنگل مین تشریف لیگئے

خلق اللہ کے کاروبار مین پہر اوسیطرح مصروف ہوئے + اور آپ نے بہرایچ کے گرد و نواح کے راجاؤن سے
بارہا فرمایا + کہ مین ملک ہندوستان مین بہی محنت و تردد ایکساعت نہین اوٹہا ہے جیسے آیا + خصوصًا
اس ملک بہرایچ مین کہ تمام جنگل خراب ہی + ایکدم دل کو چین نہین ہی سب کو خواب ہی + ایک ساعت بہی
دلجمعی سے ہرگز نہین گذرنے پاتی ہے باوجود اس محنت شاقہ کے دل اسیطرف مائل ہے کہ اس
زمین سے محبت و اخلاص یگانگی کی بو آتی ہے + حاضران احباب کو اس کلام سے آپ کا
مطلب سارا کہل گیا + ہرچند وہ صدمہ گذرا مگر ٹال کر اور باتون کا ذکر چھیڑ دیا + بیت بہلایا دل
بہی اہل محبت نے آپ کا + پر رنج و غم نہ کم ہوا کچہ یار و احباب کا + حدیث شریف مین آیا ہی + نبی
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی + كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعُدَّ
نَفْسَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ الغرض دو تین مہینے + شادی و غم مین نگذرے تھے +
کہ محرم کا چاند نظر آیا + شروع سال نے اپنا رنگ کہایا + صبح کیوقت مجلس عیش و سرور کی آراستہ
کی + ہر ایک خاص و عام خرد و کلان نے آکر حاضری دی + طرح طرح کا کہانا اور عطریات وغیرہ ہر شخص
کو دیا + حسب الخواہ ہر ایک فرد لشکر کو اوسکے لائق تواضع کرکے رخصت کیا + اور آپ وضو کرکے دوپہر کے
وقت لیٹے ہی قیلولہ فرمایا + اوسیوقت آپکو خواب مین یہ منظر نظر آیا + کہ سید سالار پہلوان والا
دودمان + ایک لشکر عظیم الشان کے ساتہ خیمہ ڈیرہ کیے برلب دریاے گنگ قیام پذیر ہین + جناب ممدوح
بہی وہان پہنچے جب سراپردہ اوٹہاکر خیمے کے اندر گئے تو دیکہا وہان صحبت مین سب احباب
بالتوقیر ہین + اور جناب والی نعمی جلسہ مین خوش بحال خاطر ہین + گویّے سرود بیے مجرائی سب حاضر
ہین + اور جناب ستر معلی کے ہاتہ مین ایک گلدستہ ہی + اوسمین کوئی پہول کہلا ہے کوئی بستہ
ہے + فرماتے ہین کہ جب مجکو میری والدہ نے دیکہا + بیتاب ہوکر فرمایا کہ اے فرزند جگربند اوسر آ
مین نے تیرے کار خیر کا سامان بنایا ہے + باغبان حقیقی نے چمن روزگار مین ایک گل کہلایا ہی
یہ بات سنتے ہی جناب ممدوح نے اپنی تئین قریب کیا + ستر معلی نے وہ گلدستہ انکے سر پر
رکہدیا + سرود یون مجرائیون نے مبارکبادی دی + خوشی کے شادیانے بجائے اونکو دادی
سبہون نے پہر اکہاڑے کی مجرا کیا + انعام و اکرام لیکر اپنا اپنا رستہ لیا + پہر تمام لشکر نے
خوشی کا غوغا مچایا + بس اس شور و ہنگامہ سے آنکہ کہل گئی تو کچہ نپایا + نہ وہ جلسہ تہا نہ وہ محفل تہی
پہر ایک جہان نحوست کی منزل تہی + آپ کو ایک حیرت ہوگئی اس خواب سے پریشان طبیعت ہوگئی
ملازمون سے پوچہا کہ کتنا دن آیا ہی + عرض کیا کہ دوپہر کا ڈہلا ہوا سایا ہی + اوٹہکر وضو کیا ظہر کی نماز
پڑہی پہر سکندر دیوانہ و خاص مصاحبون کی طلبی کی + خواب مذکور جو دیکہا تہا اون سب لوگون سے
بیان کیا + حال دل سب سے ہو بہو اعلان کیا + تعبیر خواب کی جو اون لوگون سے پوچہی + اونکی سمجہ

مین جو کچھہ آئی اسطرح بیان کی + کہ جس شخص کے دیکھنے مین ایسا خواب آتا ہی + وہ درجہ شہادت کا پاتا ہی
خود بدولت نے جو یہ بات سنی + ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی + شکر خدا آپ نے ادا کیا + اور یہ شعر فی
البدیہہ پڑھا بیت آہ بیکبارگی پارکمی ناگرفت + چون دل ما تنگ و بدخانہ دگر جا گرفت + پھر جناب ممدوح
نے حاضران مجلس کیطرف رخ کیا + کل نفس ذائقة الموت یہ آیہ کریمہ پڑھا + یعنی ہر شخص کو موت کا
ذائقہ چکھنا ہی + زندگی کو کب تلک بچائے رکھنا ہی + نہی سعادت اوس شخص کی جو اس دار فانی مین شربت شہادت
پیے + عالم باطن مین زمانہ کے جھگڑون سے چھوٹ کر ہمیشہ جیے + میرا تو یعنی یہی مطلب ہی + خدا نخواستہ
اس سے گریز کب ہی + حق تعالی مجکو اور میرے تمام دوستونکو یہ میراث جدی اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب
خلفاء الراشدین اور ائمہ طاہرین کے نصیب کرے + یہ دعا مستجاب خداوند کریم بطفیل حبیب کرے +
شعر اپنی ہی خوشی ہی اپنی مراد ہی + سن سنکی اس نغمہ کو دل شاد شاد ہی + الحاصل خواب دیکھنے کے دوسرے
دن ایک شخص نواح بہرائچ کے رجواڑے کا بھیجا ہوا آپ کی حضور مین آیا + ملک چندر نام شخص اونکے حضور مین
عرض سپاہی کی خدمت تھی اونکے ذریعہ سے ایک عرضی بھی لایا + کفار نابکار نے بڑے غرور و تامل سے جو
کچھہ اوسمین لکھا + جناب ممدوح نے سب مطالعہ کیا + حاصل مطلب تھا کہ آپ ودیری آدمی آئے ہین
نئے نئے اس ملک مین تشریف لائے ہین + یہانکی حقیقت سے آپ خوب آگاہ نہین + یہ ولایت بہت
بڑی ہی تمہاری دستگاہ نہین + اجنبی آدمیون کا یہان رہنا نہین ہو سکتا ہی جسکیلیے فتنہ اوٹھایا ہی + اور یہ
بھی بات ظاہر ہی کہ آپنے بھی یہان دکھہ پایا ہی + ہم کہے دیتے ہین کہ اپنی حال پر نظر کیجیے + کوشش بیفایدہ
نہ زیادہ کیجیے + یہ مضمون عرضی مین دیکھکر آپنے تبسم فرمایا + اور ایلچی سے مخاطب ہو کر یہ کلمہ زبان پر
آیا + کہ ایسی باتون سے ہمکو کیا غرض ہی اپنی کام سے کام ہے + مگر ہان یہ سب رجواڑے جو آئے
ہین انکا کیا کیا نام ہے + ایلچی نے سبہونکے نام بیان کیے + جناب ممدوح کی حضور مین اسطرح اعلان
کیے + کہ رای راہب + اور رای سایب + اور رای ارجن + اور رای بہیکن + اور رای لکن + اور رای کرن
اور رای کلیان + اور رای مردان + اور رای نکرو + اور رای سکرو + اور رای بیربل + اور رای دہرم نل
اور رای اجیپال + اور رای سوہن لال + اور رای ہرکشن + اور رای دیو نرائن + اور رای ہرگو دجیو
دہاری + اور رای ہرسنگ شیام بہاری + اور رای منو + اور رای لوگ + اور رای مہردیو + اور رای سہر دیو
یہ سب رجواڑے بالفعل اکھٹا ہین + ایک سے ایک ہر طرح سوا ہین + انھین سے ہر ایک کی پاس [illegible]
لاکھہ سوار + اور پیادے تو بیشمار + اسقدر فوج دریای موج ہی + تمام ہندوستان مین [illegible]
جتنے سوار اور پیادہ ہین + سب کے سب لڑائی پر آمادہ ہین شعر یہ خوب سمجھہ لیجیے [illegible]
شمشیر بکف جنگ پہ تیار ہے لشکر + جناب ممدوح نے جب یہ وہانکا حال مفصل سنا + جو کچھہ منا[illegible]
تھا جواب عریضہ کا لکھہ بھیجا + اور ملک نیک دل کی معیت مین سات پیادی کرکے ایلچی کے ہمراہ

ترجمہ ہر ایک جاندار کو چکھنا ہی ذائقہ موت کا

رخصت کیا + ظاہر مین یہ بات تھی کہ اونھون نے اپنا ایلچی بھیجا ہمنے اپنا ایلچی روانہ کیا خط کا جواب خط
لکھا + لیکن اصل مطلب یہ تھا کہ اونکی کل فوج کی حقیقت معلوم ہوجاے + سب کیفیت دیکھکر ویسا سامان
ظہور مین آئے + جب ملک نیاٹل نے فوج کفار مین قدم رکھا + سب رجواڑون نے ایک جگہہ جمع
ہوکر انکو سامنے بلا بھیجا + اور اونسے پوچھا کہ سالار مسعود کا کیا ارادہ ہے + کسواسطے یہان تشریف
لائے ہین + ملک نے جواب دیا کہ اس ملک کا وصف سنا تھا بطریق سیر شکار کھیلنے آئے ہین +
یہان آکر جو دیکھا تو کچھہ ملک اور صحراجات خراب و خستہ بیکار پڑے ہین + بہتر ہے کہ بیراورانہ یہان
پڑے ہین + خالی بیہودہ لڑائی کیواسطے نہین آئے ہین + جہانتک ہوسکیگا ملک کو خوب آباد
کرینگے + بندگان خدا کو راحت پہونچیگی اونکے دلون کو شاد کرینگے + یہ بات سنکر کفار بدکردار نے
جواب دیا کہ جبتک ہمارے تمہارے ایک لڑائی نہو جائیگی + جبتک صلاح کی کوئی صورت ہرگز
نہ قرار پائیگی + اور ہمکو معلوم ہے جو تمنے بندوبست کیا ہے + جسواسطے محنت اوٹھائی ہے لشکر کو ساتھہ
لیا ہے + اور تم یہان ہم سب لوگون کے مٹانیکو آئے ہو + اسقدر لشکر ہمراہ اسواسطے لائے ہو + خیر اس
طرح دیے جاتے ہین + اپنی سی ابھی تک کیے جاتے ہین + مگر اپنے دل مین یہی اب ارادہ کیا ہے +
جو کچھہ تمنے کہدیا ہے + کہ جبتک ایک معرکہ مین فتح شکست کسیطرف نہو + تو یہ غیر ممکن ہے جو تم لوگ یہان
رہو + شعر نہ ایک معرکہ تا کہ ہوجائیگا + نہ یہ صلح کا نام ہی آئیگا + رای کرن نے کہا کہ آپ
لوگ اس ملک کی آب ہوا کا رنگ ڈھنگ نہین جانتے ہین + ہمین خوب یہان کی چال چلن کو ہر طرح
سے پہچانتے ہین + بس بہتر یہی ہے کہ آپ اس سرزمین کو یہان سے چھوڑ دیجیے + اپنی ولایت کا سیدھا
راستہ لیجیے ہندوستان سے منہ موڑیے + نہین تو آج ہی کل مین لڑائی ہوجائیگی +
ہر طرف سے لشکر کی چڑھائی ہوجائیگی + رای کلیان اون سب لوگون مین عقلمند اور سن رسیدہ تھا +
آپس مین ایک ایک کو اسطرح سمجھایا کیونکہ گرگ باران دیدہ تھا + کہ تم سب لوگون کی عقل
جاتی رہی ہے جو اس شخص سے لڑائی کا نام لیتے ہو + نہین سمجھتے کہ سالار مسعود نے تم لوگون کو
کہلا کر صلاح کا خود پیام دیا ہے اوسے دعائین نہین دیتے ہو + محض غلطی کی بات تمہارے
دلون مین آئی ہے + سراسر ناسمجھی طبیعت مین سمائی ہے + یہ حرکت واہیات ہے + ذرا سمجھو تو
یہی کہ ابھی کل کی بات ہے + کہ سلطان محمود کے ڈر سے نے اس بیر پاند ہو نہ سورا + اس عبرت مین معاملہ
اپنی ریاست وغیرہ کو چھوڑا + اور اوسکی مان نے کالہر مین وفات پائی باپ نے سر کہین
مارا + اسکی قبر کی زیارت تک کا بھی نہ خیال کیا + اسطرح کے کام تو یہ پرانے بوڑھے کرتے ہین
جو بڑی عقلمندی کا دم بھرتے ہین + اور دیکھو تو ہمی اوسکا یہی قول ہے کہ جسکا جی چاہے + جسکو
یہان سے ہاتھہ پکڑکے اوٹھا لیجاے + دیکھو کسطرح سے خوب صورتی تمہارے اوپر ظاہر کرتا ہے + مگر

تمہاری نظر مین کچھ نہین ٹہرتا ہی + ابہی صلاح کر لینے مین تمہارا کیا نقصان ہی + اگر وہ قبول کرے تو
بڑا احسان ہے + غرض یہ کہ اوسنے سطرح سمجہایا کسی نے اوسکا کہنا نہ مانا + کفار نے چہیڑ چہاڑ
شروع کی دوست دشمنون کو نہ پہچانا + ملک نیک دل نے جو آپس مین یہ پہوٹ دیکہی اور مجلس کو
نے لے سر پایا + وہان سے سیدہا اپنے لشکر کا راستہ لیا قدم بڑہایا جناب سید سالار مسعود غازی شاہ
ترکہ تازکے حضور مین آئے + مجلس کفار مین جو واقعات گذرے تہے سب کہہ سنائے + کفار نے
وہان سے اپنا لشکر ایک سر لنکو کوچ کیا قدم بڑہایا + یہان تک کہ لشکر کنارے آب کہتلہ کے آیا + اوسی
مقام پر ڈیرہ کیا + میدان مین فوج کو پہیلا دیا شعر یہ سالار مسعود نے جب سنا + لڑائی کا سامان جب
کر دیا + جب یہ خبر جناب ممدوح کو پہونچی + جتنے امیر با توقیر تہے سبہونکو اطلاع دی + حضور مین
بلایا + اور یہ کلمہ بطور مشورہ کے فرمایا + کہ ان سب کفار سے فوج ظفر موج کو یہین پر لڑانا چاہیے
یا انکے سر پر جا کر بطور ابر کے چہا جانا چاہیے + یہ سب امیر با توقیر صاحب تجربہ تہے + ہاتہہ باندہ کر
عرض کرنے لگے + کہ انہین کے سر پر لشکر فتح پیکر لیکر چڑہ جانا مناسب ہے + آپ کا اقبال عنایت الٰہی
سے غالب ہے + جب خیر خواہون نے یہ مشورہ دیا + جناب ممدوح نے ویسا ہی کیا کمر ہمت باندہ کر
مسلح ہوئے + راتا رات فوج مخالف کی قریب جا پہنچے + فوج کو آراستہ کر کے سالار سیف الدین
کو لشکر کا ہراول بنایا + باقی اور سردارون کو آگے پیچہے دہنے بائین لگایا + آپ بیچ مین سبہونکے
ہمراہ ہوئے + ایک چشم زدن مین کفار کے سر پر جا چڑہے + وہ بہی ہتہیار باندہ کر سامنے آئے
جوانان ترکان بہادر نے گہوڑے اوڑائے + میدان مین مقابلہ ہوا + ہتہیار چلنے لگا + جب دو نو
طرف سے فوجکی چڑہائی ہوئی + خوب دہڑ ہڑ کی لڑائی ہوئی + اسقدر فوج کفار پر تیر و تبر چلے
پڑے + ایک دم مین سب خون مین غرق ہوئے زندگی کے لالے پڑے + تیغ مسعودی اجل
برق رفتار تہی + پیادے تو کیا ایکدم مین سب سوارونکے سر پر سوار تہے + شعر بولی اجل سے
چل کہ یہ پشت سپر ہے + دیکہین تو کون سست ہی اور کون تیز ہے + جبتک آنکہین کوند جاتی
تہی پیش نظر تہی + صدف کو لیتے تہی رن مین کہ زیر و زبر نہ تہی + کچہ انتہا ہی برش تیغ دو دم
نہ تہی + یہ کون بتلا سکے کہ جسکی خبر نہ تہی + یان تہی تو وان نہ تہی جو ادہر تہی ادہر نہ تہی + کہتے تہے
سب کہ تیغ کہان تہی کدہر نہ تہی + سبحان اللہ اس سطرح پر کافرون کو مارا + تیغ نے گہاٹ سے
پار اوتارا + شعر زمین تو نالہ کی فقط حلق پر چلی + ہر شہر مین زبانون پہ مثل خنجر چلی + جب سید عازی
تیغ نے اپنی جیسی سر دکہلائی + تو کفار کلمۂ الامان زبان حال پر لائی + کفار بیشمار اس معرکہ مین جہنم رسید ہوئے
اگرچہ ترکان بہادر بہی شربت شہادت پیکے خلد برین مین داخل ہوئے + جب اسقدر خون کہا سالار کی تلوار
چلی + فوج مخالف شکست کہا کر بہاگی + پانچ راجا بڑے بڑے نامی سرکش مرد پکڑے آئے + ترکان بہادر نے بہاگی

باندہ لاے + باقی کفار کا سارا لشکر لڑائی سے مونہہ موڑ گیا + اسباب و ہتھیار تو کیا بلکہ ٹوپی لنگوٹی تک
چھوڑ گیا + جو اون لوگون مین بڑے جری لڑنیوالے تھے + زور و طاقت کی نشے مین متوالے تھے + وہ بھی
اپنی جانین بچا بچا کر بھاگ گئے + کوئی پیچھے کوئی آگے + ایک آنًا فانًا مین نہ وہان کوئی راجہ تھا نہ رائے +
بلکہ بھگوڑے آپس مین کہتے تھے بھاگنے جلدی قدم بڑھاؤ + دور تک خالی میدان پٹپڑ تھا + کوسون
تک صاف بلبھر تھا + فوج مخالف نے باوجود اس جمعیت کثیر کے بڑی شکست فاش کھائی + لشکر اسلام نے
عنایت الٰہی سے حسب دلخواہ فتح پائی + اسباب طرح طرح کا گھوڑے ہاتھی وغیرہ جو کچھ نظر مین آئے + بار
برداری کرکے جوانان بہادر مال غنیمت اوٹھا لائے + جناب سید سالار مسعود غازی نے سات
دن تک وہین مقام کیا + جو لوگ شہید ہوئے تھے اونکو اوسی میدان مین دفن کا اہتمام کیا + پھر ارواح
پاک شہدا پر فاتحہ خوانی کرکے بہرائچ کی طرف تشریف لیچلے + موسم بدل گیا ہوا گرم چلنے لگی + دور سے
آئے تھے تھک گئے + راہ مین ایک درخت مہوے کا پھولا پھلا ہوا نظر پڑا تھا اوسکے نیچے سورج کنڈ کا تالاب تھا
مقام فزا پر بنا ہوا بہت شاداب تھا + جناب ممدوح وہین بیٹھ گئے آرام لیا + تھوڑی دیر کے بعد
اسطرح ارشاد کیا + کہ اس درخت کی چھان مجکو بہت بھلی معلوم ہوتی ہی + اس سرزمین سے
آشنائی کی بو معلوم ہوتی ہی + شعر یہان دیکھتا ہون جو مین چارسو + وطن کی مجھے اپنی آتی ہی بو +
جی چاہتا ہی کہ مثل وطن ایک باغ یہان بھی بنائین + یہین کہین طرح طرح کے گل کھلائین + کافرونکا
[یہ] ستم اور سرغنا ابھی یہان سے نکل جائیگا + کل ملک ہند مین ابھی ممکن نہین جو اسلام رواج پا سکیگا
[مگر] ہے جو بفضل انشاء اللہ تعالی سورج کنڈ کی پرستش مٹائے دیتا ہون + شمشیر آفتابی اسکے بھی
[م]یدان لے کوئی دم مین لیتا ہون + پھر اسیوقت حکم کیا کہ یہ جتنے درخت سورج کنڈ کے گرد و پیش
ہین + کہ اسی ظلمت کفر قدیم سے اونمین جالا اور گھن لگ گیا ہی سب لپیٹ ہین + سبکو بلا تکلف
کاٹ ڈالو + ہٹالو + فقط یہ درخت مہوے کا چھوڑ دو + میان رجب کوتوال کو اس کام کے واسطے وہان
چھوڑا اس پر اور خود بدولت نے منزل مسعود کا بہرائچ کی سمت راستہ لیا + اوسیوقت سے بیشتر اوقات
[ب]ملکہ باطن مین مشغول ہوے + کار قدیمہ پھر اوسیطرح معمول ہوگئے + دو ایک وقت امیرون اور
[ا]ہل کو اہل دولت کی خاطر سے دیوان خانے مین نکل کر آبیٹھتے تھے + بعد تھوڑی دیر کے پھر محل کو
اونکے تشریف لیجاتے تھے + اور ادہر میان رجب نے پانچ چار دن مین تمام درخت کہنہ طبل اونکو
[ک]ٹوا لینے کے کٹوا کر پھنکوا دئے + سورج کنڈ کے چارون طرف سو بیگہہ تک بلکہ زیادہ زمین
میدان صاف برابر کروا دئے + پھر جناب ممدوح کی خدمت مین بولنے پوچھا کہ اب کیا حکم ہوتا ہی
[ا]ونکے کٹنے کی خبر سے یہان کا ہر ایک سیدار کوئی مغموم ہی کوئی اپنی نصیبونکو روتا ہی + چنی بلا خلط فرمایا
اسیطرف سیر و شکار کیواسطے سوار ہونگے + یہ خبر سنکے جو وہان کے زمیندار تھے سب خفا ہوئے

ہمارے شریک ہوجائین + تاکہ سب لوگ اہل ہند اس ازغیبی وبال سے نجات پائین + بہت جلد
اسکا تدارک کرنا چاہئے نہین تو عنقریب کل ہندوستان ہاتھ سے جاتا رہیگا + اور ہر شہر و دیار مین قریہ بقریہ
نہین ترکونکا ڈنکا بجے گا + راے پتہوردیو دہلی والا اور راے پتہوردیو سنبہلوند والا + پہلے ہی دونون
مردود بڑی بڑی جمعیتین کرکے فوج بیشمار لیکر لشکر کفار ناہنجار مین داخل ہوچکے تھے + پہر بعد اونکے
اور سیکڑون نابکار آ کر شامل ہوئے تھے پتہوردیو اور پتہوردیو یہ دونون چند گو یا گرگ باران دیدہ
تھے + جنگ آزمودہ محنت کشیدہ تھے + سب ہواڑ وہنت کہنے لگے کہ تم لوگ لڑائی کا بہید بہت
نہین جانتے ہو + تمکو لڑنا نہین آتا ہے یہ طریقہ نہین پہچانتے ہو + جبہی شکست ہوتی ہے + یہ بڑی قباحت
سے + جسطرح ہم بتائین ویسے لڑو تو اوسکی یہ صورت ہے + کہ پہلے دس بیس لاکہ گوکہرو لمبی لمبی لوہے کی
کہار دینسی بنواو + جب وہ تیار ہوجائین تو زہر مین بجہاو + لڑائی کے وقت وہی گوکہرو دو دو تک
میدان مین پہیلا دیے جاینگے + جسوقت مسلمان لوگ ہیجا یا گہوڑے دوڑا کر ادہر آوینگے + وہ گوکہرو
گہوڑونکے پیرون مین چبہینگے + سوار گہوڑون پر سے گر گر پڑینگے + جب وہ پیدل ہوجاینگے ہم اونکا
کام کر لاینگے + اور دوسری ترکیب یہ عمل مین لاؤ + آتشبازی بہت سی بنواو + غرض یہ کہ جس
جسطرح پیرادن دونون حرام خورون نے کہا + لشکر کفار نابکار نے ویسی ہی کیا + دو مہینے
کی مدت مین جتنے راجہ تھے کل ہندوستان کے اور کوہستان کے سب جمع ہوکے لشکر
کفار بیشمار ہوگیا + اگر اسکے متصل اوترے ڈیرے کیے مشورہ صلاح کرکے آپس مین اور قیل و قال +
کیے سب نے سامان جنگ و قتال + سبہی دشمن دین کاٹ سیم + ہوا شر پر آمادہ گہا کر قسم + کہ باقی
رہے جبتلک تن مین جان + لڑے جائین ترکونسے ہم ہمگیان + لڑائی سے اونکو نہ منہ موڑیے +
میدان ہرگز کبہی چہوڑیے + پہر ایک قاصد کو جناب ممدوح کے پاس بہیجا + اور اسطرح زبانی پیام
دیا + کہ اے بندہ معبود + سالار مسعود + اگر تم اپنی زندگی اور خیریت چاہتے ہو تو بسہل لیے اپنا بستر
اوٹہاو + ہندوستان سے جسطرف تمہارا جی چاہے سیدہے چلے جاو + یہ ملک ہمارے باپ دادا کا ہے
تمہارا اسمین کیا اجارہ ہے + جناب ممدوح کو یہ بات سنتے ہی غصہ آیا + جواب مین قاصد سے فرمایا +
کہ کل ملک اوس مالک الملک وحدہ لاشریک کا ہے + وہ بیہودہ ہے جو اس بات کے خلاف بکتا ہے + اوس مالک
حقیقی کو اختیار ہے جسے چاہے اوسے ملک دیدے + اور جسے چاہے اوس سے بے تکلف ایک آن فانا مین لیلے +
تمہارے باپ دادا بہی کونسے ملک یہانسے لیکر آئے تھے + یا معاذاللہ اونہون نے خود اپنے
ہاتھ بنائے تہے + اور جبہون سے ہمکو خالی لڑائی کا سامان باندہا ہے + تو عنایت الہی سے ابہی
اس میدان سے قدم نہین ہٹایا ہے + انشاءاللہ تعالی تا مرگ قدم پیچہے ہرگز نہ ہٹیگا + خدا کی راہ مین
ہمارا سر کٹیگا + اوسی قاصد نے جو کچہ بیان اپنے کانون سے سنا + وہان جا کر مفصل بیان کیا + مثنوی

کہا جبکے قاصد نے یہ حال جنا + کہ وہ بہی ہین آمادہ بہر مصاف + نہین اونکو لڑنے مین ہرگز بہی دریغ
سنبہالے ہوئے بیٹھے ہین وہ بہی تیغ + کسیطرحکا کچہہ نہین ہے ہراس + اور لشکر بہی ہان پاس ہے
بیقیاس + کسیطرح دبنے کی ہرگز نہین + ابہی ایک کر دینگے کوہ و زمین + بعض کفار قاصد سے یہ
کلام دلیرانہ سنکر بولے + کہ اس لڑکے سے نرے دہشت ہوکر یہ جواب دیتا ہے + کسی بات سے اصلا نہین
ڈرتا ہے + جو جی مین آتا ہے وہی کرتا ہے + جناب ممدوح نے ملک حیدر کو سامنے بلوایا + اور او
مخاطب ہوکر فرمایا + کہ سالار سیف الدین اور امیر نصر اللہ اور امیر خضر اور امیر سید ابراہیم اور نجم الملک
اور ظہیر الملک اور عین الملک اور نظام الملک اور قیام الملک اور نظیر الملک کو بلواؤ + اور میان
رجب کو جلد میرے سامنے لاؤ + ملک حیدر نے موافق حکم حضور کے سب امیرونکو بالاسر روبرو کیا +
آپنے سبہون سے جنگ کی مصلحت پوچھی اونہون نے یہ جواب دیا + کہ کفار نابکار کا خود ہم پر چڑہ کر آنا کچہہ بات
ابہی نہین خلاف بہت ہی + بہتر اور مناسب تو یہی ہے کہ ہم خود اونکے سر پر جا پہنچین یہی مصلحت اور مقتضاء
شجاعت ہی + ہم خود اگر اونپر چڑہ جاینگے + تو انشاء اللہ بیشک فتح پاینگے + پس دوسرے دن جوانان
ترکان بہادر لڑائی پر مستعد اکبار ہوگئے + کمرین باندہ باندہ کر سب تیار ہوگئے + پس اوسوقت
یہان خبر پہنچی + کہ کفار حرام خوار ہمارے لشکر کے مویشی جو جنگل مین چرتے تہے + وہ اپنی فوج مین
ہنکا لیگئے + سر پر قضا کہیلنے لگی اپنی موت کا بہانہ دیگئی + جناب ممدوح کو یہ بات سنکر نہایت غصہ
آیا + مانند شیر کے دل جوش مین آیا بدن تہرایا + آخر کو کمر باندہی ہتہیار لگالئے + لشکر مین ڈنکا بجا
میدان کارزار مین در آئے + کفار نابکار بہی مقابلہ کو موجود ہوئے + درپئے جان سالار مسعود ہوئے
میدان مین دور تک ہی گوگہرو پہیلائے + آتش بازی آگے رکہی گہوڑے بڑہائے کادی پر لگائے
ترکان بہادر نے سمجہا گہوڑے اوٹہائے + فوجکے قریب پہنچکے نشانونکے پہریرے اوڑائے +
غازیونکو گہات پر لگا کر کفار لیگئے + چال سے آکر دہوکا دیگئے + انہون نے عادت کی موافق دہاوا کیا
اونہون نے آتشبازیکی نود پر رکہہ لیا + انار اور بان وغیرہ داغ داغ کر مارنے لگے ایکبارگی اوسات والون کو
تقویت کی واسطے پکارنے لگے + سبہون نے غازیون پر آتشبازیکا برابر وار کیا + اودہر گوگہرو کی نوکونسے
گہوڑے دسنا کے سمونکو فگار کیا + زمین پر پاؤن نہ جمے + گہٹنے ٹیک ٹیک کر بیٹہہ گئے + سوار پیدل ہو
گئے اکثر جانسے ہاتہہ دہو گئے + کفار کے موقع ہاتہہ لگا + جو اونکو تیر باران کر لیا + گوگہرو اور آتشبازی سے
اکثر اہل اسلام ہلاک ہوئے + تمام جسم اونکے چاک چاک ہوئے + جناب ممدوح کو جب یہ خبر معلوم ہوئی
جلساری کفار کی سراپا مفہوم ہوئی + آپنے نیت امیر دلاور کو سامنے پلے مین چہوڑا + اور تہوڑے غازیونکو
ہمراہ لیکر فوج کفار پر اونکی پشت کی طرف سے ہلا اور یکبار بولا + طریقہ آبائی کی لڑائی کا ڈہنگ جمادیا +
الحرب خدعۃ پر اوسوقت عمل کیا + فوج عدو پر دہاوا کر کے کمر ماری + مخالف نے لڑائی جیتی ہوئی

اری + سبحان اللہ جوان ترکان بہادر نے + جب فوج عدو پر اپنا وار کیا + ہزارون
کو کیا لاکہونکو فی النار کیا + اسقدر اونپر تلوارین برسائین + کہ مخالفونکی صورتین تک نظر نہ آئین
ہزارون صفونکی صفائی کردی + وہانکی زمین تمام لاشونسے بہردی + جسکے سر پر ایک ہاتہ پڑجاتا
تہا + دو ہی ٹکڑے نظر آتا تہا + پرسکے پرے اڑا دیے + بہادرون نے اصالت کے جوہر
دکہا دیے + بڑی معرکہ کی بیحد سخت لڑائی ہوئی + آخر کو سارے میدان کی صفائی ہوئی +
شنو ہی کیا غازیون نے جو وہاں دا اودہر + تو نیزونکو افواج پر تان کر + یہان تک کیے حرب
لبارگی + کہ بہولے وہ سب اپنی خونخوارگی + اور شمشیر و خنجر برسنے لگے + کہ جینے کو کافر ترسنے
لگے + ہزارونکے سینے چہدے تیر سے + کٹے لاکہون ہی سر بہی شمشیر سے + ہزارونکو گہوڑون نے
الا کچل + ہرے سیکڑون لپیکے وہان نے اجل + اودسدم خوب بڑہ بڑہ کر تلوار چلی + طرفین
ا فوج بیحد ماری پڑی مار بلا سے ٹلی + فوج کفار کے قدم اوکہڑ گئے + مقابلہ کی تاب نلاسکے +
ر کو شکست کہا کے بہاگے پیچہے دکہلائے + حضرت سید سالار مسعود غازی + شاہزادہ ترک و
ری + میدان میں ایسا دمبدم شمشیر برسا رہی تہے + کفار کے لاشے پر لاشے پڑے تہے + اونکو دیکہکر
ہی سکرائے + اور یہ کلمہ زبان پر لائے + سبحان اللہ جوانان بہادر کیا لہا خوب بہادری کہلائی +
رسے نے تمہاری محنت وصول کی جو اسقدر سخت لڑائی سے فتح عنایت فرمائی + اسطرح آپ سبہونکو
عت کی داد دیتے تہے + وہ لوگ اپنی سعادت سے جہک جہک کر قدم لیتے تہے + پہر مجاہدون نے
ر کفار کا مال غارت کیا + سبہون نے لاکر حاضر خدمت کیا + ہر فرد بشر کو انعام و اکرام حسب دلخواہ
یت کیا + تمام لشکر کو سرہون منت کیا + جناب ممدوح نے بعد فتح کے میدان سے تشریف لاکر
کہتلا پر ڈیرا کیا + اور افسرونکو حکم دیا + کہ لشکر فتح پیکر شمار کیا جاوے + کہ کتنے جوان باقی ہین اور
کام آئے + بموجب ارشاد والا اتحاد جب اوسوقت لشکر کو شمار کیا + تو معلوم ہوا کہ ایک حصہ
ان بہادرون نے شربت شہادت پیا + اور دو حصے لشکر کے جوان باقی رہے + اونہون نے بہی
اسقدر ظلم و ستم سہے + یہ بات سنکر جناب ممدوح نے سر ہلایا + اور یہ شعر زبان حال پر آیا +
ت نہ مجہے کب ہی اندیشہ اس بات کا + وہی ہی خوشی جو رضائے خدا + القصہ تین شبانہ روز
وہین تشریف فرما رہے + بہ ارواح پاک شہدا فاتحہ خوان رہے + چوتہے دن بہرایچ مین تشریف
لے + دوستون اصحابونکے شہید ہونیسے دلپر بہت رنج و غم اوٹہائے + اکثر رفع غم کیواسطے
ار ہوکر باغ کی سیر کو تشریف لیجاتے تہے + ہر روز دل کو بہلاتے تہے + کیا خوب وہ باغ
+ کہ باغیون کے دلپر جسے داغ تہا + ہر سو راہ اوسکی طیاری تہی + وہان باد سموم بہی
باد بہاری تہی رنگ برنگ کے گل کہلے تہے + کچہہ دو ستے کہہ سکے تہے + اوسکی بہار بیخزان تہی

احوال باغ

ہر روش رشک جنان تھی + جو درخت وہان تھا نہال تھا + دل باغی مثل سبزہ پائمال تھا + ہر شاخ
شجر ایسی پہولی پہلی تھی + بلبل تو کیا گلون تک کو بیکلی تھی + ہر بیل بوٹے پر نرالا جوبن تھا + سچ پوچھو تو یہ مثل
فردوس وہ گلشن تھا + بیت اگر فردوس بر روی زمین است + ہمین است ہمین است و ہمین است +
بعد ازان وہ جو مہوے کے درخت نیچے چبوترہ وسیع مربع پر صفا ایک بڑے تکلف سے بنوایا تھا + اور نشست
ہوتی تھی یہ چبوترہ اور مہوے کا درخت سورج کنڈ کے لب حوض تھا اوس پر بستر بچھایا تھا + جناب ممدوح
کی نظر اکثر اوس حوض پر پڑا کرتی تھی + اور اوس بت سے آنکھ لڑا کرتی تھی + ایکبار آپکی طبیعت جوش مین
آئی + حوض اور بت کی طرف دیکھکر تیوری چڑہائی + میان جب بہت تیز طبیعت تھے + مزاج مبارک
پہچان کر عرض کرنے لگے + کہ جناب عالی غلام نے جو یہ باغ بحکم حضور تیار کیا ہے + گلشن رضوان کا
جواب دیا ہے + یہ مقام فرا ایسے گا ہے گا ہے حضور والا رونق افروز ہوا کرتے ہین + اذان ہوا کرتی ہے
نماز مین پڑہا کرتے ہین + عنایت الہی سے اب یہ دار الاسلام ہوا + تکبیر ونکی آوازین آتی ہین عبادت کا
مقام ہوا + اگر حکم ہو تو ان بتکو اوان بتکدیکو مٹا دون + پانی کے اندر ڈوبا دون + جناب ممدوح
نے ارشاد کیا کہ تم نہین جانتے ہو مشیت الہی کچھ اور ہے + مین ابھی اس بات کو منہ سے نہین نکال سکتا ہون
یہ مقام غور ہے + خیر اس مقام کا اور دوسرا طریقہ دکہلائی دیجائیگا + جیسا کچھ ہوگا آپ ہی ظہور مین آئیگا +
بعد تہوڑے دنون کے بلا تکلف حکم الہی سے ظلمت کفر کو پہلے نسیہ کا نور کر دینگے + اور نور اسلام کو کہ شنیدہ بلکہ
آب حیات کی چہڑک کر اسمقام کو بہر دینگے + کفر و شرک کی بنیاد تک اسجگہہ سے مٹجائیگی + بعد چند دنو کے
خود بخود انشاء اللہ تعالی نوبت اسلام کی آئیگی مین جسقدر حکم الہی پاتا ہون + اوسیقدر ہاتھ پانون
ہلاتا ہون + حکم خدا پر میری نظر ہے + ان باتونکی اوروں کو کیا خبر ہے + جو اس بت اور بتکدے سے شرک و
کفر کی بو آتی ہے + اسی باعث سے بارہ غیرت وحدت مجکو جوش مین لاتی ہے + پہر آب وحدت جوش کو نیچے
بٹھا دیتا ہے + ان انہونکا کچھ دل ہی مزا اوٹھا لیتا ہے + انہین باتون سے جناب ممدوح کو دوسرے عالم
کی تجلی بخشی + نشہ وجد و حال کی ادنی کیفیت ظاہر ہوئی + پہر میان رجب نے گہبرا کر دست بستہ ہوکر عرض
کیا + کہ غلام نے نسبت نافہمی اپنی بیجا کے اس کلام کو طول دیا + اس ناچیز نے اس سمجھ کا رتبہ کہان پایا + حق یہی ہے
جو حضور والا نے زبان مبارک سے فرمایا + الغرض تہوڑی دیر کے بعد وہ حالت بدل گئی + اوسوقت
جو بات تھی وہ ٹل گئی رباعی کیا جانے کوئی یہ راز مخفی + گر دل یہ ہو نور کی تجلی + ہان ہوگا وہی یہ بات
اس سے باہر + آگاہ نہین جز اوسکے کوئی غنی + پہر جناب موصوف سوار ہوکر شہر دولگاہ مین تشریف
لائے + خدام اور یاران عالی مقام سب کے سب مجرے کو آئے + تین مہینے تک اسی کیفیت سے گذرے
ہر طرح خیر و عافیت سے گذرے + حضرت پر کبھی حال کی حالت طاری تھی + کبھی نشہ کی کیفیت ساری تھی
اوس زمانہ مین جناب ممدوح رب العالمین کا سن شریف انیس برس کا تھا + عقل و شجاعت و اخلاق

ن کامل ہر قسم کا سیکھتا تھا + دین و عرفان میں باستقامت + اور کمالات بنہایت + جیسا کچھ مذکور
ہوا + اوسکا کہنا پھر ضرور ہوا + کہ حق سبحانہ تعالی نے ان حضرت کو حسن یوسفی اور نور محمدی اور
صداقت صدیقی رضہ + اور شجاعت فاروقی رضہ + اور سخاوت عثمانی + اور ولایت حیدری نصیب کی تہی +
اور کوئی نہیں ہی مصنف کا یہی اعتقاد ہی + مکمل اونکی مراد ہی + کہ بعد جناب ممدوح کے جمیع کمالات بنہایت
خداوند کریم غفور الرحیم نے اور کسی بشر کو نہیں دیے + نام اونکے دور دور ہوئے + کہ یہ حضرت سید
سالار مسعود غازی شاہزادہ ترک و تازی ہر شہر و دیار میں ایک نئے نام کے ساتھ مشہور ہوئے +
چنانچہ نواح دہلی میں تو آپکا لوگون نے پیر محلم لقب رکھا + اور ملک خراسان میں سالار رجب کہکر
پکارا + اور بعضے ملکون میں غازی میان کے نام سے مشہور ہوئے + اور کہین بالے دولہے میان
مشہور ہوئے + اور بعضے تواریخ کی کتابون میں آپکا اسم شریف سپہ سالار مسعود غازی لکھا دیکھنے میں
آیا + خلاصہ یہ کہ آپکو ہر صفت میں موصوف پایا + القصہ کفار ناہنجار نے جو آپس میں ایک دوسرے کو
خط لکھے تھے + جو تمام ہندوستان کے کفار ہر طرف سے آکر اکٹھا ہوئے تھے + وہ سب کے سب ایکدل
ہوکر مع فوج دریا موج متصل موضع بہرائچ کے گرد و نواح میں پھیلے ہوئے تھے + بہت دور کوسون
تک ٹڈیون کی طرح زمین پر پھیلے ہوئے تھے + جناب فیضمآب حضرت سید سالار مسعود غازی شاہزادہ
ترک و تازی کو جب یہ خبر وحشت اثر پہونچی طبیعت کو انتشار ہوا + ارکان دولت سے مخاطب ہوکر ارشاد
فرمایا + کہ آج جتنے لوگ میرے ساتھ لشکر میں ہیں چھوٹے بڑے سب سے کہدو کہ سامنے آکر حاضر ہون
اپنی اپنی دلون میں کسیطرحکا کچھ اور سمجھکے نہ بایخاطر ہون + بموجب ارشاد حضور ایسی تلو میں آیا
+ ہر ایک خاص و عام کو روبرو بلایا شعر جب سامنے بلایا ہر ایک خاص و عام کو + جاری کیا زبان سے پہر
اس کلام کو + پہر آپ اوٹھکر سبہونکے سامنے آئے + اور مخاطب ہوکر یہ کلمہ زبان مبارک پر لائے
اے عزیز و دوستدارو + اے محبو جان نثارو + کئی برس کا عہدہ ہوا کہ میرا اور تمہارا ساتھ ہی + دلی
محبت ہی ظاہر و باطن ایک بات ہی + مگر مجکو تم لوگون سے کسیکے دم سے کسیطرحکی کوئی تکلیف یا رنج
کدورت کی کوئی بات کبھی نہین آئی + اور نیک سلوکی اور وفاداری بلکہ جان نثاری تم سب
لوگونکی دیکھی اور ہمیشہ ہزارون طرحکے تمہارے باعث سے راحت پائی + میرا دل ہزار جان سے
تم سبہونکو دعائین دیتا ہی + بس جو کچھ دنیا میں اپنایت اور دوستی کا حق ہی سب تمنے ادا کیا ایسی
لیکن کون کسیکو واسطے اپنی جانو پر لیتا ہی + اور میرے دم سے تم لوگونکو ہمیشہ مصیبتین پہونچا کین
یہان تک کہ تمہین لوگون نے میرے واسطے اپنی اپنی جانین دین + برائے خدا ہمارے قصور کو تم سب معاف
معاف کرو + اپنی اپنی دلونکو بالکل مجھسے صاف کرو + کہ ہماری تمہاری اب جدائی کی گھڑی ہی + مقابل
مخالف کی فوجکو سامنے لیے کھڑی ہی + یہ باتین دردآمیز اور یہ کلمات حسرت خیز سنکر سب کے سب رونے لگے

چشم چشم سے اپنی اپنی منہہ کو دہونے لگی + جو لوگ انمین عالی قدر تھے + صاحب اتقا تھے + دست بستہ جھکر
نہایت ادب سے آپکے فرمانیکا جواب دیا + پہلے سرکی تعبیر لفظین حق الله کر کے سبہون نے ایک منہہ ہوکر
عرض کیا + کہ خداوند کریم غفور الرحیم آپکو ہمارے سر پر ہمیشہ سلامت باکرامت رکھے + آپ کی
خدمت مین یون ہی زیر حکومت اور تہ اطاعت رکھے + خدا نخواستہ آقا کی غلامونکے ساتھہ کیا تقصیر
آپ یہ کیا کلمہ زبان مبارک سے فرماتے ہین + یہ کیسے خیال خام حضور دل پر لاتے ہین + ہمنے تو والله آپکو
ماں باپ سے بہی سوا مہربان پایا + اور آپنے ہم نیازمندونکی ذات سے کونسا چین و آرام کسی آن پایا + اگر
ہر ایک موی تن جان ہو جاے تو ہم آپکے قدم مبارک پر نثار کرین + کیا ممکن ہی جو کسی طرح کا انکار کرین +
پہر آپنے فرمایا کہ ای یارو وفادارو تمکو خوب معلوم ہی کہ مین نے کافرون سے جتنی لڑائیان کین + عنایت
الہی سے ہمیشہ جیتین + خدا کی قدرت سے ہمیشہ فتح پائی + اور آجتک اوسکی عنایت سے شکست نہین کہائی +
اور ابکی بار لعان ناہنجار تمام ہندوستان کی جمع ہو کر یہان مجہسے لڑنیکو آئے ہین + اونسے انتہا و بیشمار
فوج ولشکر مقابلے کے لیے لائے ہین + خدا خیر کرے دیکہیے کیا ہوتا ہی کسکا ٹہکانے حیثیت رہے
کون اس معرکہ مین فتح پائے کون کہیت رہی + مگر جو میرے باپ دادا کا ڈہنگ ہی + وہی اپنی طبیعت
کا رنگ ہی + جیتے جی میدان نہ چہوڑا + تلوار سے مرتے دم تک منہہ نہ موڑا + بس یہی ہی دلپر یہی ٹہانی
ہی + ابکی بار بہا خیر لڑائی ہی + یا اس سر یا اوس سر + جسکو خدا دیوے وہ لے + اپنی اجدادکے قدم
بقدم صبر تا ہون پس اب خدا کی راہ مین جاکر مرتا ہون + شعر نہایت شوق ہی ای یار ہمکو قتل
ہو نیکا + کٹے گردن تری الفت مین یا اپنی تمنا ہی + ای دوستو تم سبکو اب خدا کے سپرد کرتا ہون +
سنگ فراق تمہارا چہاتی پر دہرتا ہون + مین بخوشی تمام ہر خاص و عام سے کہتا ہون کہ اب جدہر
جسکا جی چاہی چلا جائے میرا ساتھہ چہوڑ دے + مین مزاحم نہین + خواہ اپنی وطن و شہر کی او پر ہی
او پر راہ لے + مین ہزار جان و دل سے اسبات پر راضی ہون + جسقدر مال و اسباب نقد و جنس
درکار ہو وہ ساتھہ کردون + بجان و دل راضی برضا مین تم سب کو رخصت دیتا ہون + خدا حافظ
و مددگار ہی آپ سبکو اس معرکہ جانکاہ مین ساتھہ نہین لیتا ہون + مگر ہان جس شخص کو خاص الله کیواسطے
اس جہاد مین اپنی جان دینا ہو + اور خلعت شہادت درگاہ باری تعالی سے لینا ہو + وہ اسوقت
مین اپنی جان سے بالکل ہاتہہ دہو کر میرا ساتھہ دی + فردوس و نعیم و کوثر و تسنیم و حور و غلمان یہ سب اوسکے
لیے + جسوقت آپنے یہ کلمہ زبان مبارک سے فرمایا + ہر ایک خاص و عام چہوٹے بڑیکا دل بہر آیا + اور دہاڑین
مار مار کر بے اختیار رونے لگے + اس صدمہ جانکاہ سے اپنی اپنی جان کہونے لگی + ایسا کون سنگ
دل بد نصیب تہا + جسکو گوارا فراق حبیب تہا + سچ تو یہ ہی کہ وہ دن مین حشر کا نمونہ تہا + بلکہ
یہ رنج و الم اوس سے بہی دونا تہا + پہر آپنے ہاتہہ اوٹہا کر دعا مانگی + اور فاتحہ خیر زبان مبارک سے پڑہی

اور جو کچھہ آپکے پاس مال خزانہ موجود تہا + سبکا سب آپنے لوگونکو حصہ رسد بانٹ دیا + اور فرمایا کہ
اسکو جلد خرچ کر ڈالو + جسکو دینا لینا ہوا اپنے ہاتھہ سے دیدو + اسکی سبب ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام +
کے پاس فقط ایک سوئی اور ایک کاٹہہ کا پیالا تہا + اوسکا بہی آپنے کوئی بار بردار تہایا تہا
اور ہمین نے جو یہ تمام شہرون سے مال غنیمت لیکر اکہٹا کیا ہی + اسکا بار بردار کون ہوگا اور سب کچہہ
بانٹ دیا ہی + الغرض جب آپنے اسباب سے فراغت پائی + پہر لڑائی کی اسطرح پر تجویز ٹہرائی اور
سبہونکی مرضی پاکر حکم دیا کہ سبکے سب کہ کیواسطے مستعد ہین + اور چند ہزار جوانونکو مقرر کیا کہ دشمن
ہوکر کافرونکے مقابلے مین جو کسی کے لیے بہرین + اور آپ خلوت مین جاکر شغل باطنی مین مشغول
ہوئے + کہانا پینا سب چہوڑ دیا مگر چند بیڑے پان کے اضافہ معمول ہوئے + اور عطریات و
خوشبو سے تا دم انتقال بہت شوق رہا + یہ کم ہوا آخر کو وقت شہادت نزدیک آیا جہان مدوح
کا ذوق شوق شادی وصال حق ذوالجلال کا اور بڑہ گیا + کیا خوب ملا جامی رحمۃ اللہ نے یہ شعر ارشاد کیا
ہی + ہمنے بہی اس مقام پر موقع سمجہکر لکہدیا ہی + **بیت** وعدۂ وصل چون شود نزدیک + آتش شوق
تیز تر گردد + القصہ تیرہوین تاریخ ماہ رجب کے ۴۲۴ ہمین شب آدینہ کو پچہلے پہر لشکر کفار تا پہنچا
چوکی والے جوانونکے مقابلہ مین جا پہونچا + جوانان بہادر مسلح بشمشیرہای آبدار موجود تہے اونسے
لڑائی شروع ہوگئی ہتہیار چلنے لگا + یہ خبر وحشت اثر حضرت سید سالار مسعود
غازی + شاہزادہ ترک وتازی کو پہونچی + جناب ممدوح نے اوسیوقت کوچ کا نقارہ بجادیا +
تمام لشکر فتح پیکر جان دینے پر تو مستعد پہلے سے تہا اوسی سمت کی تیاری ہوئی جمیع سرداران عالی
وقار + اور جمیع ترکان بہادر جان نثار دربار مین حاضر تہے + جناب ممدوح سالار سیف الدین سے
فرمانے لگے + کہ تم اپنا لشکر لیکر آگے بڑہو + چوکی والے جوانونکی مدد کرو + پہر ہم بہی تہوڑی دیر
مین آتے ہین + تمہارے مدد کو ہم لشکر لاتے ہین + الحاصل اونکو تو آپنے روانہ فرمایا + بعد اسکے
آپنے غسل کیواسطے پانی منگوایا + بخوبی طہارت کر کے نہالیے + اور کپڑے بہت عمدہ خوشبودار
خوشی زیب تن فرمائے + عطر خوشبو بہت سے بدن مین ملی + شمشیر حیدری قبضے مین کی + آپکا
جو دین مطلب شہادت پر تہا + سارا حال اوسدن کا کہل گیا + اسی سبب سے بروز شہادت آپنے خود
و زرہ جوشن وغیرہ کچہہ نہ پہنا + فجر کی نماز پڑہ کر خوش وخرم خیمہ سے برآمد ہوئے جہاد کا عزم کیا +
اسپ بادیہ خنگ پر سوار ہوئی جو عراق سے جہاد کر کے غنیمت مین لائے تہے + اسکے سوا
اور بہی بہت سے گہوڑے طویلہ خاصگی مین بند ہوا سے تہے + لیکن آپنے اوسدن اوسی بادیہ خنگ
کو بہت آراستہ وپیراستہ کیا + لگام وزین زرین سے خوبطرح اوسکو سنوارا + مگر اس صدمہ
جانکاہ سے سر جہکائے وہ بہی اشک بار تہی + کبہی درد جدائی سے بیقرار بہت ہوا تہی **بیت**

احوال جنگ اخیر
[illegible]
بیان شہادت کا
اعلان سے

وصف مرکب کا بہلا مین کیا کرون + کبت عبرت تھی ہرن کیواسطے + ہر قدم پر نقش پتلے کے
سینے + چاہیے سکہ چلن کیواسطے + الحاصل بسم اللہ کہکر آپنے رکاب مین پاؤن ڈالا + گھوڑے
کی پیٹھہ پر بیٹھتے ہی خنجر سنبھالا + بائین ہاتھہ مین لگام لیکر پٹرے جملائے + نصر من اللہ و فتح قریب
کی آواز آئی + لشکر فتح پیکر کے جوان کل ہمرکاب ہو + پہر خرامان خرامان لشکر کفار کیطرف
چلے + جب شہر سے باہر نکلے فوج کو آراستہ کیا + برن علیحدہ علیحدہ بناکر پیش و پس چپ و راست
رہنے کا حکم دیا + سورج کنڈ مین جو باغ مسعودی بنوایا تھا جب اوسکے قریب جناب ممدوح پہنچے تو
گل طرح طرح کے کہلے دیکہے بہت خوش ہوئے + سراسر بہشت کی کیفیت عیان تھی + مگر اصل
حقیقت آنکھون سے نہان تھے + جناب ممدوح نے اپنی مدفن کی جگہہ جو مہوے کے درخت
کے نیچے عالم معاملہ مین دیکھے تھی طبیعت وہین لڑتی تھی + جب وہان جاتے تھے وہین ٹھہرتے
تھے + ہر وقت نظر بذوق تمام اوسی جگہہ پر پڑتے تھے + اوسوقت بھی جناب ممدوح اوسی
مہوے کے درخت کے نیچے جاکر ٹھہرے + کفار نابکار کیطرف مخاطب ہوئے + میدان مین گھوڑے
غازیون نے بڑہائے + اور جناب ممدوح بطور رجز کے چند کلمے زبان مبارک پر لائے + فرمایا
کہ اے قوم کفار ناہنجار + تم مجکو خوب جانتے ہو + مسعود غازی میرا نام ہے + شمشیر زنی آفاق مین
کفار پر میرا کام ہے + یہی میرا آبائی طریقہ ہے + یہ کام ہمارے ہی خاندان سے زمانہ نے سیکھا ہے +
یہ بات عالم مین مشہور ہے + جہاد کرنا راہ خدا مین ہمارے گھرانے کا دستور ہے + یعنی مین اولاد
اسد اللہ الغالب علی بن ابیطالب ہون + تم لوگون کے حق مین شہاب ثاقب ہون + سالار ساہو
پہلوان کا بیٹا ہون + سلطان محمود غزنوی کا بھانجا ہون + جنہون نے سومنات بت کو توڑا تھا +
بڑے بڑے پجاریونکا سر پھوڑا تھا + تا دم مرگ میدان سے قدم نہ ہٹے گا + تم لوگونکی کیون
اجل آئی ہے لاکھونکا ناحق سر کٹے گا + بیت آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من + آن
منم کاندر میان خاک و خون بینی سرے + الحاصل آپنے اوس دن کفار کو بہت سمجھایا + مگر کوئی راہ
ہدایت پر نہ آیا + آخر آپ ناچار ہوئے + اوسیدم مائل بسوی تلوار ہے + جب میان سے
کھینچ لی اصالت کی جوہر دکھلائے + رزم گاہ مین آگے قدم بڑہائے + صبح سے شام تک
برابر لڑتے رہے + طرفین سے ہزارون آدمی مارے گئے + کسیطرف فتح شکست نہوئی + دونون
طرف کی فوج مقابلہ مین کھڑی رہی + پہر جب شام مصیبت نے گریبان سحر چاک کیا + نقارچی نے
لڑائی کا نقارہ بجادیا + [illegible] بہادر مثل شیر نر کے بیحابا گھوڑے دوڑاکر پہر میدان جنگگاہ
مین آ گئے + [illegible] کفار اطوار کے خون بہائے + غازیونکو غلبہ شوق وصال الٰہی مین
سوا شہادت [illegible] طلب نہ تھا + ہرگز اہل اسلام مین سے کوئی طالب ملک و جاہ و مال و منصب تھا

شعر کمال عاشقی پروانہ دارد + کہ غیر از سوختن کارے ندارد + القصہ لشکر کفار بیشمار تھا + گنتی مین نہ
آسکا + ہر طرف پہاڑون تلک پہلے ہوئے تھے + جدہر نظر اوٹھا کر دیکھتے تھے کافر ہی کافر دکھلائی
دیتے تھے + ہر چند لشکر اسلام مین بھی جوانان بہادر بیقیاس تھے + لیکن اونکی عشر عشیر بھی نہ تھے
جسپر بھی چہرے بحال ہوسواس تھے + مگر سیکڑی لاکھون لشکے برابری مین نہین آسکتے تھے + ٹیڑی
کے مقابلہ مین انسان نہین سماسکتے + کہان لشکر کفار بیشمار تمام ہندوستان کا + کہان کل پندرہ
بیس ہزار جوانونکا پرا اہل ایمانکا + بہت سے اہل اسلام اس معرکہ مین صبح سے شام تک شہید ہوگئے ++
آسیے اور نمک کی طرح پسگئے ہزارون جرنلے اونپر جدید ہوئے + اور اکثر بڑے بڑے سردار نامدار
عالی وقار + اور جوانان ترکان بہادر نے شربت شہادت پیا + سیدہا فردوس بریں کا رستہ لیا +
اوسدن فجر سے دوپہر تک دو حصے لشکر اسلام نے شہادت پائی + فقط ایک حصہ لشکر باقی رہ گیا
تھا پہر اوسکی بھی نوبت آئی + لیکن غلبہ محبت الٰہی کا اسقدر پاس تھا + کہ مطلق کسیکو نکچہ غم تھا
نہ ہراس تھا + باقی ماندہ بہادر لڑائی سے سیر نہوئے + آگے بڑہ بڑہ کر خوب ہاتہہ مارے کسیطرح
کفار سے زیر نہوئے + اسقدر شجاعت وجوانمردی اون بہادرون نے کام فرمایا + کہ لاکہون
کافرونکے لاشونکا پتا تک نہ لگا کہ کون کہان تھا کیا ہوگیا پہر کوئی سامنے نہ آیا + پہر تو غازیون نے
کافرونپر برابر دہاوے کیے + صفین کی صفین مجاہدین نے پرے کے پرے اولٹ دیتے + ادہر کے بہی لوگ
مارے گئے + جانبین بیچارے سے گئے + جب یہ خبر وحشت اثر جناب ممدوح کو پہونچی کہ سالار سیف الدین بہی
شہید ہوئے + اور فلان سردار عالی وقار اور فلان امیر نامدار بہی جنت رسید ہوئے + یہ بات
سنکے آپکو نہایت خوشی حاصل ہوئی + فرمایا کہ الٰہی شکر اونکی بہی آسان مشکل ہوئے + معشوق حقیقی
سے واصل ہوئے + فردوس بریں مین داخل ہوئے + انشاء اللہ بندہ بہی اونکی ہمراہی کرتا ہے + کوئی دم
کا دم گذرتا ہے + بعد ازان آپنے فرمایا کہ سالار سیف الدین کو دفن کرو + اور فاتحہ خیر اونکی حق
مین پڑہو + پہر بعض احباب نے عرض کیا کہ فوج کفار بہت غالب ہے + اور لشکر اسلام شہید ہوگیا
اب یہ مناسب ہے + کہ آپ باقی ماندہ جوانونکو لیکر مورچہ روکین + ہم لاشہای شہدا کو جہات [illegible]
وقت اب بہت نازک ہے ہر ایک دلگیر ہے + یہ بیکسی کا وقت ہی کیا ٹیڑہی کہیر ہے + آپ نے
ایسہی کیا + اور لوگونکو حکم دیا + کہ شہیدونکے لاشونکو لاکر سورج کنڈ کے تالاب مین ڈالدو +
کہ اونکی شہادت کی برکت سے ظلمت کفر یہانسے کافور ہوجائے اب بت پرستی کو یہانسے ٹالدو +
احباب نے آپکے فرمانسے ایسہی کیا + شہدا کی لاشونسے تمام حوض کو منہہ تک بہر دیا + پہر فرمایا کہ جو
اور لاشین بچی ہین غار کہود کہود کر جابجا دفن کردی جائین + کہ کفار اونکے ساتھہ کچھ بے ادبی
نکرین بلکہ جسم اطہر ہین ہاتہہ بہی نہ لگائین + بعد ازان جناب ممدوح نے قبلہ کی طرف رو کیا +

گھوڑے سے اوترے تازہ وضو کیا + پہلے نماز ظہر بحضوری دل ادا کی + پہر حوض مذکور پر جاکر نماز جنازہ
شہدا کی پڑہی + اونکی ارواح پاک کو فاتحہ پڑہ کر خوش کیا + پہر ہمراہیونکو ساتھ لیکر میدان قتال کا
راستہ لیا + کفار بد اطوار پہاڑونکے اوپر تلے نیپال کے علاقہ سے گھاگرا کے کنارے تک دور
دور میدان مین کروڑون موذی پہیلے ہوے تھے + اوس ٹڈی دل مین آپنے گھوڑا اوڑا ڈالا + فوج
مخالف مین گھس گئے لاکھون کافرونکو مار کر بچھا دیا ہزارونکو گھوڑونکی ٹاپون سے روند ڈالا
خوب طبیعت کا بل نکالا نظم ہوا گرم ہنگامہ کشت خون + ہوئی خون سے یکسر زمین لالہ گون + دو لشکر
باہم حملہ آور ہوئے + ہزارون تن ایکدم مین بے سر ہوئے + بشمشیر و گرز و سنان و خدنگ + رہا گرم
کچہ روزون بازار جنگ + چلی خوب تلوار کفار سے + ہزارون مرے تیغ ونکی وار سے + ہزارونکو
تیر ونسے زخمی کیا + کٹارونکا خنجر سے کاٹا گلا + اکثر بڑے بڑے راجہ نامی جو لاکھون آدمیون کا
لشکر لیکر آئے تھے + اونہون نے سالار سیف الدین بہادر کی تیغ شرربار سے زخم کاری کھائے
تھے + اور باقی کفار نابکار یعنی وہ رجواڑے کہ جنکی جرأت و بہادری آفاق مین مشہور تہی + تمامی ہندوستان
مین جنکی شجاعت اعلان دور دور تہی + اونکو جناب سید سالار مسعود غازی شاہزادہ ترک تازی
نے تہ تیغ کیا + انمین جتنے رجواڑے سردار اور افسر تھے سبہونکو آپنے چن چنکر تسخیر کیا + باقی
ساتھ والے جوانون نے لاکھونکو ایک ایک نے مارا + ایک ایک ضرب مین دس دس بیس بیس کا اوتارا
دو چار راجہ کل چند ہزار فوج سے باقی رہ گئے تھے اور سب فی النار ہوئے + فوج مخالف پیچھے کو ہٹگئی
چارون طرف جو بہیڑ پہیلی تہی ہٹ گئی + نظم ہوا دل مین پیدا ہر ایک کے خطر + کیا رزم سے
اونکے سبنے حذر + پہر آیا نہ میدان مین ایک سوار + مقابل نکوئی ہوا زینہار + پیادون کو
گھوڑون نے ڈالا کچل + مرے خوف سے لاکھون ہی بے اجل + ہوا اسقدر کافرونکو ہراس
نہ آئے وہ پہر مورچونکے بہی پاس + پہلے تو خوب جی کھول کر فوج مخالف لڑی + آخر کو
دب گئی جب کڑی پڑی + جناب ممدوح بہی آکر اپنی جگہہ پر کہڑے ہو رہے + اس انتظار مین کہ
دیکہین اب لشکر کفار کیا کرے + آپنے اس عرصہ مین جسطرف آنکہہ اوٹھاکر دیکھا + سوا لاشونکے
اور کچہہ نظر نہ آیا + بعضے تو اونمین زخمی بعضے جانکندنی مین لوٹتے تھے + بعضے کفار بالکل مردہ
کسی کسی پر پڑے تھے بعضے ندامت سے اپنے گلے کو گہونٹتے تھے بعضے جو صحیح سالم تھے + وہ بہی ایک کشتہ
لئے نادم تھے + جناب ممدوح اس آس طرح کا واقعہ جگر سوز اور صدمۂ حیرت اندوز اپنی
آنکہونسے دیکھتے جاتے تھے + مگر کچہہ ایسا غلبہ شوق وصال الٰہی سے چہرہ مبارک پر شکن تک نہ
لاتے تھے + محض استغناء الوہیت آپکے دل پر چہائی تہی + ورنہ اس پتلہ خاک نے یہ مجال بلند
پرواز کی کہان پائی تہی + کہ اور لوگونکو تو یہ حال فقط سن ہی سن کے لرزہ آتا ہی + بدن مین

جگر تک تہرّایا جاتا تہا + ہزار آفرین اوس جرار کرار سالار مسعود بندۂ خدا ودود کو کہ اپنی
آنکہون سے یہ صانحے دیکہے + اور کچہہ نہ گہبرائے سیدالشہدا نہ ہٹے + القصہ رای سہردیو اور
رای مہردیو اور جو بڑے بڑے رجوارے باقیماندہ ساتہ ... جو اپنی اپنی فوج مین کہڑے تہے +
چارون طرف سو رچون پر اڑے تہی + جب یہ دیکہا کہ لشکر اسلام مین تہوڑے سے جوان باقی
رہ گئے ہین اون سب رجوارون نے اپنا اپنا لشکر لیکر ایکہی بار جناب ممدوح پر دہاوا
کیا + اور وہ احباب باقی ماندگان ہمراہی کچہہ باغ کے اندر کچہہ گرد و پیش آسکے کہڑے ہوئے
تہے + اون سبہون سے مقابلہ کیا + خوب وہان پر بہی تلوار چلی + مگر یہ بلا نہ ٹلی + طرفین سے ہزارون
آدمی مارے گئے + آخر کفار تیرہ و تلوار کی تاب نہ لاسکے پہر پیچہے ہٹے + چارون طرف سے حلقہ
کرکے مع چند جوانان باقیماندہ کے حضرت کو کفار نے گہیر لیا + ہر طرف سے تیر برسانے لگے + حیات
دنیا نے خو و بد دولت سے منہہ پہیر لیا چودہوین ۱۴ تاریخ رجب المرجب کے یکشنبہ کے دن اول
وقت نماز عصر کے ۴۲۴ سنہ ہجری مین تیر قضا جناب سلطان الشہدا کے حلق مبارک پر لگا اندہیرا
آنکہون مین چہا گیا + زبان و تالو چہید کر شہرگ بہی پار گذر گیا آفتاب رخ مانند ہلال عشق کے چہیدہ ہوا
آگیا + جناب ممدوح کا کل اوس وقت مین انیس ۱۹ برس کا سن شریف تہا + ہمین عالم شباب
مین درجہ شہادت مرغوب بطبع لطیف تہا + آخرکو ثمر مراد جان دیکر باغبان حقیقی سے
لیا + ظاہر مین تیر کا پہل کہا کے اپنا وعدہ پورا کیا + احباب جان نثار کلمہ گو اون کے گہوڑے
کی پیٹہہ پر سے اوس محبوب رب العالمین کو اوتار لیا + سکندر دیوانہ اور خدمتگارون نے مل کر اوسی
مہوے کے درخت کے نیچے فرش زمین پر لٹا دیا + گلوی مبارک مین زخم تیر کا بہت بڑا لگا تہا +
خون ناب سیلاب بہا جاتا تہا + سکندر خدمتگار نے سر مبارک کو اپنے زانو پر رکہہ لیا + اور روی
مبارک کو قبلہ کیطرف کر دیا + زار زار وہ بیقرار روتا تہا + اس صدمہ جانکاہ سے اپنی جان
کہوتا تہا + اوسکے رونیکی آواز سنکر جناب سلطان الشہدا نے غش سے آنکہین کہولدین اور مسکرا کر
کلمۂ توحید زبان مبارک پر لائے + آخر بلبل روح مبارک نے قفس تنکو چہوڑکر + حیات
مستعار سے منہہ موڑکر روضۂ رضوانکیطرف پرواز کیا + فردوس برین کا سیدہا راستہ لیا
خواجہ حافظ شیرازی نے کیا خوب اس مقام پر یہ شعر فرمایا ہے + اس فقرے کے معنی بیان مین
آیا ہے بیت این جان عاریت کہ بحافظ سپرد دوست + روزی رخش ببینم و تسلیم وی کنم + او
حدیث شریف مین آیا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے حدیث الموت
جسر یوصل الحبیب الی الحبیب یعنی موت ایک پل ہے پہنچانیوالا دوست کا +
دوست تک ہے + وہ کہ دم مین پار لگاتا ہے + پس حدیث جناب سلطان الشہدا

کے حال پر ٹھیک پائی + جو معرض بیان مین آئی + اس صدمۂ جانکاہ سے ایک شور خلق اللہ مین نکلا
اوٹھا + غلغلۂ گریہ و زاری کا عرش اعلی تک پونہچا + اشعار سید مسعود غازی کا اون کیا ماجرا + جان
اپنی کردی راہ حق تعالی مین فدا + لات ماری منصب دنیا پہ شاہ دین نے + دولت دیدار تہی منظور
اونکو لوٹنا + سلطنت پر دار فانی کی نہ آیا کچہ خیال + کرلیا اپنے تسلط مین وہان ملک بقا + آپنے پایا
ہی وہ درگاہ باری سے عروج + مرتبہ کونین مین ایسا کسی کا کم ہوا + ایسے ہی دنیا مین کم ہونگے بہادر
دوستو + حضرت مسعود غازی کو جو کچہ حق نے کیا + آپسے جب دم مقابل ہوگئے وہ کینہ جو + اینچ کر شمشیر
مران خوب کی اوسنے وغا + وا حسب دم پڑ گیا تلوار کا جس غول پر + چہولیا اعدا کا تن سر سے
سو گہو ہوسے جدا + مثل بجلی کے سر اعدا پر کوندی جا کے تیغ + ابر سان برسی ادا آئی گہر کے وہ جلیسے کہتا
تہا وہ مرکب جیسا الکتہا جہان مین بے نظیر + ویسے ہی سامان سب حقنے کئے اونکو عطا + وصف
کس کس چیز کا اونکے بیان کیجے عشق + واہ واصل علی صل علی صل علی + باقی ماندہ جوان تلوارین
پکڑ کر فوج کفار نابکار مین گہس گئے + ہزارون مردود ونکو قتل کر ڈالا + آخر آپ بہی شہید ہوئے + کفار
لوگ باری دہشت کی سو رچہ پر اڑے تہے + وہین سے تیر باران کرتے تہے دور کہڑے تہے + مغرب
کی نماز کیوقت تک غازیون مین سے وہان کوئی شخص جیتا نہ بچا + ہر ایک خاص عام چہوٹے بڑے
کل ہمراہیون نے شربت شہادت پیا + سکندر دیوانہ کہ سر مبارک جناب سلطان الشہدا کا اپنے زانو پر
لیے بیٹہا تہا چند تیر متواتر اوسکے بہی سینہ پر آکر لگے وہ بہی زخمی ہوا + لیکن کمال درجہ عشق جناب محبوب
رب العالمین سے کہتا تہا اوسپر یہ صدمہ جدید ہوا + لیکن اپنا زانو سر مبارک کے نیچے سے نہ سرکایا حتی کہ
آپ کی محبت مین وہ بہی شہید ہوا + یہ فقیر سکندر نام دیوانہ لقب سر و پا برہنہ رہتا تہا + سلسلۂ سلطان
ابراہیم مین مرید اوس خاندان کا یہی طریق ہی جو اوسکا طریقہ تہا + جناب سلطان الشہدا کے عشق مین حلقہ
بگوش ہوا + آپ کی محبت کا جیسے اوسکے دلپر جوش ہوا + قدیم سے اوسکی عادت پڑی تہی + ہاتہ مین
کسی درخت کے ایک چہڑی تہی + خالص ویسے ہی لوس جو اوسکو آپ کی محبت تہی + تو اور امیرون اور
سردارون مصاحبون سے بڑہ کر اوسکی عزت تہی + جناب سلطان الشہدا کے جلو مین پیادہ پا چلتا تہا
جہان آپ ٹہرتے تہے وہان سے وہ بہی نہ ٹلتا تہا + جو حق محبت کا تہا خوب عمر بہر ادا کیا + آخر عشق کا
نتیجہ تہا انجام کو پونہچا دیا + اور جو حضرت سلطان الشہدا کی سواری کے گہوڑی تہی + وہ بہی چند تیر
کہا کر مولا کے زیر قدم جان بحق تسلیم ہوئی بعد ازان کفار نابکار باغ مسعودیہ مین آئے + جناب ممدوح
کی تن مبارک کی تلاش مین بہت ہاتہ پاؤن پہلائے + ہرچند تلاش کیا + عالم الغیب نے اونکی
نظر سے چہپا دیا + رای سہر دیو نے کہا کہ اب رات ہوگئی ہی یہین مقام کرینگے + صبح کو لاش ڈہونڈہ
لینگے جب اپنا کام کرینگے + باقی اور اور ذرا ظلمت چہا گیا + بولے کہ یہان تمام مسلمانون کا خون بہا ہی

ایک خدام اہل اسلام مین شہید ہوئے + یہان ٹھہرنا مناسب نہین دہرم ناس ہو گا + جو یہان رہیگا
سبتیا ناس ہوگا + اپنے لشکر کی خبر لینا چاہیے + اونکو بھی دلاسا تسکین جلکر دینا چاہیئے + اونکا
بھی تو حال معلوم ہو کہ کسقدر بچے + اور کتنے مسلمانونکے ہاتھ لسنے مارے گئے + کل پھر یہان آپ انکے
لشکر کو بھی ساتھ لائینگے + جو کچھ ہوگا علی الصباح ظہور مین آجائیگا + وہ بند و بست کرینگے جو سبکی
صلاح مین قرار پائیگا + الغرض کفار نابکار پھر کر اپنی ڈیرہ و خیمین آ لیئے + چند مسلمان جو یہان باغ مین
زخمی پڑے تھے اونہونے وقت خالی پا لیئے + او ٹھکر گرتے پڑتے بہرایچ کیطرف چلے بہزار
خرابی وہان جاکر پہونچے + میر سید ابراہیم کو جناب سلطان الشہدا با لشکر کثیر بہرایچ مین چھوڑ آئے تھے +
کہ کفار دوسری طرف سے بھی اوپری اوپر یہان نہ آن پڑین اسواسطے یہانکے بھی مورچے جمالیئے تھے
القصہ تین آدمی جو زخمی بچ گئے تھے اونہون نے بھی شہر کا رستہ لیا + مگر باغ مسعودی مین سوا
شہیدونکے کوئی شخص زندہ نہ بچا + دو گھڑی رات گئی سے سیار چلانے لگے + تمام باغ مین غل شور
مچانے لگے + سنگھن نامے ایک شخص جناب ممدوح کے رفیق تھے اونکا کتا زندہ تھا + کبھی لاشونکے پاس
آتا کبھی چلا جاتا تھا + تمام رات شہیدونکی لاشونکی حفاظت مین رہا + یہ کتا بھی مثل سگ اصحاب
کہف کے تھا + سبحان اللہ کیا جناب سلطان الشہدا نے مرتبہ پایا ہی + بجز انکے آبا و اجداد کے کسکے حصے مین
آیا ہی + چنانچہ جناب حضرت امام حسین علیہ السلام جب شہید ہوئے تھے + کشتہ دست فوج یزید
تھے + اونکے بھی لاشونکے گرد حفاظت مین درندہ جانور پھرا کیئے + لاشہائے شہدا کی نگہبانی
کیا کیئے + تیسرے دن مردم عاصریہ نے آکر لاشونکو دفن کیا + ثواب حسنات نے اپنے انکے نامۂ
اعمال مین لکھوا لیا + اسیطرح ان شہدا کی بھی لاشونکو تیسرے دن میر سید ابراہیم نے آکر دفن
کیا + پھر آپنے بھی لڑکر فردوس بریں کا رستہ لیا + دیکھیے وہی آبائی طریقہ غیب سے ظاہر ہوتا چلا آتا
ہی + غیر یہ رتبہ بھلا کہان پاتا ہی + رباعی + نہیں کوئی جز اہلبیت رسول + جسے یہ جہان مین ہو
رتبہ حصول + سوا انکے کوئی جہان مین نہین + کیا خاص کر انکو حق نے قبول + القصہ جب خبر
مصیبت اثر جناب سلطان الشہدا کے شہید ہونیکی میر سید ابراہیم کو پہونچی اس واقعہ جگر سوز
حیرت اندوز کے سنتے ہی بیہوش ہوکر گر پڑے گویا روح بدن سے پرواز کر گئی + اور یہ سید مذکور
بھی ہم عمر جناب سلطان الشہدا کے تھے + نہایت خوبصورت جوان طاقتدار بلکہ مشابہت بھی
رکھتے تھے + صورت اور سیرت مین اور کسیکو ایسا نہ دیکھا + نہ اور کسیکو آپکا مثل سنا اور جناب
سلطان الشہدا سے نہایت قلبی دوستی تھی + کبھی بات کی غیریت نہ پائی گئی + الغرض سید ابراہیم
تھوڑی دیر کے بعد ہوش مین آ لیئے + تمام لوگونکو اپنے سامنے بلواکر یہ بات زبان پر لائے + کہ
ہم فقط محبوب رب العالمین کی محبت سے اس ملک مین آیا + سو اونہون نے تو مرتبہ شہادت پایا +

اب مین کیا کرون کدہر جاؤن + ایسے دوست کو ہاتہہ سے گنوا کے اپنا منہہ کسکو دکہاؤن + بس
سوار جانیکے اور کچھہ میرے دل مین نہین آتا ہے + اگر تم لوگ میرا ساتہہ دو تو خیر بہتر نہین تو بندہ
اکیلا جاتا ہے + یہ کہکر گہوڑا اپنی سواریکو منگوایا + ہر ایک ساتہہ والا بیتاب ہوکر یہ عرض حضور
مین پیش لایا + کہ جو حضور کا قول ہے وہی ہم سبکا اقرار ہے + کس مردود کو راہ خدا مین جان دینے
سے انکار ہے + لیکن جناب عالی یہ رات کا وقت ہے کوسون تک بیہڑ کا میدان ہے + دشمنون کا
مقابلہ کرنا ہے + اونکا لشکر درمیان ہے + صبح ہوتے ہی انشاء اللہ تعالی سوار ہوکر سیدہے سوج
کنڈ مین باغ سعود کی راہ لینگے + جاتے ہی ساتہہ لشکر کفار نابکار کے دہوئین اوڑا دینگے دیکہنا
کیسا میدان ہوتا ہے اونکو مارینگے خواہ ہم بہی مارے جائینگے + جان بازیکا رنگ شجاعت کا ڈہنگ
ہمین بہی کہلائینگے + جب سبہونکی یہی مصلحت ٹہری + سید صاحب نے بہی توقف استراحت کی بستر
پر رات بہر تڑپا کیے + صدمہ درد جگر سے لوٹا کیے + شعر محبت خیر مین دیکہا کیے پیارے
تمکو + ہم تڑپتے رہے یان چار پہر رات رہے + غرض اسی تشویش مین جو آنکہ لگ گئی + تو
خواب مین کیا دیکہا + کہ ایک ٹیکرا ہی پہاڑ سے بہت اونچا + وہان پر ایک باغ ہے بہت عمدا +
کہ ایسا کبہی آنکہون سے دیکہا نہ کانون نے سنا + اوسمین طرح طرح کے گل کہل رہے ہین + درخت
پہل پہلے ہین کچھہ [illegible] ہین + وہان کے لوگون کو جب [illegible] سے دیکہا + سارا کرشمہ بہشت کا
ظاہر ہوا + ایک محفل پر تکلف بہت آراستہ پائی + جمیع لشکر سلطان الشہدا کی صورت نظر
آئی + بہت نفیس [illegible] پوشاکین پہنے بیٹہے ہین + شراباً طہورا کا دور چل رہا ہے + عجیب جلسے
ہین + ہر ایک فرد بشر بشاش اپنے حال مین خوش و خرم ہے + کسیطرح کا رنج ہے نکوئی غم ہے
ان سبہونکے بیچ مین ایک تخت مرصع مکلل زعفر نگار + نہایت پاکیزہ آبدار بچہا ہے + کوئی
اوس پر بیٹہا ہے + جب [illegible] نظر کو جمایا + تو جناب سلطان الشہدا کو پایا + کہ جناب ممدوح سرخ
لباس پہنے ہوئے تخت پر جلوس فرما ہین + بڑی شان و شوکت سے رونق افزا ہین +
کارخانہ شاہی بہر رہا ہے + ہفت اقلیم کی سلطنت سے بہی بڑہکر ہزارون درجہ سامان مہیا ہے +
پہر صاحب موصوف کہتے ہین کہ مین نے اوس بلندی پر جلسہ دیکہا کہ محبوب رب العالمین کی
گلستان مین جانیکا قصد کیا + وہان جانیکا کسی طریقہ سے راستہ نپایا + بیقرار ہوکر مین نے آپکو
پکارا شور مچایا + جناب ممدوح نے اسطرح ارشاد فرمایا + کہ ای ابراہیم تو ابہی اس مجلس کے قابل نہین
ہوا + کیونکہ زمرہ شہدا مین داخل نہین ہوا + انشاء اللہ تعالی شب بخیر کل تجکو بہی مرتبہ حاصل
ہوگا + ہماری محفل مین بتکلف داخل ہوگا + بس یہ کہکر جناب سلطان الشہدا اپنے حجرے سے سہانہ
اوٹہ چلے + اپنی اپنی سواریونپر سب سوار ہوکر کسیطرف کو چلے + سید ابراہیم نے دوڑ کر

عرض کیا کہ اب بندہ کو کیا حکم ہوتا ہے آپنے حکم دیا + کہ ہمارا جسم خاکی باغ مسعود مین پڑا ہے
اوسکو مہندیکے درخت کے نیچے دفن کردو + اور سکندر دیوانہ کی بہی ہمارے مزار کے برابر قبر ہو
اور جو ہمارے سوار یکی گہوڑی ہے جس جگہہ پڑی ہی + اوسکا بہی اوسی جگہہ مدفن بنے + اور جو یار غار
ہمارے ساتہہ شہید ہوئے ہین اونکا بہی اگر ہوسکے تو آسن بنے + اور سہر دیو جو ہمارا قاتل
ہے اوسکو تم اپنے ہاتہہ سے مارو + تن ناپاک سے اوس مردود کا سر اوتارو + ہم تمہارا کام کرتے ہین +
سارا جہگڑا تمام کرتے ہین + پس جب یہ بات تمام ہوئی میر سید ابراہیم کی آنکہہ
کہل گئی + جب یہ معاملہ عالم باطن کا خواب مین دیکہا + اسقدر ذوق شوق بڑہا
کہ ایک گہڑی بہر رہنا اس عالم مین دشوار ہوگیا + جینا ناگوار ہوگیا + اوسیوقت اوٹہنکے ساتہہ ہی
غسل کیا + لباس سفید طاہر اور بدل لیا + مرکب سواریکا منگاکر سوار ہوئے + لشکر کے سپاہی
بہی سب ہمراہ ایکبار ہوئے + مع فوج لشکر میدان شہادت مین داخل ہوئے + وہانسے باغ مسعود کی
کی طرف مائل ہوئے + وہان جاکر جناب فیضمآب سلطان الشہدا سرور اصفیا کو مع کسوت
ہتہیار نشست گاہ کے چبوترہ پر اوسی مہندیکے درخت کے نیچے دفن کیا + اور موافق حکم جناب
ممدوح کے سکندر دیوانہ کا بہی اوسجگہہ مزار بنا دیا + اور سواریکی گہوڑی بہی اپنے مولا کے زیر
قدم دفن کی گئی تہی + اور باغی اور شہید ونکو بہی جسطرح جناب ممدوح کی اجازت دیگئی تہی +
اور شہدا ایلشیار جو سورج کنڈہ کے تالاب مین غرق تہے + برابر لبالب اوسمین عمیق تہے + اور
گنج شہید انکا خاک تودہ بنا دیا + مٹی کا ایک ڈہیر اونپر لگا دیا + کہ جسمین کفار بدکردار کی نظر سے
مستور ہوجائین + دنیا کی پلیدگی سے دور ہوجائین + اوسدنسے کافرونکی زیارت گاہ نے
وہانسے موقوف ہوکے تبدیلی پائی + جناب سلطان الشہدا نے جو ایکدن فرمایا تہا کہ اس
ظلمت بتکدہ کو حق تعالی نور اسلام سے روشن کریگا سو وہ بات اب ظہور مین آئی + بیت ارشاد جو
کیا تہا وہ اظہار ہوگیا + وہ پردہ دور آنکہونسے ایکبار ہوگیا + الغرض میر سید ابراہیم پہر دن
چڑہے تک اس نیک کام بہتر انجام سے فراغت ہوئے + مع سب ہمراہیوں کے آپ خود مائل
بشہادت ہوئے + اودہر کفار بد اطوار کو جب یہ خبر پہونچی + تمام فوج مقابلہ کو بانی شہر پہونچی +
دیکہا کہ لشکر اسلام بدستور سابق میدان جانستان مین لڑائی پر آمادہ ہے + جان دینے پر
موجود ہر ایک سوار اور پیادہ ہے + رای سہر دیو کو گویا اوسکے غصہ کے آگ نے پہونک دیا + جمیع
لشکر کفار کو اوسنے اپنے ہمراہ لیا + میدان مین آکر موجود ہوا + لڑائی پر آمادہ پہر وہ مردود ہوا
جب کافرونکی فوج سامنے معرکہ پر نظر آئی + سید صاحب نے ایک قبر سکندر دیوانہ کے برابر اپنے لیئے
بہی کہدوائی + پہر معرکہ مین آکر کفار کا مقابلہ کیا + لڑائی پہر شروع ہوگئی بہادرون نے ہتہیار

طرفین مین خوب کشت خون ہوا + ایکدم مین گویا روان دریاے جیحون ہوا + میر صاحب نے رای بہرلو
کیطرف اپنا گہوڑا بڑہایا + جلدی نیکے ساتہی ایک ہاتہہ شمشیر برانکا ایسا جمایا + کہ سر و بو کا سرتن
ناپاکسے کٹکر دور جا پڑا کہ تسمہ تک باقی نرہا + سطح خاک پر گر کر تڑپکے ایکدم مین مرگیا + اوسکے ساتہ
والونکے میر صاحب پر بہی حربے شدید ہوئے + آخر یہ بہی لڑکر شہید ہوئے + جو چاہیے
تہا اپنا بہی یہ کام کر گئے + یہ بہی بہادر یکاغرض نام کر گئے + میر صاحب کے ساتہ والے
انکی لاشکو سید النسا اوٹہا لائے + قبر مذکور مین دفن کر دیا ساری وصیت بجا لائے + بعد ازان
طرفین کے جتنے یار مددگار معہ فوج و سپہ سالار + کل لشکر والے اور ہمراہی جو جہان جتنے تہے
سب کے سب اوسی رن مین کفار سے لڑ مرے + کوئی متنفس دونو طرف کا زندہ نہ بچا + طرفین سے
لڑائی کا خاتمہ ہوگیا + اور ہر ایک شہر اور دیہات مین جہان تہان امیر اور سردار مقرر تہے
سب کے سب ہر ایک مقام پر کٹکے مر گئے + اور کفار مین سے جتنے لوگ لڑنیکو آئے تہے + جتنے
سوار و پیادہ راجہ اور رای تہے + سب کے سب کٹکر مر گئے + دنیا سے بجانب نار سقر گئے + کسیکو معرکہ
مین سے پہر کر اپنے گہر جانا نصیب نہوا + وہان کوئی کسیکا عزیز قریب نہوا + جو کفار اپنے اپنے گہرون
رہ گئے تہے لڑائی پر نہ آئے تہے + اونہون نے اپنے عزیزونکے مرنے سے صدمے اوٹہائے تہے
اسقدر اس لڑائی مین کفار نے ایکا کیا تہا + کہ جسکے گہر مین چار مرد تہے ایک گہر مین رہا اور
تین نے میدان کا رستہ لیا تہا + بعض محققین نے لکہا ہی کہ جناب مسعود کے معرکہ مین پانچ کروڑ
باون لاکہ چہتر ہزار سات سو ننانوے کفار تہے سب کے سب مارے گئے + ہر ایک اعلی و ادنی کے
سر شمشیر و خنجر سے اوتار لئے گئے + اللہ کی قدرت کے صدقے جائیے ان سب مردودونکو مسلمانونکے
ہاتہہ سے جہنم واصل کیا + اور شہیدونکو بہشت برین مین داخل کیا بیت اب کفر وہ رہا نہ وہ
اسلام رہگیا + باقی سبہونکا آج تک نام رہ گیا + کوئی جہنم واصل ہوا + کوئی بہشت برین مین
داخل ہوا + مگر چند خدمتگار وفادار اور دو تین غلام ذوالاحترام جناب فیضمآب سلطان الشہدا
سرور اصفیا کے سبب زخمونکی کثرت سے چور تہے + لڑائی سے مجبور تہے + اونمین جنبش تک
دشوار تہی + لیکن جان تن مین برقرار تہی + خدا کی قدرت سے اچہے ہو گئے چند دنونمین صحت پائی
آستانہ مسعودیکی جاروبکشی کی خدمت پائی + اون لوگون نے اپنی عمر کو اسی حسنات مین
تمام کیا + دین و دنیا مین خیر کے ساتہ اپنا نام کیا + اور میر حاجی احمد محمد جناب سالار ساہو
پہلوان والا دودمان کے قدیم نوکر تہے + تمام ملازمین پر افسر تہے + عمر بہر سترکہہ تک
اونکے ہمراہ رہے + جب سالار ساہو دنیا سے سدہارے تو بہی یہ خیر خواہ رہے + انکو اپنی
تمام جائدات مال و اسباب وغیرہ کا مختار کر گئے تہے + کل ریاست کا بوجہہ انکے سر پر دہر گئے تہے

بعد چند دنون کے وہ بھی بہرایچ مین جاکر فیضماب سلطان الشہدا کے آستانہ روضہ مبارک پر
خدمت جاروب کشی مین شریک ہوئے + تمام عمر اونہون نے اپنی وہین بسر کی مجاور تھے
ہے + اور جناب ممدوح کی باطنی شفقت بھائیون عزیزون کے لئے اونکے حق مین کم نہ تھی + اور مہربانی
اوس محبوب رب العالمین کے تو عام ہی اونپر اور زیادہ تر ہوئی + یہان تک کہ جواب بھی مجاور
درگاہ عالی ہین + بسبب طاعت اور اخلاص کے مہربانی سے کبھی خالی ہین + اسی باعث سے فقیر [illegible]
ولازم ہے + جو اوس درگاہ کا بدل خادم ہے + کہ جناب ممدوح کی نیاز وغیرہ کے اشیاء
سوا درگاہ کے مجاورون کے اور ونکو دے + اور فقرا کی احتیاط اسباب نذر مقتضی رہی کہ
خدام درگاہ کے ہوتے ہوئے کوئی اونکا حق آپ لے بیت خدام بارگاہ کی تعظیم چاہیے با اہل وفا
کی ہر طرح تکریم چاہیے + القصہ مصنف کتاب کا بیان صحیح + راز مخفی کا اعلان ہے + کہ اس کتاب
کی تصنیف کرنے سے پہلے بموجب فرمانے نورالدین جہانگیر بادشاہ بن اکبر شاہ بادشاہ کی کوہستان
شمالی یعنی نیپال کی طرف گیا تھا + اور راجہ مین مسمی سندر رام زناردار وہان کے راجاؤنکا وکیل میری ملاقات
کو آیا + ادہر اودہر کی باتین ہونے لگین کچھ اپنی کہین کچھ میری سنین + اتفاقاً جناب فیضماب
سلطان الشہدا کے بھی معرکہ کا ذکر زبان پر لایا وکیل مذکور تواریخ ہند مین خوب مہارت رکھتا تھا + بعد
گفتگوی بسیار کے اسطرح کہنے لگا کہ جبسے جناب سلطان الشہدا سرور اصفیا + ہندوستان مین تشریف
لائے اور جتنے معرکہ جنگ اونکے پیش آئے + مینے سب بتفصیل تحقیق کے ساتھ ہر ایک واقعہ کو لکھا + انجملہ
جسوقت رای سہردیو سلطان الشہدا کو شہید کرکے اپنے خیمے مین آیا نہایت خوش ہوا اوسوقت رات ہوگئی
تھی سو رہا + آدھی رات کیوقت خواب مین کیا دیکھا + کہ جناب فیضماب سلطان الشہدا سرور اصفیا + فرماتے
ہین کہ ای سہردیو تو مجھکو قتل کرکے اپنے دل مین سمجھا کہ مین اب آرام کرونگا یہ خیال خام ہرگز نکرنا انشاءاللہ بدلا
اچھی طرح بدلا لونگا + بس یہ خواب دیکھتے ہی پچھلا پہر تو تھا اسکی آنکھ کھل گئی + صبح ہوتے ہی ہتھیار لگا کر سیدھی
راہ لی + وہان جا کر مارا گیا + چنانچہ یہ ذکر معرض بیان مین آچکا + مینے یہ سب حکایت لکھکر اپنے پاس کہہ چھوڑی + بعد چند
سال کے تواریخ تصنیف ملا محمد غزنوی کی جب ہاتھ لگی + جو کچھ وکیل مذکور کی کتاب سے لکھنے مین آیا تھا + سب اس تواریخ
مطابق اول سے آخر تک پایا تھا + پھر وہی وکیل مذکور کہنے لگا کہ یہ جتنی پہاڑی راجہ ہین نیپال وغیرہ کے سب راے سہردیو کی
اولاد ہین + اور مینے تواریخ ہندوی اکثر اونہین راجاؤنکی سرکار مین دیکھی اون سب کے بھی یہی اعتقاد ہین
الغرض یہ تفصیل عوام الناس کے واسطے لکھی گئی اونکو اسکی حاجت ہے + اور خواص کو تو وہی مقدمہ سابق کہ وہ بیان
مذکور ہو الکفایت ہے انہ یقدم جعفر و الحفنی بیت سنی بات میری یا اہل شعور نہین اونکو تفصیل کی کچھ ضرورت [illegible]
سلطنت محمودی کا بیان ہے + بر سبیل تذکرہ یہ داستان ہے + القصہ سلطان محمود غازی + افسر ترک تازی نے
دو برس پہلی سلطان الشہدا + سرور اصفیا کی شہادت سے وفات پائی + جناب ممدوح کے سانحہ سے پہلے ہی

اونکی اجل آئی + چند دنون مین جناب بالا ریا ہو پہلوان والا دودمان کا ہاتھ سے ستر کمیہ کیطرف روانا ہوے
تھے + اوسی سال پادشاہ محمود بہی شب پنجشنبہ تیئسوین ۲۳ تاریخ ربیع الثانی کے ۴۲۱ سنہ ہجری مین سل کی
بیماری سے عازم ملک بقا ہوئے تھے + باغ فیروزی ملک غزنین مین مدفون ہوئے + واصل بحق
بیچون ہوئے + اور تواریخ فیروز شاہی کلان مین لکھا ہے + ہمنے بہی اوس سے نقل کیا ہی + کہ بعد انتقال
سلطان محمود کے اونکا بیٹا سلطان محمد بن محمود غزنین مین اپنے باپ کی جگہہ تخت پر بیٹھا + اور اونکا
بڑا بیٹا مسمی مسعود شہید اوس زمانہ مین ملک عراق کی طرف تہا + اوسنے یہ خبر سنکر اپنے بہائی پر
فوج کشی کی + گوئندون نے سلطان محمد کو یہ خبر دی + کہ تم بہی جلد اپنی تدبیر کرو + وہ قریب
آن پہونچے ہین نہ تاخیر کرو + تمام ارکین سلطنت محمودی خفیہ مسعود شہید سے ملے دل جوڑے ہوئے
تھے + سلطان محمد کی رفاقت سے منہ موڑے ہوئے تھے + گو بظاہر انہین کے مطیع و فرمانبردار
تھے + لیکن باطن مین اونہین کے مددگار تھے + آخر وقت پاکر سلطان محمد کو قید کرلیا + اور مسعود
شہید کو مع فوج و لشکر استقبال کرکے لائے اور تخت پر بٹھا دیا + جب قرار واقعی تسلط ہوگیا +
تو مسعود شہید نے اپنے بہائی سلطان محمد کو مار ڈالا + اپنی باپ کا ملک بخوبی ضبط کرکے قبضہ تصرف
مین لائے + سنے کے دل کہولکر خوب مزے اوڑائے + بعد چند سال کے قوم سلجوقیون نے
مسعود شہید پر چڑہائی کی + فوج لشکر سمیت غزنین مین آکر خوب لڑائی کی + تین رات دن برابر جنگ
کشت خون ہوا + سلجوقیونکا لشکر غالب ہا اونکا سرنگون ہوا + مسعود شہید شکست کہاکے بہاگے +
خاص تختگاہ غزنین مین آئے + فوج حریف نے اسقدر اپنا زور ڈالا + آخر کو ریاست چہین لی شہر
غزنین سے بہی نکالا + مسعود شہید بہاگتے وقت مال خزانہ کل لدوا کر اپنے ہمراہ لیکر ہندوستان کی
طرف روانہ ہوئے + وہ لوگ تخت گاہ غزنین مین شہر کے اندر آپہونچے اونکے دربار شاہانہ ہوئے +
بعض ملازمین شاہی جو وہان رہ گئے تھے + اونکو قید کیا + اور بعضون نے جو راہ پائی تو شہر سے
نکل کر انہون نے بہی رستہ لیا + ادہر کا حال سنیئے کہ محمد نابینا نام ایک شخص اوسی خاندان مین تہا
اوسنے مسعود شہید کو شہید کیا + اور محمد نصیر کو اوسکی جگہہ وہین ہندوستان مین گدی پر بٹہا دیا +
اوسوقت مین مسعود شہید کی عمر پینتالیس ۴۵ برس کی تہی + نو ۹ برس تک اوسکی سلطنت رہی + سلطان
معز الدین بن مسعود شہید یہ غزنین مین تھے + اپنے باپ کی شہادت کی خبر سنکر حکمت عملی سے
خواہ بزور شمشیر غزنین مین تخت موروثی پر جا بیٹھے + اور اپنے باپ کا انتقام لینے کو لشکر جمع کیا +
اپنے چچا محمد نصیر پر ایکبارگی فوج کو چڑہا دیا + چچا بہتیجون مین خوب لڑائی ہوئی + اکثر صفونکی
صفائی ہوئی + بادشاہ حقیقی مالک الملک کے حکم سے فتح پائی + اونکے چچا نے شکست
کہائی + سید النسے بہاگ سکے تاب مقابلہ نہ لاسکے + اونکے لشکر والوں نے ہاتون پکڑ آئے + پہنچے

احوال وفات پادشاہ محمود کا اور غضب کرنا سلطنت بعض مردود کا

نے چچا کو معہ فرزندان قتل کیا + خوب ہی اپنے باپ کا بدلا لیا + پھر اور بھی لوگون نے انتقام لیا + خاطرخواہ
سیاست سے اہتمام کیا + ترک بالکتگین والون نے قتل کیا تھا اسنے بھی موںہہ نہ موڑا + اونمین
سے کسیکو زندہ نہ چھوڑا + باپ دادے کی سلطنت ہاتھ لگی + تین ۳ برس تک پادشاہی کی + پھر دار
فنا سے کوچ کیا + ملک بقا کا رستہ لیا + اسکے بعد چند روز کے سلطان علی بن مسعود شہید
تخت سلطنت پر بیٹھے + وہ بیٹے ایک پادشاہ کے تھے + جب انکا انتقال ہوا + تو سلطان عبد الرشید
بن محمد نصیر کا تخت پر جاہ و جلال ہوا + ڈھائی برس تک اونہون نے بھی سلطنت کا انتظام کیا + جہانتک
ہوسکا خوب اہتمام کیا + طغرل نامے بلون سلطان محمود + بندۂ خاص مسعود کا غلام تھا + ایک ہی
بدذات وہ نطفہ حرام تھا + حکمت عملی سے موقع پاکر تخت سلطنت پر جا بیٹھا اور غضب کیا + کہ خاندان
سلطان والاشان کا نام مٹا دیا + اور سلطان عبد الرشید کو پندرہ ۱۵ سولہ ۱۶ آدمی جو انکے یار غار ہمراز
جان نثار تھے سبھون کو اکٹھا کرکے ایک جگہ گردن مارا + ان بیکسون غریبون مظلومون کا سر خنجر آبدار سے
اوتارا + کل چالیس ۴۰ دن اس مردود نے بھی پادشاہی کی + اتنی ہی زیست پر حاصل دنیا بھر کی روسیاہی
کی + آخر ایک ترکی ملازم محمودی جوان نے طغرل کو بھی قتل کیا + اوس فتنے کو دنیا سے مٹا دیا رباعی
کسی کا کندہ نگینہ پہ نام ہوتا ہے + کسیکی عمر کا لبریز جام ہوتا ہے + عجب سرا ہے یہ دنیا کہ جسمین شام و سحر + کسیکا
کوچ کسیکا مقام ہوتا ہے + الغرض جب سے جناب فیضمآب + سلطان الشہدا سرور اصفیا + حضرت سید سالار
مسعود غازی + شاہزادہ ترک و تازی نے ملک غزنی کو چھوڑا + سلطنت محمودی مین یون ہی طرح طرح کا
فساد برپا ہوتا چلا گیا + اکثر لوگ خود بخود ہلاک ہوئے + پریشانی اوٹھاکر زیر خاک ہوئے + اس جگہ طغرل
کی حکایت نقل کرنے سے کچھ غرض تھی + بسبیل تذکرہ یون ہی لکھدی + اور اکثر لوگون نے مسعود شہید
ابن سلطان محمود کا نام تواریخ کی کتابون مین جو لکھا پایا + اوسپر جناب سلطان الشہدا حضرت سید سالار مسعود
غازی کا احتمال کیا + معاذ اللہ اس مسعود شہید کو جناب محبوب رب العالمین حضرت سالار مسعود غازی سے
کیا نسبت ہے + اوسکو اپنے تئین جناب ممدوح کے غلامون مین شمار کرنا باعث شان و شوکت ہے + اور
تو کل نو برس تک پادشاہی ایک قطعہ ملک دنیا کی آخر گذر گئی + اور جناب ممدوح کو تو تا قیام قیامت ہمیشہ
ہمیشہ تمام ملک ظاہری اور باطنی کی شاہنشاہی ہوئی + جس ملک کے بادشاہ نے اعتقاد سے روضہ مبارک
کی خاک پاک لیکر اپنے منہہ پر ملی + فیض ظاہری و باطنی سے اوسکو سارا حقیقت کھل گئی اور وہ بہرہ برکت
اوٹھائی + یون ہی قیامت تک فلان بنا النصرت ولایت سے فیض یاب ہوگی + بشرطیکہ سبکو جناب ممدوح کے
محبت عالی جناب ہوگی + سبحان اللہ وہ محبوب رب العالمین ذوق الٰہی مین ظاہر ہوئے + اور شوق
نامتناہی مین اپنی جان پر کھیل کر آخر ہوئے + دوست حقیقی سے ایک رنگ ہوئے + کہ دیکھنے والے
بھی سب دنگ ہوئے + ہرگاہ کہ بالصفت حق وہ موصوف ہوئے + پس لوازم حالات پادشاہ عالم و عالمیان

کے مکشوف ہوئے + ہر ایک خاص و عام کو آپسے فیض پونہچتا ہے + کسی بزرگنے کیا خوب کہا ہی +

رباعی ہر کرا شد ذوق عشق او پدید + زود یابد ہر دو عالم را کلید + ہر کہ مست عالم عرفان گشت + بر ہمہ

خلق جہان سلطان گشت + القصہ بعد از شہادت جناب سلطان الشہدا کے سالار خان صاحبنے بہی انتقال

کیا + اونکے بعد اونکے لڑکے بالونکو کافرون نے کمزور پاکر اجمیر سے نکالدیا + سابق دستور بت پرستی کا

وہان پہر رواج ہوا + بتونکی پوجا پاٹ ہونے لگا پہر ہندونکی راجا اونکا راج ہوا + دو سو کئی برس تک پہر یہی حال

رہا + ہر ایک مسلمان ہندوستان مین پرملال ہا + جب قطب الملک المشائخ حضرت خواجہ معین الدین

چشتی کو عین طواف کعبہ مین ندا غیب سے آئی + کہ مدینہ منورہ جاوے وہان آپنے ارشاد غیبی بجا لاکے

مسافت اوٹھائی + جناب رسول مقبول حضرت محمد نبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے معاملہ مین ارشاد کیا

کہ حق تعالی جلشانہ نے ملک ہندوستان اب تمکو دیا + اجمیر مین جاکر اقامت پذیر ہو + وہان کے

احوال سے خبر گیر ہو + انشاء اللہ تعالی ملک ہندوستان مین تمہارے اور تمہارے مریدونکے

سبب سے اسلام پہیلیگا + ہر طرفسے دین حق کی ترقی ہوگی قرآن خدا کا کلام پہیلیگا + یہ خبر فرحت اثر

سنتے ہی خواجہ صاحب مدینہ سے روانہ ہوئے + بحکم خدا و رسول کعبہ سے بتخانہ ہوئے + مطلع

اوٹھ کر حرم سے دیکہیے کوی بتان چلے + اس عشق کے طفیل کہانسے کہان چلے + اجمیر مین آکر

قدم رنجہ فرمایا + مریدونکو بہی ہر گلی کوچہ مین پہرایا + اوسوقت مین پتہورا کی عملداری تہی + قوم اسلام

اوسکے ظلم و ستم سے عاری تہی + اپنی غلبۂ تصرف ولایت سے خود پتہورا کے بیٹے مسمی اجیپال جوگی

کو اپنا مرید کیا + لیکن پتہورا خود ثانی ابوجہل تہا اوسکے دل سے ظلمت کفر نہ مٹی ہرچند اسکی ہدایت

مین آپنے اہتمام شدید کیا + بلکہ اوس مردود نے حضرت خواجہ صاحب کے مریدونکے دشمنا گیت

پیدا کی + پس حضرت خواجہ موصوف نے اوس کافر کے مقدمہ کیواسطے نفس خانیکو بہی راہ دی + اوسکے

دلپر کچہہ اثر نہوا + ظلمت کفر مین نور ہدایت کا گذر نہوا + تہوڑے دنونکے بعد سلطان معز الدین نام

عرف شہاب الدین غوری ذو الاحترام غزنین کیطرفسے آئے + پتہورا کو میدان دہلی مین ایک ضرب

تہ تیغ لائے + اور قطب الدین ایبک کے ہاتہون قوت امداد باطنی سے حضرت خواجہ معین الدین

چشتی نے تمام ملک ہندوستان کو فتح کیا + جابجا سے کفار ناہنجار کو مارا خوب ہلاک کیا پہر

مسلمانونکو مالک بنایا + اور میر سید حسین مشہدی کو کہ مشہور بخنگ سوار ہین اونکو اجمیر کی حکومت دی + میر صاحب

موصوف کو خواجہ صاحب سے کمال اعتقاد اور اخلاص تہا + اونکی فیض سے تمام اکثر گرد و نواح اجمیر کے کافرون نے میر سید حسین

کی ہدایت سے اسلام کی بیعت قبول کی + یہانتک کہ میر سید حسین خدمت فیضدرجت خواجہ صاحب مین کافرونکے ہاتہ سے شہید

ہوئے + اور قلعہ قدیم مین فون ہو چند مرید ہوگئے + وہان پر مزار مبارک اونکا مشہور ہی + زائر وہانکا ہر ایک بندہ مشکور

سبحان اللہ کیا خدا کی شان ہے + ہر حال مین اوسکا احسان در احسان ہے + کہ اوسوقت بہرکی

بعد شہادت مسعود سالار کے پہر ہونا کفرستانکا اور بعد دو سو برس کے پہر قبضے مین آنا اہل اسلام کے ہندوستانکا

اہ کفار ہند مین سے تا ہنوز والی ملک نہوا + سیکڑون بڑے راجہ باوجود ذی عزت ہر ایک تخت خراج گذار
مایات کے اہل اسلام کا رہا + حضرت قطب الدین بختیار اپنے مکتوبات مین لکہتے ہین کہ حق تعالی فقیر کی
بد دعا سے پناہ مین رکھے + خدا نکرے کہ کوئی ایسا ہو جو دنیا مین لیل و نہار سے اور عاقبت مین
عذاب دوزخ کا فرا ہو چکے + فرماتے ہین کہ مین اوسوقت حاضر تہا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی نے
اسکے واسطے یہ دعا کی تہی کہ یا الہی یہ کافر لشکر اسلام کے ہاتہہ سے مارا جاے + اور یہ بہی چاہتا ہون کہ اسکے
بعد کوئی کافر ہندی ہندوستان مین بادشاہ نہوا اور پہتورا کا سر تیغ سے اوتارا جاے + چنانچہ
دعا کا ویسہی تصرف تمام ہندوستان مین ہوا کہ جسکی نہایت نہین + اور کرامت خواجہ صاحب
اظہر من الشمس ہے تفصیل بیان کرنیکی حاجت نہین بیت سمجہے ہمنے ابہی یہ سمجہا دیا + فقیرونکی ہرگز
نلے بد دعا + اور بعضے مردم عوام کہتے ہین کہ جناب فیضماب سلطان الشہدا انصر و اصفیا کے وقت
مین حضرت خواجہ صاحب بہی ہندوستان مین تشریف لائے تہے + یہ بات محض غلط ہے معتبر کتابون
سے کیفیت ہوا کہ سلطان الشہدا کے ہم عصر خواجہ ابو محمد چشتی تہے انہون نے آپکے ہمراہ قدم رنجہ فرمایا تہا
ہے + قطب المشائخ حضرت خواجہ معین الدین چشتی نے جناب سلطان الشہدا کے دو سو برس کے بعد
ہندوستان مین قدم رنجہ فرمایا + اور خواجہ ابو محمد نے جناب ممدوح یعنی حضرت سلطان الشہدا کے ساتہہ
شہادت پایا + اور شہادت شریف جناب فیضماب حضرت سلطان الشہدا + سرور اصفیا کی سنہ ٤٢٤
ہجری مین ماہ رجب کے چودہوین تاریخ یکشنبہ کے روز کہ جیٹہ کا پہلا دن ہوتا ہے بعد نماز عصر کے شہادت
+ خدا کی راہ مین فقط دین و اسلام کے واسطے اسقدر مصیبت اپنی جان پر اوٹہائی + اور خواجہ
معین الدین چشتی نے چہٹی تاریخ رجب کے سنہ ٦٣٣ ہجری مین انتقال کیا + دنیا کی زندگی سے منہہ موڑکر
طرف ایزد ذو الجلال کیا + واللہ اعلم بالصواب + والیہ المرجع والمآب + جاننا چاہیے کہ اوسوقت کے ہندو لوگ نہایت کشش اور خلاف
+ باطنین مسلمانون سے نفاق دلی و ظاہر مین صفائے + برخلاف اوسوقت کے اب تو یہ حال ہے + کہ ہندو مسلمان آپس مین میل کی طرح
حال ہے + شادی غمی مین ہر طرح سے شریک ہین + بعض لوگ اگر بظاہر وہ ہین تو بسبب محبت کے دلسے نزدیک ہین
مین مسلمانونکو ہندو دلسے باہم ہرگز نہین + **آغاز داستان ہی اظہار کرامات فیضمآب سلطان الشہدا کا بیان**
مثنوی مرسا ساقیا ہان کچہ لی اور جام + کہ ہوتی ہے اب یہ کہانی تمام + چلے بزم مین یار دور شراب + کہ دل ہی غم سے ہنا کباب
عقد ہو دختر رز سے آج + نہ باقی رہے پہر کبہی احتیاج + جو کچہ خم مین باقی ہو دیدے مجہے + او ممنون احسان کرلے مجہے
رہے دل مین جو ارمان سو پورا ہو + نہ آئے کبہی عمر بہر مین ہوش + نشے مین مین ہو جاؤن اسطرح جوش + وہ ہو کیفیت دلکو حاصل سرور
پہی اور اک جام دیدے سبو + کہ اسکے سوا کچہ نہین ہی ہوس + ابتدا کی شروع پانچوین داستان کی اظہار کرامات جناب فیضماب سلطان الشہدا
بیان ہے + بعد از شہادت بنا عمارت روضۂ اطہر ہے + او بیان بعضے احوال و خوارق محبوب رب العالمین کا اسطرح ہے + یعنی اول ہند
بسبب ظلمت کفر کے مثل تن بے روح نظر آتی تہی + کہین کسیطرح کی آئین و رونق نہ پائی جاتی تہی + حق سبحانہ تعالی نے چاہا کہ اسکو نور

مسلمانون کے دین ایمانکو زینت دین + دین محمدی جاری ہے یہان ہی لگی کہ خدا کا نام لین + پس ذات جناب فیضمآب حضرت
سلطان الشہدا سرور اصفیا کی صورت تا در ہمگی ارواح صفت تھی + جناب ممدوح کا یہان تشریف
لانا گویا تن بے روح مین جان پڑجانیکی صورت تھی + جیسا کہ پہلے پتلا یعنی جسم حضرت آدم علی نبینا
علیہ السلام کا مانند جماد کے پڑا تہا + کسی مخلوقات کا اوسکی اصل حقیقت پوچھنے کا اتفاق نہ ہوا
تہا + جب اوس پتلے مین روح پہونکی گئی + پہلے دل مین آکے جگہہ پکڑی + پھر نیچے اوترکر برابر ناف
کے قیام کیا + اوسوقت چھینک آئی تو غیب سے الحمد للہ کہنا سکہا دیا + حضرت آدم اوٹھ بیٹھے + اور
باتین کرنے لگے + نور سے رونق پکڑی روشن ہوا + یہانتک کہ ناچار ہو کے فرشتون نے
عاجزی سے سجدہ کیا + اسیطرح قسمت زمین اقلیم ہند کی نہ درا ور ہوئی + کہ رتبے مین فلک کے ہمسر
ہوئے + جتنے ملک درمیان ہندوستان ہین + اسی سبب سے اسلام کے جنت نشان ہین + جناب
سلطان الشہدا سرور اصفیا + یہان تشریف لائے + ہندوستان کے بہاگ جاگے دین کے ڈنکے
بجائے + گویا تن بیجان مین روح سمائی + قدرت الہی کی کیفیت نظر آئی + پہلے آکر جناب ممدوح
نے ملک دہلی کو فتح کر پایا اس اقلیم کے گویا دل مین دین و اسلام نے گہر بنایا + بعد اسکے سترکہ جسم
ملک ہند کی ناف ہے وہان پہونچے + اور بہرایچ برابر ناف اقلیم ہند کے ہی اسمین قیام پذیر ہوئے
اب قیامت تک وہین پر قرار ہے + جس مقام پر مشہور مزار ہے + اور جو آپ کے متعلقات و جان
نثار تھے + تمام اجزای وجود اقلیم ہند مین پہلے ہوئی آشکارا تہی + کوئی شہر اور کوئی قصبہ اور کوئی
جگہہ ملک ہندوستان مین ایسا گذرا نہین ہوا + کہ جہان آپکے عوالی و مددگار یاران جان نثار
کا گذرا نہین ہوا + جسدم جناب فیضمآب حضرت سلطان الشہدا سرور اصفیا نے شربت شہادت
نوش جان فرمایا + وابستگان دولت نے بہی جو چارون طرف پہیلی ہوئی تہی اپنا اپنا خدا
کی راہ مین سر کٹوایا + بحکم الناس علی دین ملوکہم جابجا شہید ہوئے + ہر ایک مقام کو نور اسلام سے
روشن کیا آپ مبتلای الم شدید ہوئے + پس اوسوقت سے نور اسلام تمام اقلیم ہندوستان مین
پہیل گیا + شرک اور کفر و ہوا و بدعت و منہیات شرعیہ کا ذیل گیا + اور تمام ملک ہندوستان مین
پورب سے پچہم تک جناب فیضمآب حضرت سلطان الشہدا سرور اصفیا کی ولایت مشہور ہوئی + عنایت
الہی سے ظلمت کفر کا فور ہوئی + بت پرستی پہلنے سے دور ہوئی + نور اسلام سے یہ اقلیم بہی معمور
ہوئی + گو بعد آپکے شہادت کی پہر کفر ترقی پر صبح و شام ہوا + مگر بعد دوسو ۲۰۰ برس کے پہر
ظاہر نور اسلام ہوا + تو گویا موجد اسلام ہندوستان مین تو آپ ہی جناب ممدوح والا صفات
ہین + پہر بعد آپکے البتہ اور لوگ بہی بتدریج آتے گئے نیر سان وہ حضرات ہین + مثال حضرت
آدم علیہ السلام کی ٹہیک ہوئی + روح کی مناسبت خوب نزدیک ہوئی + ناچار جب خالق نے

آستانہ متبرکہ ومطہرہ پر سجدہ کیا + سبحان اللہ والحمد للہ کیا آپنے علو ہمتی سے مرتبہ پایا + کسی بزرگ
نے کیا خوب کہا ہی + اللہ والونکا ایسا ہی معاملہ ہوتا ہے + بیت + بر زمین کہ نشان کف پائے
تو بود + سالہا سجدہ صاحب نظران خواہد بود + حق سبحانہ تعالی نے اقلیم ہند کو تمام اقلیمون سے
بزرگی دی + کسواسطے کہ خانہ کعبہ اور مدینہ منورہ کی صورت معنوی پر بنا کی + یعنی اکثر شہدا و اولیا
اللہ کو اس اقلیم مین پیدا کیا + کہ قدم بقدم نے اختیار اکثر خلق اللہ نے رسول اللہ کا طریقہ ہویدا کیا
یعنی اکثر اہل اللہ اس آستانہ کی خاک فخریہ اپنے منہ پر ملتے رہے + اور فیض ظاہری
اور باطنی سے مستفیض ہوکر آتش عشق مین جلتے رہے + نقل + نقل ہے کہ ملا محمد غزنوی
چلے مین بیٹھے تھے اونکے دل مین ایکدن خیال آیا + کہ جناب سلطان الشہدا نے حق تعالی کے
نزدیک کسقدر مرتبہ پایا + چند دنون تک اکثر اوقات اسی فکر مین بسر کی + آخر عشرہ ماہ رمضان
المبارک مین بیچ معاملہ کے خبر کرنیوالے نے خبر کی + دیکھا کہ خود بلا تک خانہ کعبہ کی طرف زیارت
کو آئے + طریقہ حج کعبۃ اللہ جیسا کچھ چاہیے بجا لائے + بعد اسکے کیا دیکھتے ہین کہ درمیان کعبۃ اللہ
کے ایک قبر بنی ہے + اسکی تلاش ہوئی کہ معلوم ہو یہ قبر کسکی ہے + اسی تشویش مین تھے
دیکھا کہ ایک مرد عربی سفید لباس فرخی سبز پہنے بڑا عمامہ سر پر رکھے قبر کے سرہانے ہاتھ باندھے
کہڑا تہا + معلوم ہوا کہ یہ مرد شریف خانہ کعبہ کا مجاور ہے میری طرف منہ کر کے کہنے لگا + کہ
تجھکو کس بات کی تشویش ہے کیا اندیشہ ہے + جس بات کی جستجو ہے وہ یہی ہے کہ یہ محبوب
الہی کا مزار ہے + لوگ کہتے ہین کہ مجاہد + سنکر اور زیادہ حسرت ہوئی کہ اس شخص نے کیا کہا + پہر مین
اوس قبر کے پاس جا کہڑا ہوا + خدا کی قدرت سے عجب معاملہ نظر مین آیا + آنکھون نے یہ کرشمہ دیکھلایا کہ
گہڑی بہر کے بعد جناب فیضمآب حضرت سلطان الشہدا نے سر اوٹھایا + اور قبر سے تشریف لائے
جناب ممدوح کے قدم مبارک مین سے آنکھون نے لگائے + خدمت والا مین ساتھ چلا + جب
حرم کعبہ سے باہر نکلا گہوڑے سواری کے حاضر حضور فیض آثار ہوئے + جناب ممدوح پہر سوار ہوئے
جب آپ وہان سے آگے بڑھے + بندہ درگاہ بہی ہمراہ ہوئے + بعد ازان آپنے بہرایچ کا
رستہ لیا + مجکو میرے گہر پونہچا دیا + الحاصل جو مرتبہ جناب فیضمآب سلطان الشہدا نے پایا ہی
وہ کسیکی تحریر و تقریر مین ہرگز ایک شمہ بہی نہین سمایا ہے + مگر آدمی یہ خوب جان لے کہ آپ
ایسی نعمت سے بہرہ مند ہین + کہ اوس سے بڑے بڑے محروم ابتک ہین + جیسا کچھ ایک بزرگ
نے کہا ہے + مین نے بہی اوسیکا تتبع کیا ہے رباعی + زمین و آسمان ہر دو شریف اند + قلندر را
درین ہر دو مکان نیست + نظر در دیدہ ہا ناقص فتادہ + وگرنہ یار یار از کس نہان نیست + القصہ
بعد از شہادت جناب ممدوح کے اول خوارق عادت سے یہ بات ہی + کہ آپ کی تمام خلقت مین شہرت

ہوئی اور یہ حکایت از عجائبات ہی **حکایت** لکھا ہی کہ کسی موضع مین کوئی شخص تہا + اوسکی جورو کو
لوگون نے بانجھ قرار ٹہرایا + ایکدن اوس بانجھ عورت کی ساس نے بہو کو طعنہ دیا + کہ کم بخت تو بانجھ
میرے گہر سے نکلجا + اپنے بیٹے کی مین اور جگہہ شادی کرونگی + بانجھ کا مُنہ دیکہنا برا ہی اب تیری صورت دیکہو
اوسکی بہو کو یہ بات سنکر نہایت غیرت معلوم ہوئی + روتی پیٹتی ہوئی جناب فیضمآب حضرت سلطان الشہدا
کی درگاہ مین پونہچی + درگاہ کے مجاوروں نے اسکو غمگین دیکہکر پوچہا + اوسنے اپنا سارا حال مفصل بیان
کیا + خادمان درگاہ اوسکا حال سنکر افسوس کرنے لگے + دلاسا اور تسکین دیکر بولے + کہ یہ محبوب
رب العالمین کی بارگاہ ہی + یہان کے اعتقاد مندونکے فضل خدا ہمراہ ہی + یہ محض خدا کی راہ مین شہید ہوے
ہین + کفار کے اپر ظلم شدید ہوئے ہین + اگر تو نیت خالص کرکے انکے وسیلے سے خدا کی جناب
مین دعا مانگی + تو انشاء اللہ تعالی خداوند کریم تجکو فرزند عطا کرے + یہ بات سنکے وہ عورت بہت
خوش ہوئی + جناب ممدوح کا وسیلہ کرکے نیت خالص سے دعا خدا سے مانگی + اوسکا شوہر اوسکی تلاش
جابجا کرتا پہرتا تہا + اتفاقًا وہ بہی ڈہونڈہتے ڈہونڈہتے درگاہ مین پونہچا + عورت سے وہین ملاقات
ہوئی + اوسکو بہی معلوم وہانکی سب ذرہ ذرہ سی بات ہوئی + پہر اوسنے بہی نیت خالص سے اولاد کی دعا
مانگی + بعد ازان دونون نے اپنی گہر کی راہ لی + اوس رات کو دونون ہمبستر ہوئے حمل رہ گیا + نو مہینے کے بعد خوبصورتی
لال سا بیٹا پیدا ہوا + دشمنونکا منہہ کالا ہوا + اوس تاریخ سے وہ شخص مع عورت اور کنبہ قبیلہ سمیت شب پنجشنبہ کو جناب ممدوح
کی زیارت کو آنے لگے + جب یہ کرامت آپکی ظاہر ہوگئی تو دور دور سے لوگ مرادین مانگنے کو جانے لگے +
جس شخص نے جس کام اور جس مطلب کے واسطے نیت کی + حق سبحانہ تعالی نے آپکے وسیلے سے اوسکی مراد
دی + آمد و رفت خلائق کی روز بروز زیادہ ہونے لگی + ظہور کا کمال درجہ عروج ہوا ترقی حد سے گذر گئی
اوس زمانہ سے جناب ممدوح کی کرامت مینہہ کی طرح آجتک برستی ہی + اکثر خلقت دور دور سے آکر روضہ
مبارک کے پاس بستی ہی + ہر طرح کی مریض اور حاجتمند شفا خانہ سمجہکر دربار گاہ پر آتے ہین اندہے اور
کوڑہی اور جذامی وغیرہ سب کے سب صحت پاتے ہین + جو خلقت کسیطرحکا مرض لیکر وہان پونہچی + فورًا
عنایت الہی سے شفای کلی حاصل ہوئی + چنانچہ ملک بملک شہر بشہر قریہ بقریہ گاؤن بگاؤن جناب
ممدوح کی کرامت پہیل گئی + اور آپ کی درگاہ قبلۂ حاجات عالم ہوئی + **نقل** ہے کہ سید رکن الدین
اور سید جمال الدین تازہ ولایت آئے تہے + رودلی مین جہان حضرت شاہ عبد الحق کا مزار ہی وہان
خیمے گڑوا دیے تہے + سید رکن الدین کے دو بیٹے تہے + سن شعور مین بہت نیک بخت حق پرست ہوے
اور سید جمال الدین کی ایک بیٹی تہی + بارہ برس کی عمر نہایت خوبصورت لیکن اندہی تہی + نام اوسکا
زہرہ تہا + تمام برادری بہر مین شہرہ تہا + والدین اوسکے نابینائی سے ہمیشہ مغموم رہتے تہے +
بعض لوگ جو بہرائچ سے آتے تہے تو اونسے یہ حال معلوم ہوتے تہے + کہ ہمارے جناب فیضمآب

اونہو الشہدا + سرور الاصفیا + حضرت سید سالار مسعود + بندہ خاص خداوند معبود + وہ صاحب کرامت
ایک وقت جتنے اہل حاجت ہین + سبکو اونکی درگاہ سے داد ملتی ہی + ہر ایک مراد والی کی مراد ملتی ہی + ہزارون
حیاسفین وہان آتے ہین + عنایت الٰہی سے شفا پاتے ہین + خصوصًا اندہونکے آنکہونمین روشنی
آتی ہی + تمام خلقت اوس آفتاب ولایت سے ہر ایک نوع کی تجلی آسایش پاتی ہی + سید جمال الدین
یہ بات سنکے نہایت شاد ہوئے + جناب سلطان الشہدا سے طالب مراد ہوئے + اور خالص نیت سے
کہنے لگے کہ اگر آپکے وسیلے سے زہرہ کی آنکھین کہل جاوین + تو روضہ مبارک کو ہم پختہ بنوادین + بعد
اسکے اونہون نے اپنی بیٹی کے سامنے پہر حکایت بیان کی + وہ کہنے لگی کہ مین نے قربان اوپر اپنی
جان کی + نیت خالص سے پہر یہ بولی + کہ اگر خدا نے آپکے وسیلے سے میری آنکہہ کہولی + تو ساری عمر
کی جاروب کشی کے اور کام نکرونگی + جبتک نہ قضاء الٰہی سے مرونگی + الغرض غائبانہ احوال جناب
ممدوح کا سنکر زہرہ کے دل مین اوس محبوب رب العالمین کا عشق پیدا ہوا + سوا آپکے ذکر اور
حکایت کے اور کسیکا چرچا اوسکو پسند نہ آتا تہا جیسے آپکا حال ہویدا ہوا + ایسا ہی کچہ حدیث شریف
مین آیا ہی + پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی **حدیث** من احب شیئا فاکثر ذکرہ
اور نام جناب [illegible] کا اوسکے ورد زبان ہوگیا + اوسکا ہر وقت کا وظیفہ گویا آپکا بیان ہوگیا
دن پر دن [illegible] نے اوسپر غلبہ کیا + کہ زمانے کی یاد کو اوس نے اپنے دل سے بہلا دیا + **بیت**
نہ تنہا [illegible] در خیزد + بسا کین دولت از گفتار خیزد + زہرہ اپنے وقت مین زلیخا پر بہی فوقیت
رکہتی تہی + بلکہ اپنے عشق مین زلیخا سے بہی بڑہ گئے + اس سبب سے کہ زلیخا حضرت یوسف علیہ
السلام کو خواب مین دیکہہ کر اونکے حسن وجمال پر شیدا ہوئی + اور زہرہ فقط جناب سلطان
الشہدا کا نام ہی سنکر فریفتہ ہوئی + یہان تک کہ کہانے پینے کی بہی اوسے پروا نہ تہی + رات
دن مسعود مسعود کہتے ہوئے اوسکو گذرتی تہی ایک مدت تک تباہ رہی + ایک دن جناب
سلطان الشہدا + سرور الاصفیا + تشریف لائے اور اوسکے روبرو کہڑے ہوکر چند کلمے اسطرح
فرمائے + کہ اے زہرہ تو جس شخص کی مشتاق تہی وہ تیرے آگے موجود ہی + تو اب کیون نہین دیکہتی
یہی سالار مسعود ہی + پس زہرہ نے دونون ہاتہہ اوٹہاکر درگاہ الٰہی مین مناجات کی + اپنے پروردگار
سے اسطرح پر بات کی کہ الٰہی تو بتوسل جناب سلطان الشہدا کے میری آنکہونمین بینائی دی + کہ
جمال باکمال مجہے اپنے محبوب کا دکہائی دے + اور نہین تو ابہی تو مجکو موت دے + کہ رنج فراق
محبوب سے خلاصی ملے + خداوند کریم غفور الرحیم نے بسبب عشق جناب ممدوح کے اوسیوقت زہرہ
کی آنکہونکو روشن کردیا + ہر آنکہہ کے تل کو چراغ وادی ایمن کردیا + پس پہلے اوسکی آنکہین کہلتے
ہی جمال جہان آرا جناب سلطان الشہدا پر نظر پڑی + جس بات کی امیدوار تہی عنایت الٰہی سے حاصل

ہوگئی + وہ تو آپ کے عشق مین بیہوش تہی جب فیض آپ سے پہنچنے لگی + خاک قدم مبارک لے
ملنے لگی + پہر آپ دم بہر کے بعد اوسکی نظر سے غائب ہوگئی + اوسکے نزدیک آپ مل کر
زہرہ آپ ہی سے پہر باہر ہونے لگی + ہای ہای کرکے اوسیطرح رونے لگی + سبحان اللہ اوس درد کو
اور سب عزیزون نے بینائی چشم دیکہکر بڑی دہوم دہام ذوق شوق سے تجویز اوسکی شادی کی کرنے
لگے + اور وہ عشق محبوب رب العالمین مین جلتی تہی آہ اوسنکے اوپر ایک اور بوجہہ دہرنے لگے +
اوسکے دل پر بہی ملال تہا رات دن معشوق کا خیال تہا + جب اوسکا دل بہت گہبرایا + اس رباعی کو پڑہ
پڑہ کر طبیعت کو بہلایا + رباعی دن تو کٹتے ہین بیقراری مین + راتین کٹتی ہین آہ و زاری مین
کی نہ تو نے مری مسیحائی + جان جاتی ہے انتظاری مین + الغرض جب زہرہ کی بہت بیقراری پائی
تو پہر آپ نے اپنی صورت اوسکو خواب مین دکہلائی + اور ارشاد کیا کہ اگر تو مجکو چاہتی ہے تو بہرائچ
مین آ + ہمارے قریب اپنا بہی گہر بنا + اوسنے اپنی والدین سے اس حال کو بیان کیا + رخصت
زیارت کے واسطے کہا + اور بولی کہ تمنے روضہ مبارک کے بنوانے کی نیت کی تہی + اپنے اقرار کو پورا
کرو جو بات کہی تہی + تاخیر اچہی نہین جسطرح بنے بہرائچ مین چلو + سب کاروبار چہوڑکر پہلے یہی
کام کرو + سید رکن الدین اور سید جمال الدین بہت دولتمند اور مالدار صورت شہزادگان
عالی وقار کی رکہتے تہے + اور معرفت باطنی بہی حاصل تہی + عقل صحیح و کامل رکہتے اپنی بیٹی کا حال خود بخود
پہلے دریافت کر گئے تہے + پہر سید جمال الدین نے اپنی بہتیجے اور اپنے سالے کو بہت کچہ مال و
اسباب زر نقد دیا + زہرہ کے ہمراہ بہرائچ کی طرف رخصت کیا + جب زہرہ بہرائچ مین آستانہ
مبارک پر پہنچی + خاک پاک وہ جگہہ کی اپنی منہہ پر اور آنکہون پر ملنے لگی + جناب سلطان الشہدا +
سرور اصفیا + اوسکو علم باطنی تعلیم اور تلقین کرنے لگے + جیسے تمام وکمال حضوری محبوب رب العالمین
کی حاصل ہوئی حالہ ہذا و سیر او تو کرنے لگے + رباعی گر یار جہود سر زلفش کہ بودی + رخسارہ
معشوق بپاشی کہ بود + گر عشق بنودی بخدا کس نرسیدی + چندین سخن نغز کہ گفتی کہ شنیدی +
بعد ازان زہرہ نے روضہ مبارک کی عمارت بنوانا شروع کی + اول روضہ مبارک جناب فیضمآب سلطان
الشہدا + سرور اصفیا اور سالار سیف الدین کی بنیاد ڈالی + بعد ازان جو شہدا سورج کنڈ کی حوض مین مستور تہے
اونکی پر راہ نکالی وہان ایک چہار دیواری احاطہ کہینچ کے گنج شہیدان بنوا دیا + اکثر یارون اور مصاحبونکو
ایک جگہہ پنہان کیا + بعد ازان زہرہ نے اپنے لیے بہی ایک روضہ کی قبر تیاری کی + اور لوگونکو بطور
وصیت کے یہ گفتار بہ گریہ و زاری کی + کہ مجکو بہی بعد مرنیکے اس روضہ مین دفن کرنا + اس پاک لتنے
جنہ واہ نہ درگذرنا + اور سید رکن الدین کے بیٹے اور سید جمال الدین کے سالے + جو زہرہ کے
ہمراہ ردولی سے آئے تہے + روضہ مبارک کی عمارت کی خدمت زہرہ نے اونکے حوالے کی +

اونہون نے بہی خدمت آستانہ مبارک سے سعادت لی + آخر اونکے بہی دل مین یہی سمایا + اونہون نے بہی ایک روضہ زہرہ کے روضہ کے پاس اپنا بنوایا + کاروبار دنیا وی سے بالکل منہ موڑا + آخر کو ایکدن حیات مستعار کا ساتہہ چہوڑا + واہ کیا نیک راہ اونکی دل مین اٹہی + دونونکی اوسی روضہ مبارک مین قبرین بنی + جب زہرہ کا اٹھارہ برس ۱۸ کا سن ہوا + تو اوسکی بہی وفات کا نزدیک دن ہوا + چودہوین تاریخ ماہ رجب یکشنبہ کے دن کہ قاعدہ سے پہلا دن جیٹھہ کا تہا شوق دیدار دوست مین مرگئے + زہرہ کے غلبہ عشق اور تصور ذات والاصفات مین عین صفت اوسکی بہی ہوئی آخر کو گذر گئی + حق سبحانہ تعالی نے بسبب محبت اپنی محبوب کے محب حبیب کو بہی اپنے احباب مین شمار کیا + جناب فیضماب حضرت سلطان الشہدا سرور اصفیا کے طفیل سے زہرہ کو بہی یہ درجہ دیا + بیت ہرچہ درین عالم است از اثر صحبت ہست + ورنہ کجا یافتی چوب بہا نبات + اور حدیث شریف مین بہی آیا ہی + رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی حدیث الصحبة التاثر الغرض اوس بادشاہ تک معمار لوگ ولایت ہندوستان مین نہین آئے تہے + اور جناب ممدوح اپنے ساتہہ کسیکو نہین لائے تہے + کہ گنبد روضہ مبارک کا بلند اور اونچا بناتے + اور ہندوستان کے راج بہوڑ ہنگ نجانتے تہے جو ایسا بناتے + آخر زہرہ نے ناچار ہوکر یہین کے راجون سے بسبب محبت جناب ممدوح کے محض اپنے شوق مین بنوایا + وہی نقشہ جس قطعہ کا بنا تہا جناب فیضماب کی روحی نہایت پسند آیا + زمانہ گذشتہ مین بعضے لوگون نے یہ قصد کیا تہا + عمارت روضہ مبارک کی تبدیلی کا قرار دیا تہا + کہ موافق شان جناب ممدوح کے عمارت روضہ بلند بنائی جائے + یہ گنبد جو زہرہ نے بنوایا ہی یہ پست ہی ایسا اونچی کرکے بنائی جائے + اون لوگونکو جناب ممدوح نے عالم معاملہ مین منع فرمایا + آپکو یہ اونکا طریقہ خوش نہ آیا + آگے خدا جانے کہ کیا ارادہ ہی + واللہ اعلم یہ لوگ مین کیا سوچا ہی + لیکن بہ منت کے اعتقاد مین یہ بات ہی + کہ حقیقت مین بیجا یہ تکلفات ہی + اگر عمارت روضہ مبارک کی عالی شان ہوتی + تو بڑے نقصان کی بات اوس آن ہوتی + کیونکہ درمیان روضۂ مبارک جناب ممدوح کے قبلہ رو جو محراب ہی + اوسکے نیچے قبر سکندر دیوانہ بیتاب کی اور مشرق کیطرف میر سید ابراہیم کا آپکے متصل مزار ہی + اور اوسکے قریب تربت زہرہ عالی وقار ہے + الغرض اون دونون دو ستونون کے بیچ مین قبر جناب ممدوح اور قبر زہرہ یہ دونون مزار واقع ہوئے ہین + جن صاحبونکی جی چاہے اب بہی جاکے آنکہون سے دیکہہ لین + لیکن بسبب غلبۂ ظہور زہرہ کے روح پاک پر اوسکے عزیز فاتحہ نہین پڑہتے جاتے + بعضے مجاورونکو اوسکی غیرت سے آزار پونہچتا ہی اسبات کا دہیان نہین لاتے + القصہ بعد وفات زہرہ کے اوسکی مان معہ اپنے قرابت داروں کے ہر سال دہلی سے آتی + اور دولہن کا سامان جو کچہہ چاہیے ہمیشہ تیار کرکے لاتی + اور غلبہ محبت سے اوسکی مان کہتی کہ مین کار خیر زہرہ کی شادی کرنے بہڑایچ مین آئی ہون + اور ان سب عزیزون کو

بھی اپنے ساتھ جہانی ہین لائی ہوتی + غرض کہ ہر سال وہ یونہی آکر اپنے بیٹی کیواسطے دولھن کا سامان
کرتی بعد فراغت کے پھر بہرایچ سے رودولی مین جاکر زندگی کے دن بھرتی + جبتلک اوسکی مان جیتی رہی
یونہی ہر سال وہ یہ کام کیا کی + بیٹی کی محبت مین وہ بیہوش بے اختیار ہوگی + فقط اوسنے پہلے یہ
طریقہ جاری کیا تہا اب یہ رسم پائیدار ہوگئی + یہ بات مصنف کے اعتقاد مین یون آتی ہے + کہ یہ شادی محض
بہرہ اوس خواب کا دکھائی سے + کہ جناب ممدوح کو اپنی زندگی مین زہرہ نے خواب مین دیکھا ہے + اور اس
عشق ومحبت کا ہمیشہ شادی وخرمی بلتجا ہی + کہ زہرہ کے مان باپ کو اوسکی شادی کا رخیر کی جستجو تہی
اس باعث سے آجتک یہ گفتگو بآبرو ہے + اور شہدا عنایت ربانی سے حوران بہشت سے ہم پہلو ہین + اونکی
خدمت کے واسطے غلمان وغیرہ ہر سو ہین + شہیدون کو باطن مین ہمیشہ شادی سے ذوق ہے + عالم
ظاہری پر تو عالم باطنی سے جسکا باطن مین خیال ہے اوسکا ظاہر مین بھی شوق ہے **قوله تعالی**
**هو الظاهر والباطن وهو بكل شيء عليم** + دوستو دنیا مین جو کچھ گذرتا ہے + یہ سب عشق کا
کرشمہ ہے + **بیت** ہر نقش خوست نقش نقاش + کس نیست درین میان تو خوش باش + **نقل**
حضرت شیخ شرف الدین یحیی منیری اپنے مکتوبات مین رقم کرتے ہین کہ علمائے ظاہر اپنی نقصان علم سے
عارفون کے افعال پر معترض ہوکر اپنی فضیلت کا دم بہرتے ہین **مولف** عفو کی امید پر عرض
کرتا ہی تحسین سفر کرتا نہین + زاہدان خشک تر دامن یہ ذکر کرتا نہین + اونکو یہ یادہ کہان ہی جو اس بھید کو پہونچین
سوا اسکے کہ اپنے تئین ہلاکت مین ڈالین + لب لباب جاننا چاہیے کہ جناب فیضمآب حضرت سلطان
الشہدا سرور اصفیا کے عروج کا اسقدر ظہور ہوا + تمام ہندوستان مین پورب سے پچہم تلک اور اوتر سے
دکہن تلک آپکا نام مشہور ہوا + بلکہ سب لوگون کے دلون مین شہر بشہر گاؤن درگاؤن آپکی محبت
وکرامت پاؤن پہیلانے لگی + کہ خلقت کثیر انبوہ کرکے نیزی اور چتر رنگ برنگ کی لیکر ناچتی
گاتی دور دور سے آنے لگی + خصوصا بنارس اور الہ اباد اور جونپور سے ہزارون نیزہ اور چتر
اپنی ذوق شوق مین اجتک لوگ لاتے ہین + ہر سال جیٹھ کے مہینے مین نیزی کے ساتھ ہر طرح کی
بندگان خدا ہر ایک شہر سے گاتے بجاتے آتے ہین **نقل** ہے کہ ایک روز فیروز شاہ دہلوی
کی والدہ ماجدہ اپنے بالاخانہ پر کہڑی تہین + اتفاقا ایک انبوہ ہجوم لوگونکا رنگ برنگ کے نیزے
لیے ہوئے اپنے ذوق شوق مین گاتے بجاتے بہرایچ کی طرف جاتے تہے وہ دیکہنے لگین + متعجب
ہوکر بادشاہ کے والدہ نے سہیلیونسے پوچہا کہ یہ کس صاحب ولایت کی کرامت ہے + سبحان اللہ
کیا جاہ وجلال کیا شان وشوکت ہی + سہیلیون نے جواب دیا کہ یہ تصرف اور خوارق جناب فیضمآب
حضرت سلطان الشہدا سرور اصفیا کا ہی + خداوند ذوالجلال حضرت متعال کی بارگاہ سے انہون
نے بڑا رتبہ پایا ہی + اونہ دنون مین فیروز شاہ ملک ٹھٹھ پر فوج کشی کرکے گئے تہے اونکی مان نے نیت کی

ترجمہ وہی ظاہر ہی وہی باطن اور وہی سب جانتا ہی ۱۲

پر ابیٹا ملک ٹھٹہ فتح کرکے صحیح سلامت دہلی مین پہر آئے تو آپکی زیارت کو بہرایچ مین پہنچی
الغرض وہان لڑائی پر فیروز شاہ کو ملک ٹھٹہ پر بہت سخت وقت پڑی تھی + حق سبحانہ تعالی
نے بسبب تصرف جناب سلطان الشہدا کو فتح نصیب کی + صحیح سلامت حسب مراد پہر کر دہلی
مین بادشاہ معہ تمام لشکر اونکا آن پہنچا + بادشاہ کی [illegible] سے سارا گذشتہ قصہ بیان کیا
الغرض بہرایچ کا بیچا جب سلطان مذکور یہان [illegible] بہرایچ کے پہنچے + بعضے ناقص
العقل جو ہمراہ تھے وہ کہنے لگے + کہ قبر جناب سلطان الشہدا [illegible] باقی ہے [illegible] مقام
کے لوگ زیارت کرتے ہین اور روضہ مین قبر [illegible] مین آئے جب فیروز شاہ سے لیکر
زیارت کا حکم آیا + کہ زیارت اب کسطرح [illegible] آپکی آشر فرمایا + [illegible] کر اور اس جگہ ڈھونڈھو
کر کوئی درویش عارف صاحب باطن ہو [illegible] تو انکے ہمراہ ہم اور تم سب ملکر روضہ پر
زیارت کو جائین + کہ عارفان حق سے اہل قبور مخفی نہین ہوسکتے + آپس مین ایک دوسرے
سے نہین کہتے + الحاصل اون [illegible] مین عارف ربانی + محبوب یزدانی + واقف اسرار مخفی
آگاہ + حضرت میر سید [illegible] + [illegible] مسند حیات پر جلوہ گر تھے + اونکی خوارق کرامات و تصرف
اوس وقت مین [illegible] طرح سے خلق پر ظاہر تھے + الغرض کسی نے اون اولیاء اللہ کی کرامات او
بزرگی کا حال فیروز شاہ سے بیان کیا + بہ کمال مشتاق ہوکے آخر جاکر پہلے انہین کا قدم لیا +
بعد ملاقات کے فیروز شاہ کی زبان پر یہ کلام آیا + کہ مجکو بڑا شوق زیارت جناب فیضمآب سلطان الشہدا
مین خدا [illegible] لایا + لوگ مزار شریف مین شبہ ڈالتے ہین + اس واسطے تمکو [illegible] لائے ہین
بس اب مین یہ چاہتا ہون کہ آپکے ہمراہ ہوکے دولت زیارت سے مشرف ہون + کیونکہ آپ سے
اہل قبور کا حال کچھ چھپا نہین + آپکے ذریعہ سے خاک مزار مین ہی آنکہو مین ملون + یہ بات سنکر
اون اولیاء اللہ نے فرمایا + فیروز شاہ کو ٹھٹہ کے معرکہ کا حال یاد دلایا + کہ فلان روز فلان
تاریخ اسی روضہ مقدس اور اسی قبر شریف سے جناب فیضمآب سلطان الشہدا [illegible] نکل کر
تمہاری مدد کیواسطے ٹھٹہ کیطرف تشریف لیگئے تھے + جب وہان سے فتح کرکے پہر آئے
دیتے ہیں چشم خود دیکھا اسی روضہ مبارک اور اسی مزار [illegible] اشرف ہوئے +
وقایع نویس کو بلایا + اور ٹھٹہ کے معرکہ کا کاغذ نکال کر پڑھوایا + وہی دن اور وہی تاریخ
تہی + جو حضرت میر صاحب نے ارشاد کی + فیروز شاہ کو ولایت اور تصرف ذات کا دونون بزرگون کے
اعتقاد کامل ہوگیا + کرامات پر شادیان [illegible] ہوگیا + [illegible] کی تلاش تھی وہ نصیب [illegible] کیا
موتی ہاتھ آئی [illegible] آیا + آخر حضرت میر سید [illegible] سرہ کے ہمراہ آستانہ
جناب سلطان الشہدا [illegible] آپکی [illegible] تمام [illegible] ایک [illegible] آتے تھے

خلقت کی بہت کثرت تہی + حضرت میر سید یاہ قدس سرہ فیروزشاہ کو لیکر روضہ مبارک کے
دروازہ پر آکر کہڑے ہوئے + اور وہان زیارت سے مشرف ہر ایک چہوٹے بڑے ہوئے اور فرمایا
کہ جب خلق کا ہجوم لشکر والے علی العموم زیارت سے فارغ ہوکر روضہ کے باہر آئینگے + اوسوقت قدم
بوس ہونیکو ہم بہی اندر چلینگے + فیروزشاہ نے میر صاحب سے عرض کیا + کہ جبتک خالی بیکار کہڑے
رہنا کیا ضرور ہے آخر تو مینے آپکو تصدیعہ دیا + ہان جبتک کچہہ خوارق جناب فیضمآب حضرت
سلطان الشہدا کے بیان کیجیے + کرامات وصفات کا حضرت کے اعلان کیجیے + حق سبحانہ تعالے
نے حضرت میر سید موصوف کو عرفان کل دوجہانکا عنایت کیا تہا + اس بات کو سنتے ہی فورًا
اونہون نے نور بدیہ قلب سے یہ دلکش جواب دیا تہا + کہ جناب ممدوح کے خوارق اور اس سے آپ
اور کیا طلب زیادہ تر کرتے ہین + کہ آپ ایسا بادشاہ دنیا اور مجہہ ایسا فقیر بے ریا دونون دربانی
درکرتے ہین + فیروزشاہ کو بہی عشق کا کچہہ مزہ تہا + اس کلام سے بہت خوش ہوئی اونکا دل
ذائقہ اوٹہا گیا + اور شمس سراج وقایعہ نویس فیروزشاہ کا قلم پنجم مقدمۂ اول مین بیان خادم
ہونے فیروزشاہ کے اس طرح نقل کرتا ہے + کہ فیروزشاہ نے لعنایت اللہ ارادت بخدمت شیخ
علاءالدین نبیرۂ شیخ الاسلام شیخ فریدالدین مسعود اجودہی قدس سرہ کے کیا ہے + اوسی مانند
گوکہ فیروزشاہ ملک کا بادشاہ تہا + لیکن مطیع وفرمان بردار اولیاء اللہ تہا + آخر عمر مین یہانکا
خادم ہوا + دربار دربار سید سالار کا ملازم ہوا + اوسوقت مین فیروزشاہ کا سن کثیر تہا +
شاید بہرچین جانیکا اتفاق گذرا + تین برس برابر جناب ممدوح کی زیارت سے مشرف وفیضیاب
ہوا + اوسکے نامہ اعمال مین درج حسنات بحساب ہوا + اور جب زیارت کیواسطے بہرایچ مین جاتا +
کئی دن قیام کرکے دولت دیدار سے مالامال ہوکر پہر آتا + ایک دن شبکو جناب فیضمآب سپہ سالار
والا اقتدار + سید مسعود غازی شاہزادہ شہنشاہ حجازی + حضرت سلطان الشہدا سرور اصفیا
نے اپنے تئین فیروزشاہ کو خواب مین دکہلایا + فیروزشاہ نے جناب ممدوح کو دیکہتے ہی آپ
کی طرف ہاتہہ پہیلایا + اس بات سے یہ اشارہ پایا + کہ میرا بڑہاپا قریب آیا + آخرت کا خیال ضرور
ہے + اور بندہ نواب خادم حضور ہے + آپکو میری بہی دستگیری کرنا ضرور چاہیے + جو کچہہ ہو
میرے حق مین بہتر ہو فرمایے + سبحان اللہ کیا جناب ممدوح کا فیض وکرم تہا + دست ہدایت
جو اوسکی سر پر پہیرا تو دین کا بہی اوسکے لیے موجود جاہ وحشم تہا + فیروزشاہ اوسدن سے پابان
مرقد جناب ممدوح کا مشتاق ہوا + گروہ صوفیہ صافیہ مین دیا عاشق سے معشوق ہوا + اوسدن سے
فیروزشاہ سے نہایت محبت دن پر دن زیادہ کرکے اوسکے گہروالے اور بلکہ تمام بادشاہزادی
حلقہ بگوش ہوگئے + واہ رمز عشق ومحبت مین عجب اسرار ہے کہ لوگ سلطنتین چہوڑکر خانہ بدوش

ہوئے **بیت** مرا زندہ پندار چون خویشتن + من آیم بجان گر تو آئی بتن + صاحب منتخب التواریخ نے رقم کیا ہے + سوا اسکے اور بھی بعضے تواریخ والون نے حوالہ قلم کیا ہے + کہ اسکے بعد فیروز شاہ نے دہلی مین جاکر جس نے اسکو پہلے ولیعہد کیا تہا + تخت سلطنت پر اوسکو اپنے سامنے بٹہا دیا + خود بدولت نے یہ سب دنیا کا جہگڑا چہوڑکر گوشہ نشینی اختیار کی + باقی عمر یاد الہی مین و عبادت کاٹ دی + اور جاننا چاہیے حضرت میر سید اشرف جہانگیر قدس سرہ نے اپنی تینتیسوین۳۳ مکتوب مین لکہدیا ہے + کہ سادات بہرائچ والونکی بہت صحیح النسب ہین اسکو خوب دریافت کیا ہے + سبحان اللہ اوس سرزمین کو بھی اب کیا بزرگی ہے + اکثر اکثر طرحکی وہان پر خوبی ہے + اور حال وہان کا سنیا چاہیے + کس کس بات کو بیان کیجیے + ایک مرتبہ سید ابو جعفر اور سید میر ماہ مزار مبارک جناب [illegible] روح کے گرد پہر رہے تہے + پہر سید اشرف جہانگیر کہتے ہین کہ دیکہا مین نے کہ روح مسعودی ہم اور حضرت خضر علیہ السلام اور سید میر ماہ یہ سب اولیاء اللہ ایک جلسہ مین تہے + مین نے اکثر اکثر حالات بہشت اور مقامات معرفت حضرت خضر علیہ السلام سے پوچہے + اونہون نے مفصل مقامات جو کچھ تہے سب بیان کیے + بہت کچھ راز مخفی اوس جلسہ مین اونہون نے اعلان کیے + اس استفسار کا اوسوقت مین مجکو حضرت خضر علیہ السلام سے اتفاق پڑا تہا کہ اوس زمانہ مین ساتوین مرتبہ حضرت موصوف کے دندان مبارک نے خروج کیا تہا + سبحان اللہ وہ عجیب صحبت واقع ہوئی تہی + خدا جانے کون سی نیک گہڑی تہی + یہ جناب سلطان الشہداء سرور اصفیا کے کمالات غور کرنیکا مقام ہے + واہ کیا ذات پاک محبوب رب العالمین کی ذوالاحترام ہے + اور حضرت میر سید علی قوام قدس سرہ اپنی ملفوظات مین تحریر فرماتے ہین ان سب بزرگونکے مقولے معرض بیان فقیر مین آتے ہین + حضرت میر موصوف اپنے خلفا کو مثل شاہ مونس وغیرہ کے وصیت فرمایا کرتے تہے + بزرگان دین اور اولیاء اللہ کے مقامات کو ملاحظہ کرتے تہے + اکثر یہی قول تہا کہ بسبب حصول قرب احدیت توجہ بروحانیت سالار مسعود خاص بارگاہ رب المعبود کرو + کہ اونکی روح پاک آفتاب کیطرح عارفان حق پر چمکتی ہے اسبات کا خوب عیان اپنے دل مین موجود کرو + اور یہی عارفان باللہ و روشن حقیقت آگاہ اونکی بزرگی خوب پہچانتے ہین + یہی حق پرستی کے معنی ہین غیر کفر اس بات کو کیا جانتے ہین + عقلمند کو ایک حرف اثر کرتا ہے + بیوقوف ایسی باتون پر کب نظر کرتا ہے + **مطلع** اونہین کو عاشق جانباز جانانہ سمجہتے ہین + جو دنیا سر کا اس سودے مین بیعانہ سمجہتے ہین +

**حکایت** اور شیخ مرتضی + نبیرۂ خواجہ مصلح الدین با خدا + حضرت میر سید سلطان + منور اللہ برہانہ کے ملفوظات مین مرقوم ہے + جنکا ہر ایک ادنی سا بہی خادم زمانہ مین مخدوم ہے + کہتے ہین کہ دہلی مین بارہ۱۲ برس سورج کنڈ کے نزدیک پرانی قبر مین کہ اندر سے وہ خالی اور ٹوٹی ہوئی تہی اوسمین بسر کی + پہر بعد بارہ۱۲ برس کے مین باہر نکل کر بیٹہا تہا کہ خدا نے یہ اردات پیش نظر کی کہ ایک بیمار نہایت ناچار

سکیے ہوئے ہی + اور یہ کاہے جسکو وہ حق سبحانہ تعالی دوست رکہتا ہی اور پیار کرتا ہی + تو خلقت
مین ہر انسان او سپر اپنی ایمان نثار کرتا ہے + **شعر** تری جس پہ سیدہی نظر ہو گئی + تو ساری خدائی
اودہر ہو گئی + **نقل** لکہا ہے کہ حضرت شیخ شرف الدین یحیی منیری سے اونکے ایک مرید نے پوچہا
کہ یہ کیا سبب ہے کہ ہر ملک اور ہر شہر سے جناب ممدوح کا مزار درہنا + حضرت شیخ قدس سرہ نے فرمایا کہ
حق سبحانہ تعالی نے وہ تصرف اور کمال لازوال جناب سید سالار مسعود غازیکو دیا ہی + کسیکا رتبہ ہندوستان میں
اتنا بڑا اولی کامل زبردست نہین کیا ہی + اگر تمام خلائق دنیا مین اپنے ہر ہر گہر مین مزار بنالے + جناب
ممدوح کے تصرف ولایت سے گہر بیٹہے مراد پاوی + ہر ایک جگہ آپ تشریف لائین + مخلصان بارگاہ کو
فیض پونچائین + الغرض اسطرح کے کمالات بیغایات سوا محبوب الہی کے دوسرے مین آنا ممکن نہین
یہ مرتبہ درگاہ خداوند ذوالجلال ایزد متعال سے غیر کو پانا ممکن نہین + جناب ممدوح نے بکمال درجہ
مین مشاہدہ پروردگار + مالک لیل و نہار کو اپنی جان پر کہیل کر پایا ہی + کسی اور ولی یا فقیر کا کب
اس ہندوستان مشرق سے مغرب تک ایسا بلند پایہ ہے + جس ملک پر آپ نے چڑہائی
کی + کفار سے لڑائی کی + جسنے اسلام قبول کیا + اوسکو چہوڑ دیا + جسنے نہ مانا + اوسکو گردن مار ا
مگر سیکڑون کافر مسلمان ہوئے + مشرف بایمان ہوئے + اکثر نے آپکا ساتہ دیا + بعضون نے
ہمراہ جانا گوارا نہ کیا + اونمین سے بعض اسلام سے پہر گئے + لشکر کفر و ضلالت مین گہر گئے + بعضے
دین و ایمان پر سلامت رہے + بجان و دل حاضر خدمت رہے + الحاصل اسی سبب سے آپنی بہت زیادہ
بزرگی پائی ہی + الہی نعمت کبہ کسیکے حصے مین آئی ہی + کہ اس ہندوستان مین اگر آپ ہی نے اوائل مین
قدم آجتک جمایا ہے + پہلے نبہر گہر سے نکلے بہر اپنے کو آپنے بسایا ہی + دین و اسلام کی بنیاد جناب ممدوح
کے باعث سے ہندوستان مین جمی ہے + اور اونکے پیشون اور اولیاء اللہ کی کیا کمی ہی + مگر اسلام کو ہندوستان مین
جمانیکے آپ ہی بانی ہین + اور حسنات بیغایات کے مصداق یہی محبوب ربانی ہین **مطلع** جسے کچہہ فہم ہو گا
حق یہ میری بات مانیگا + نہین جسنے نجانا وہ خدا کو بہی نہ جانیگا + اسی سبب سے ہر روز تازہ کرامت
تازہ ہدایت + تازہ ظہور + تازہ وفور + تازہ ذوق تازہ شوق + تازہ حسن و خوبی + تازہ محبت
محبوبی + تازہ عشق و الفت + تازہ خواہش و رغبت + تازہ درد تازہ آہ سرد + تازہ سوز + تازہ انداز
تازہ سوز + تازہ جگر اندوز + بارگاہ + ولایت پناہ + راحت العاشقین + محبوب رب العالمین کے
آستانہ پر متجلی ہو رہی ہی + خلائق اہل اخلاص اپنی جان کہو رہی ہی **شعر** نہ سود نا خن یا بیت
سراسر نازمی بینم + نگاہ حسرت جسنت را ہنوز آغاز می بینم + **تمت کتاب الحمد للہ رب العالمین**
ختم ہوئی یہ کتاب + بعنایت ایزدی بتوسل جناب رسالتمآب + اب یہ فقیر مترجم اس کتاب
**صولت مسعودیکا محمد عبد الغنی شاہ** عرض کرتا ہی کہ جو کچہہ اس کتاب مین سی

مرأت مسعودی ہین اسکے مصنف مولوی شیخ عبد الرحمن چشتی نے لکہا ہی + انہین کا اعتقاد ہے + یہ مولف اس قید سے آزاد ہی + کیونکہ پیر اونکا مذہب اسی کتاب کے خطبہ مین با علان مذکور صاف ہی + یعنی اصل تو بات یہ ہی کہ اس طریقے کے خلاف ہی + اس وجہ سے کہ شریعت ظاہر ہے اپنا اسی پر عمل ہے + طریقت کی حقیقت پہچاننے کی کماحقہ لیاقت نہین ہی سو جب خلل ہے اور ان مصنف صاحب نے و اللہ اعلم کس ذوق و شوق مین اس کتاب کو لکہا ہی + معاذ اللہ مین انکو برا نہین کہتا بڑی لوگونکی بڑی بات ہی لیکن اپنا مسلک دوسرا ہی ان بزرگ نے اس مین خیال کرنا تہا ہی + انکی اس پیروی کا دم بہرنا تہا ہی + خدا جانے اونہون نے اوسوقت مین کیا مصلحت سمجہ کر یہ امر کیا ہی + یہ لوگ بزرگ خدا رسیدہ ہین ظاہر کو باطن سے بدل دیا ہی + یہان اتنی تمیز نہین جو اس بہید کو سمجہین + پہر اپنی نادانی سے کیون کر سکو بر ملا ان اقرباءات کی کیا سند ہی + یہ کتاب مقرر انہین کی تصنیف ہو + بلکہ یہ نہین ہی کہ مولوی عبد الرحمن کے نام سے کسی اور کی تصنیف ہو + مگر مین نے اس کتاب مین جو کچہ لکہا دیکہا + لفظ بلفظ اوسکا ترجمہ کر دیا + کسی بیہودہ جہگڑے سے غرض مطلب نہین مگر یہ فقیر مثل و بابیونکے بہی سننے ادب نہین + قرآن اور احادیث سے بزرگون اساتذہ کی ہدایت خیر ہی خیال اوسکا اوسکا پیر اپنی نظر ہے + انسان کو لازم ہی کہ جس ولی و غوث و قطب کا جتنا مرتبہ ہی اوتنا ہی سمجہنا سمجہنا چاہیے + نہ گہٹانا چاہیے نہ بڑہانا چاہیے + ہر امر مین اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول پر نگاہ ہے + مثل مشرکون اور بدعتیون اور وہابیونکے نہ تباہ رہے + شیخ سعدی علیہ الرحمہ کا مقولہ ہے + کیا خوب یہ شعر فرمایا ہے + بیت خلاف پیمبر کسے رہ گزید + کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

بس اپنی تو رات دن یہی دعا ہے + درگاہ قاضی الحاجات مین التجا ہے + کہ یا الہ العالمین انجام با خیر ہو + گلشن رضوانکی سیر ہو + ہمکو بہی اپنی خاص بندونکے قریب کر + پیروی مسعودی نصیب کر آمین یا رب العالمین آمین ثم آمین + برحمتک یا ارحم الراحمین فالحمد للہ شکر خدا یہ کتاب باثواب ماہ شعبان المعظم شب دوشنبہ سنہ ۱۲۸۳ ہجری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین تمام ہوئی + فضل باری تعالی سے مقبول ہر خاص و عام ہوئی + اب قطعات تاریخ تالیف کتاب کے لکہے ہوتے ہین تقریظ اور قطعات جناب فیضمآب منشی فدا علی صاحب عیش اور بعض تلامذہ کے بہی تسطیر ہوتے ہین

**قطعات تاریخ از مولف عفی عنہ**

اوصاف مسعودی لکہون کیا + ہوئی ہی ختم اوسپر ناگہانی
یہ ہین کونین مین سردار عالم + شہ ہر کشور ترکی و تازی + دو عالم پر ہو رتبہ اونکا ظاہر + انہین کیے خداوند مجازی + نبی کی آل مین یہ بہی اگر ہین + تو ہین لخت دل شاہ حجازی + سعید ان ہی تکبیر لب + نہ دیکہا کوئی ہی ایسا نمازی + مٹا یا کفر کو ہندوستان سے + دکہائی حق کی کیا کیا کارسازی + کی تالیف کچہ حالات حضرت + دکہایا جلوہ افسانہ سازی + سنا تاریخ وقت ختم مضمون + ہوئی جب دلکو میرے فکر تازی + تو اسم پاک سے کچہ فیض پہونچا + فی سورہ کی ہندت طرازی

سے ز بار یدن تیغ با متصل + زمین گشت از آب شمشیر گل + دران رزم گہ خاک جائیکہ بود + گل ارغنی شد زخون ہنود + کل معرکون مین اخیر کو کفار کے قدم پیچھے ہٹے تھے وہ مسلمان بڑھے جاتے تھے + مجاہدین بسم اللہ کہہ کر آگے بڑھے جاتے تھے + وہ پیچھے ہٹ ہٹ کر جانو نکو ہار لیتے + یہ بڑھ بڑھ کر تلوارین مار لیتے + ولایت سی تمام ہندوستان تا اودہ برابر لڑتے آئے + جا بجا کھیت پڑے ایک ایک مین خون کی دریا بہائے + آخر بہرایچ مین آکر فتح پائی + عروس شہادت نی صورت دکھلائی + نقد جانکو رونمائی مین دیا آخر کو وصال حاصل کیا + بسکہ کوئی تاریخ انکی حال کی + ایسی سلیس عام فہم نملی تھی + کہ جس سے احوال بخوبی معلوم ہوتا + ناواقفونکو حال جہاد مفہوم ہوتا + ازانجملہ کہ یہ حالات تحریر کے لائق تھے + بہت لوگ اسکے مشتاق تھے + بنا بر علیہ حسب ایمائی جناب فیضماب خان والاشان منبع الجود و الاحسان محمد علی بخش خان صاحب مالک مطبع علوی و کرمفرمای دلی حضرت مخدومی و مکرمی جناب مولوی محمد معشوق علی صاحب منصرم مطبع علوی سلمہ اللہ القوی سے لئے یکتای شاعر بے ہمتا + صاحب کمالات ذی فہم و ذکا یعنی محمد عبد الغنی شاہ قادری نے ایک تاریخ فارسی مسمی مرآت مسعودی سے اردو زبان نہایت آسان مقفہ عبارت مین ترجمہ کیا + نام اس صحیفہ کا صولت مسعودی رکھہ دیا + حضرت موصوف نے بھی بہت پسند فرمایا + رنگ طبع جمایا + مولف صاحب نے داد تحریر تقریظ خوب دی ہی + راقم نے تاریخ تالیف یون نظم کی ہے + قطعہ تاریخ منشی فدا علی صاحب عیش لکھا حال مسعود غازی کا جب + کیا ہی عجب نام کا کام واہ + لکھو عیش تاریخ تالیف تم + کھلا کیا گل باغ اسلام آہ ۱۲۸۴ + قطعہ تاریخ حافظ محمد عبد القادر تخلص قادری شاگرد و فرزند ارجمند مولف سلمہ خدا کے فضل سے جب یہ صحیفہ + سرِ والد نے جوار دو مین لکھا + سنا جسنے کہا کیا خوب ہی یہ + عبارت اسمین ہی ساری مقفا + خیال آیا برای سال تالیف + تو پایا قادری یہ ل کا ایما + بڑہا کر لکھہ سر سست دعا کو + جزاہ اللہ فی الدارین خیرا + ایضا صحیفہ ہی جو تالیف والد + ہر ایک فقرہ ہی اسکا جہرہ حور رقم ہی حال کیا دلچسپ اسمین + ہی جسکا کل تواریخون مین مذکور + وہ یعنی قصہ مسعود غازی + جو روشن ہی مثال شعلہ طور + فسانیکا ہی اسمین لطف حاصل + سرور اسکو بھی سنکر ہونگی مسرور + مگر چھاپہ بھی ہی کیا خوب عمدہ + نظر پڑتی ہی اکثر چشم بد دور + سن ہجری مین سال طبع قادر + لکھو ہی ترجمہ نور علی نور + قطعہ تاریخ حافظ محمد ضیاء الحق صاحب شاگرد مولف سلمہ ہین استاد ملک معانی کے شاہ + کیا اس تواریخ کا ترجمہ + ضیا اسکی تاریخ لکھہ طبع کی + مقرر لکھا اچھا کیا ترجمہ + قطعہ تاریخ منعم علی خانصاحب صدامین تخلص منعم شاگرد مولف سلمہ واہ وا استاد لکھی کیا کتاب + حرز جان و قلب العنس جان یہ ہی + جسنے کی اسپر نظر کہنی لگا + گلشن گلدستہ رضوان ہی + اسمین ہی مسعود غازی کا جو ذکر + بیگمان بس فیض ایمان ہی + مصرعہ تاریخ ای منعم یہ لکھہ + تحفہ سالار اعلی شان یہ ہی ۱۲۸۴ + قطعہ تاریخ

منشی خوشوقت علیخانصاحب تحصیلدار شاگرد مولف سلمہ تخلص خوشی لکھی میرے اوستاد نے وہ کتاب + ہر ایک فقرہ جسکا گل ناز بو ہی + رقم اسمین ہی حال مسعود غازی + کہ مشہور عالم ہین وہ نیک خو ہی + نظر اس صحیفہ پہ جبسے پڑی ہی + خوشی سال تالیف کی جستجو ہی + سروش وین کیا جب قلم + ندا آئی لکھ غنچۂ آرزو ہی

قطعہ تاریخ محمد نقی علیخانصاحب سررشتہ دار تخلص نقی شاگرد مولف سلمہ ۱۲۸۳ استاد نے ہمارے لکھا ہی وہ فسانہ + سمجھے گا قدر اسکی ہر صاحب بلاغت + تاریخ ای نقی تم عیسوی ہین لکھو + کہتی ہین لوگ یہ بھی ہی دفتر فصاحت + قطعہ تاریخ محمد نادر حسین خانصاحب تخلص عزیز شاگرد مولف سلمہ مضمون اس کتاب کے ایسے ہین راست راست + عین الیقین ہین گویا نہین کچھ فضول ہین + تاریخ طبع لکھہ سن فصلی مین ای عزیز + یعنی یہی مقبول خدا و رسول ہین + قطعہ تاریخ پنڈت سکھہ نرائن صاحب تخلص عاقل شاگرد مولف سلمہ حضرت اوستاد والا جاہ کا + یہ صحیفہ چھاپا بالطف و تپاک + عاقل اب تاریخ فصلی تم لکھو + صولت مسعودی ہی تالیف پاک + قطعہ تاریخ منشی دوارکا پرشاد صاحب تخلص وفا شاگرد ذوق وفا کیا ہی دل عجیب ہی ترجمہ + زمانہ مین ہے یادگار غنی + کوئی سال تالیف پوچھے تو کہہ + ہی تاریخ اسکی بکار غنی + قطعہ تاریخ منشی انوار حسین صاحب سہسوانی تخلص تسلیم یہ دیکھا ترجمہ جس نکتہ ور نے + عجب حالت ہوئی اوسکی خوشی ہی ہوا تاریخ کا تسلیم طالب + لکھا ہمنے یہ بہتر ترجمہ ہے + قطعہ تاریخ منشی فاخر حسین صاحب برادر و شاگرد منشی انوار حسین صاحب تسلیم یہ وہ ہی ترجمہ حضرت غنی کا + نہ لیجائے گا اسپر کوئی بازی + بیان واقعی تاریخ ہے یہ + جہاد سید مسعود غازی + قطعہ تاریخ منشی صابر حسین صاحب برادر و شاگرد منشی انوار حسین صاحب تسلیم غنی نے وہ لکھا ہے ترجمہ یہ + ہوا ہی اور نہو گا بہتر اس سے + صبا تاریخ لکھنے روی اہمال + نفیس او صاف نادر ترجمہ لکھے

قطعات تاریخ طبع کتاب با صواب از طبعزاد مولف یکی ہجری و دیگر سن مسعودی چونکہ ایجاد نمودہ ام بحمد اللہ کہ این نقش نو آئین + گرفت از طبع دیگر رنگ تزئین + سروش از سال تاریخش غنی گفت + کہ موزون صولت مسعود این ست + ایضاً آنکہ سن مسعودی ایجاد نمودہ ام چنین ست کہ تا این سال ہشت صد و ہفتاد سال گذشت آنکہ نامش حو مسمی مسعود + دریا سعادت زہے گوہر بود + حامل دین رسول ثقلین + ماحی رسم بد کفر و جہود + کاخر ستان ز بہرائچ + پاک کرد از خس و خاشاک عنود + سوے پاکیش چو از ین دار کہن + رو بسوے حرم قدس نمود + خواستم ضبط سنینش کہ ز غیب + ناگہان گوش تمنا بشنود + کہ سرار سر اعزاز بگفت + بود سالار شہیدان مسعود فقط



واسطے سند اس کی کہ یہ کتاب چھپی ہوئی خاص مطبع علوی کی ہے مہر مطبع ثبت کیگئی فقط

# اشتہار

بیچ خدمات فیض درجات صاحب برکات وحسنات اہالیان مطابع
نزدیک و دور کے و تاجران ذوی الاقتدار غیبت و حضور کے
التماس ہی کہ یہ کتاب موسوم بہ صولت مسعودی اسکو اس بندۂ ناچیز
نے تواریخ مرأت مسعودی کا ترجمہ زبان سلیس اردو مین کرایا ہی اور
بصرف زر کثیر مرتبہ اول چھاپ کر اشاعت کیا ہی اور حق تالیف و
تصنیف کا مصنف نے بھی مجھکو ہبہ کر دیا ہی لہذا التماس ہی کہ بنظر عنایات
و مہربانی کوئی صاحب بدون اجازت بندہ قصد چھاپنے یا چھپوانے
کا نہ فرماوین جسقدر کتب درکار ہون نزدیک خواہ دور ہون بار سال
ہنڈوی یا ٹکٹ بلا تامل طلب فرماوین فقط

المشتہر
محمد علی بخش خان مالک مطبع علوی لکھنوی